آفاقی معلومات کا علمبردار

ماہنامہ روحانی

آئینہ قسمت

فروری ۲۰۰۵

سید انتظار حسین شاہ

بیادِ حضرت میراں حسین زنجانیؒ پیر بھائی حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ لاہور

A.B.C سے باقاعدہ منظور شدہ اشاعت

ماہنامہ روحانی
آئینہ قسمت
لاہور

جلد نمبر 57 | FEBRUARY 2005 | شمارہ نمبر 11

بانیٔ ادارہ منجم اعظم الحاج سید ناظر حسین شاہ زنجانیؒ

چیف ایڈیٹر: شہزادہ سید انتظار حسین شاہ زنجانی

مینجنگ ایڈیٹر: سیدہ ایس زنجانی

سب ایڈیٹرز: شہزادہ سید مصور علی شاہ زنجانی، ڈاکٹر اعجاز حسین بٹ

مجلس مشاورت: مخدوم سید چن پیر قادری ● چودھری واجد علی خان ● سید محمد رضا زیدی ● پروفیسر توفیق بٹ ● مخدوم سید افضال حسین شاہ زنجانی ● ڈاکٹر اجمل نیازی ● علامہ صمصام الدین ● محمد سلیم نقشبندی

جانشین خاندانِ زنجانیہ عالیہ ☆ شہزادہ سید مصور علی شاہ زنجانی ☆ شہزادہ سید محمد علی شاہ زنجانی ☆ شہزادہ سید محسن علی شاہ زنجانی

مشیر قانونی ◄ طالب علی غضنفر ایڈووکیٹ ◄ محمد عامر چوہان ایڈووکیٹ

معاونین: منظور علی، عبدالحمید

کمپوزنگ: اصغر علی بھٹہ / سرفراز ظہیر سیفی

فہرست مضامین

واعتصمو بحبل	3
اداریہ	4
عالمی سیاسی پیشگوئیاں	6
شخصیت امام حسینؑ	9
نبیؐ کی نشانی	11
شہادت حسینؑ پر گریہ رسولؐ	15
قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے	16
فلسفہ جہاد و شہادت	24
شہادت امام حسینؑ کا حقیقی مقصد	30
کربلا میں حضرت زینبؑ کا کردار	34
حسینؑ ٹیکری جاورہ کے معجزات	36
دربار مصطفائی کا روحانی فیض	41
شرف زہرہ	44
عملیات کے مضامین	48
40 روحانی علاج	57
لمحہ فکریہ!	59
ابجد نجوم	61
لکی نمبرز کے فارمولے	66
آپ کا ماہ فروری کیسا رہیگا؟	69
قلمی دوستی	77
سوال جواب	78
ایڈوانس لکی نمبرز کا سلسلہ	79

قیمت فی شمارہ 35 روپے

سالانہ چندہ 400 روپے
لائف ممبر شپ 7000 روپے

بیرون ممالک سالانہ چندہ

لائف ممبر شپ 505 ڈالر
مڈل ایسٹ 2000 روپے
انڈیا/ ایران/ سری لنکا 2000 روپے
یورپ/ فار ایسٹ 3000 روپے
امریکہ/ کینیڈا/ آسٹریلیا 3000 روپے

ہیڈ آفس
فون: 042-5752277
042-5872277
فیکس: 042-5755253
موبائل: 0300-9456949
کاشانۂ زنجانی 125-D گلبرگ II لاہور

کراچی آفس
فون: 021-2217544
موبائل: 0300-2110467
کاشانۂ زنجانی آرام باغ روڈ کراچی - 74200

سید انتظار حسین زنجانی/ ایڈیٹر/ پبلشر نے حیدری پریس/ ریلوے روڈ/ لاہور سے چھپوا کر کاشانہ زنجانی 125-D گلبرگ 2 لاہور سے شائع کیا

Scanned with CamScanner

سلام حسین علیہ السلام

از: پیر طاہر سجاد کاظمی زنجانی
مصطفیٰ آباد للیانی (قصور)

تذکرہ سنیئے اب اُن کا دِل بیدار کے ساتھ
حضرت زینبؑ کا وہ خطبہ سرِ دربار نہ تھا
بیڑیاں' صدمہ' سفر' پیاس' نقاہت' صحرا
ہائے کس طرح وہ بازار سے گزرے ہوں گے
ایک کم سن کی وہ ننھی سی لحد کیا دیکھی
درحقیقت وہ سمجھتے ہیں علیؑ کا لہجہ
خود کو وہ فوجِ حسینی کا سپاہی سمجھے
کر لیا مصلحتوں نے اُسے پابند ہوس
دے گئے درس یہ امت کو حسینی تیور
اُن پہ طاری تھا ترے سامنے اک رعشۂ خوف
اِک سکینہ کے لئے کرب کی سولی پہ چڑھا
یہ بجا تو ہی ہدف تھا سرِ مقتل لیکن
کون دے اپنی تباہی کو بھلا خود آواز
مر کے خود پائی بقا اور اُسے مار دیا
بولے عباس کہ ہم لوگ ہیں میداں کے دھنی
میرے سجاد! یہ دکھ کیسے بھلا دوں تیرا
آلِ زہراؑ کا سنا ہے کہ ثنا خواں ہے نصیر

جن کا ذکر آتا ہے اکثر شہِ ابرار کے ساتھ
رعب حیدر کا بھی تھا جرأتِ اظہار کے ساتھ
ظلم کیا کیا نہ ہوئے عابد بیمار کے ساتھ
نام تک جن کا نہ آیا کبھی بازار کے ساتھ
رو دیئے ہم تو لپٹ کر در و دیوار کے ساتھ
بات کرتے ہیں مقابل سے جو تلوار کے ساتھ
جس کا کردار بھی پاکیزہ ہو گفتار کے ساتھ
وقت کیا خاک چلے گا تیری رفتار کے ساتھ
سر کو کٹواؤ مگر نشۂ پندار کے ساتھ
رقص کرتے تھے جو پازیب کی جھنکار کے ساتھ
دیکھئے دار کو عباسِ علمدار کے ساتھ
دشمنی اصل میں تھی احمدِ مختار کے ساتھ
کون ٹکرائے ترے طالع بیدار کے ساتھ
تو نے کیا چال چلی دشمن عیار کے ساتھ
ہولیاں کھیلی ہیں چلتی ہوئی تلوار کے ساتھ
سختیاں جھیلیں سفر کی تن بیمار کے ساتھ
آیئے ملتے ہیں اس شاعرِ دربار کے ساتھ

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
بک ورلڈ۔ چھپڑ بازار۔ چکوال ☆ سلطان نیوز ایجنسی اخبار مارکیٹ۔ لاہور

وَاعْتَصِمُوْ بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جو اللہ کی رسی ہیں ایک قرآن اور دوسری میری عترتؑ (حدیث نبوی ﷺ)

(از تحریر: محمد علی سلیمانی۔ڈیرہ اسماعیل خان)...... قرآن پاک کی سورۃ آل عمران آیت نمبر 103 میں ارشاد خداوندی ہے کہ ''وَاعْتَصِمُوْ بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْ'' جس کا ظاہری ترجمہ ومفہوم یہی بنتا ہے کہ ''اور تم سب مل کر مضبوطی سے اللہ کی رسی کو تھامے رکھو اور آپس میں جدا جدا نہ ہو'' اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم سب مل کر مضبوطی سے مجھے پکڑے رکھو بلکہ ''میری رسی'' کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔ یہ رسی کیا ہے؟ کیوں کہ رسی کا ذکر ہے دھاگے کا نہیں۔رسی اُسے کہتے ہیں جو کم از کم دو دھاگوں سے مل کر بنے اور دھاگے آپس میں باہم ملے ہوئے ہوں اُن میں کوئی فرق نہ ہو۔ معلوم ہوا کہ کوئی دو چیزیں ایسی جن کے بارے خدا فرما رہا ہے کہ ان دونوں کا دامن تھامے رکھو اگر تفرقہ سے بچنا ہے تو یہی دونوں چیزیں اللہ کی ''رسی'' کہلاتی ہیں قرآن کی ہر آیت کی تفسیر رسول پاکؐ نے بتائی۔ خدا کبھی خود نیچے آ کر نہیں بتاتا۔ چنانچہ ان دو چیزوں کے بارے بھی جنہیں خدا کی رسی کہا گیا ہے رسول پاکؐ نے بار بار اپنی اُمت کو آگاہ کیا ہے کہ ''میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جو اللہ کی رسی ہیں ایک قرآن اور دوسری میری عترتؑ جو بھی ان دونوں سے متمسک رہا وہ کبھی بھی گمراہ نہیں ہوگا اور جس نے بھی ان دونوں سے منہ موڑا وہ غرق وتباہ ہوگیا۔''

(صحیح مسلم جلد نمبر 2۔صحیح ترمذی جلد نمبر 2۔مشکوٰۃ شریف باب مناقب اہل بیتؑ عن زید بن ارقم)

خدا نے بتایا کہ مسلمانوں کی نجات ''حبل اللہ'' میں ہے اور رسول پاکؐ نے بتایا کہ ''حبل اللہ'' قرآن اور میری آلؑ ہے۔ رسی منزل تک پہنچنے کا وسیلہ ہوتی ہے۔خدا تک پہنچنے کا وسیلہ قرآن وآلِ رسولؐ ہیں۔ اسی لئے قرآن میں فرمایا کہ ''وَابْتَغُوْ اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ'' کہ خدا تک پہنچنے کا وسیلہ تلاش کرو۔ یہ نہیں فرمایا کہ وسیلہ بناؤ بلکہ تلاش کرو کیونکہ وسیلہ بنانا خدا کا کام ہے۔تلاش کرنا اُمت محمدی کا کام ہے اور قرآن وآلِ رسول کو پیش کر کے بتا دیا کہ انہی کو وسیلہ بنانا یہی وہ مضبوط رسی ہیں جن کو پکڑ کر تم میرے گھر پہنچ سکتے ہو۔ وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِہٖ (انعام) ترجمہ: ''اور سمجھ لو کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے تو اسی پر ہی چلے آؤ اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ تم کو خدا تک پہنچنے سے بھٹکا کر تتر بتر کر دیں گے۔'' معلوم ہوا کہ تفرقہ سے بچنے اور گمراہی سے محفوظ رہنے کا واحد علاج یہی ہے کہ ''اللہ کی رسی'' یعنی بفرمانِ رسولؐ ''قرآن واہلبیتؑ'' کو مضبوطی سے پکڑا جائے اِن کے علاوہ ہر دوسرا راستہ یا ہر دوسرا وسیلہ گمراہی کی طرف لے جانے والا ہے اور خدا کے راستے سے ہٹانے والا ہے۔ پس یہی وہ خدا کی سبیل ہے کہ جو بے عیب ہے اور جو بھی اس سبیل سے اعراض کرے گا یعنی قرآن واہل بیتؑ کا دامن چھوڑے گا تو اُس کا انجام خدا نے قرآن میں یوں بیان کیا ہے کہ: ترجمہ ''ایک مؤذن اُن (جنت ودوزخ) کے درمیان نداء کرے گا کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔ جو خدا کی راہ سے لوگوں کو روکتے تھے اور اس میں خواہ مخواہ کجی پیدا کرنا چاہتے تھے اور وہ روزِ آخرت سے انکار کرتے تھے۔(اعراف)

پس خدا نے قرآن وآلِ رسولؐ کے ساتھ متمسک رہنے کا حکم نازل کیا۔ رسول پاکؐ نے پڑھ کر سنایا اب جو بھی قرآن وآلِ رسولؐ کے راستے سے لوگوں کو روکے گا یا اُن میں عیب ظاہر کرے گا یا ان دونوں میں تفریق پیدا کرے گا تو بنص قرآن وہ ظالم بھی ہوگا اور اُس پر اللہ کی لعنت بھی ہوگی۔جس طرح اللہ نے قیامت تک آنے والی نسلوں کیلئے قرآن میں ''وَاعْتَصِمُوْ بِحَبْلِ اللّٰہِ'' کی آیت رکھی ہے۔ اسی طرح رسول پاکؐ نے بھی یہی فرمایا کہ یہ قرآن اور آلِ رسولؐ قیامت تک ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ مجھے حوض کوثر پر آن ملیں گے۔ معلوم ہوا کہ آج قرآن ہے تو آلِ رسولؐ کا کوئی نہ کوئی فرد ساتھ ضرور ہے ورنہ صدق رسولؐ پر حرف آ جائے گا اور وہ فرد وہی آلِ رسولؐ ہے جسے دُنیا آج کل امام محمد مہدیؑ کے نام سے یاد کر رہی ہے کہ وہ اب ضرور آئیگا۔ پس ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی زندگی خدا ورسولؐ کے بتائے ہوئے بِحَبْلِ اللّٰہِ یعنی قرآن واہل بیتؑ کے مطابق گزارے اُن سے متمسک رہے کہ یہی اجر رسالت ہے جو رسولؐ نے نہیں بلکہ خدا نے خود مانگا ہے کہ:

''قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبیٰ'' (الشوریٰ)

Scanned with CamScanner

غمِ حسین علیہ السلام

غمِ حسینؑ کی دولت جو میں نے پائی ہے
میں جانتا ہوں کہاں تک مری رسائی ہے

لب فرات یہ منظر ہے یومِ عاشورہ
زمین پہ چاند ستاروں کو نیند آئی ہے

حسینؑ زندہ تھے زندہ ہیں کربلا میں انہیں
قضا کا بھیس بدل کر حیات آئی ہے

یزیدیت کیلئے مرگِ ناگہاں ٹھہری
وہ زندگی جو تہِ تیغ مسکرائی ہے

ہر ایک شمع بجھا دینگے حادثاتِ جہاں
مگر وہ شمع جو شبیر نے جلائی ہے

کہاں جگر کہ تصور میں لائیں جو پیری
جوان بیٹے کا لاشہ اٹھا کے لائی ہے

حسینؑ آپ نے اپنے لہو کی چھینٹوں سے
خوشا کہ آتشِ نمرود پھر بجھائی ہے

حسینؑ تیری ضرورت ہے پھر زمانے کو
یزیدیت کی وبا پھر سے لوٹ آئی ہے

یہ کائنات گلستانِ دیں کہ تھی تاریک
حسینؑ تیرے تبسم سے جگمگائی ہے

از: مقبول تبسم

سلام

دیوانہ گر تھا جلوۂ جانانِ کربلا
اب تک ہے چاک چاک گریبانِ کربلا

کتنی ہی تند و تیز ہوں باطل کی آندھیاں
جلتی رہے گی شمعِ شبستانِ کربلا

ہر ذرہ کربلا کا بنا رشکِ آفتاب
جب کربلا میں آئے سلیمانِ کربلا

وہ دستِ ناز سجدہ گہہ اہلِ عشق ہے
سلجھا گیا جو زلفِ پریشانِ کربلا

کیا کیجئے جو خون کے آنسو نہ روئیے
جب یاد آئے شامِ غریبانِ کربلا

انسان کے شعور کو بیدار کر دیا
اور اِس کے بعد سو گیا مہمانِ کربلا

نشتر چلو کہ آبلہ پایانِ شوق کو
پھر ڈھونڈتے ہیں خارِ مغیلانِ کربلا

شکیل نشتر

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں
چوہدری امانت علی اینڈ سنز ریلوے روڈ رحیم یار خان

Scanned with CamScanner

حضرت امام حسین علیہ السلام

حق کی تفسیر ہیں، تصویرِ رسالت ہیں حسینؑ
آدمیت کا شرف، عزم کی عظمت ہیں حسینؑ
جسمِ کردارِ جہاں ہو ہی چکا تھا ٹھنڈا
قلتِ حق کو غمِ کثرتِ باطل ہو......؟ غلط
دے کے سر دے گئے دُنیا کے یزیدیوں کو شکست
تو محبت کے عوض کاش یہ سودا کر لے
یاد سے اُن کی مصیبت کی، سکوں ملتا ہے
قافلہ پیچھے ہے سر نیزے پہ آگے آگے
زندگی اصل میں ہے عزم و شجاعت سے مراد
مفت پا سکتا ہے ڈھونڈے جو کوئی حرؓ بن کر
حشر تک ان کی ضیا ماند نہیں ہو سکتی

کوئی دیکھے تو فضیلت ہی فضیلت ہیں حسینؑ
کیجئے غور تو دُنیا کی ضرورت ہیں حسینؑ
زندگی جس سے ہے قائم وہ حرارت ہیں حسینؑ
جو کچل دیتے ہیں کثرت کو وہ قلت ہیں حسینؑ
واقعی غازئ میدانِ شجاعت ہیں حسینؑ
تجھ کو معلوم نہیں اجرِ رسالت ہیں حسینؑ
آج بھی چارۂ آلام و مصیبت ہیں حسینؑ
اب کھلا راز کہ معراج قیادت ہیں حسینؑ
اور حق بات یہ ہے عزم و شجاعت ہیں حسینؑ
دشتِ آفات میں کھوئی ہوئی جنت ہیں حسینؑ
ابر اسلام کی چمکی ہوئی قسمت ہیں حسینؑ

سب کو معلوم ہے تنویرِ ہدایت ہیں حسینؑ
یہ الگ بات ہے معتوبِ ضلالت ہیں حسینؑ

خیرہ کن روشنی شمع رسالت ہیں حسینؑ
حق پرستار ہیں، حق گو ہیں، حق آگاہ بھی ہیں
حق کے افسانے کو دِلچسپ بنانے والے
عدل کی جان، صداقت کی مجسم تصویر
ہو کے خود وقفِ ستم بات یہ ثابت کر دی

زغۂ جہل میں عرفان کی دعوت ہیں حسینؑ
حق تو یہ ہے کہ حقیقت ہی حقیقت ہیں حسینؑ
جلوہ افروز بعنوان شہادت ہیں حسینؑ
تاقیامت جو نہ کم ہو وہ ضرورت ہیں حسینؑ
آدمیت کے لئے باعثِ راحت ہیں حسینؑ

ہیں حسینؑ اپنے، تو جنت بھی ہے اپنی اے ابر
کس کو معلوم نہیں مالکِ جنت ہیں حسین

از: سخن علامہ ابراحسنی گنوری

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں
☆ شیخ ممتاز ریلوے بکسٹال۔روہڑی ☆ شان بکڈپو۔سانگھڑ

پروفیسر احتشام حسین مرحوم

شخصیت امام حسین علیہ السلام کا نفسیاتی مطالعہ

دُنیا اس واقعہ سے کسی نہ کسی عنوان سے واقف ہے کہ فلسفیوں کے دماغ نے، شاعروں کے قلم نے اور بڑے بڑے ادیبوں نے اس واقعہ کے بارے میں بہت کہا ہے۔ میں خاص طور سے ایسی چیز نہ کہوں گا جو اس واقعہ میں کوئی انوکھا پہلو ظاہر کر سکے۔

میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ واقعہ کربلا میں جو انفرادی واقعات پیش آئے تھے ان کی کوئی زیادہ اہمیت نہیں تھی۔ پانی لوگوں پر بند ہوتا ہے۔ چھ مہینے کے بچوں نے جانیں دی ہیں۔ اٹھارہ برس کے نوجوانوں نے دم توڑے ہیں اور عورتیں قید کی گئی ہیں۔ دُنیا کی تاریخ اس کو پیش کر سکے گی۔ اس وقت جنگ کے شعلے ساری دُنیا کو گھیرے ہوئے ہیں۔ آج بھی ایسے واقعات پیش آرہے ہیں۔

جب ہم کہتے ہیں کہ واقعہ کربلا سب سے انوکھا واقعہ ہے۔ اس کی عظمت کے سامنے ساری دُنیا کے مذاہب کے لوگوں کو جنہوں نے ستیہ گرہ کی تھی سرنگوں ہونا پڑے گا تو دوسری کیفیت ہوگی، صرف یہی نہیں کہ بہتر (۷۲) انسانوں نے مقابلہ کر کے بوڑھوں اور بچوں نے ایک ہی رستہ پر جانیں دے دیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کے رہنما اور واقعہ کربلا کے ہیرو حضرت امام حسینؑ کی زندگی ہمارے سامنے آکر اپنی طرف متوجہ کرتی ہے اور شخصیتوں کی زندگی کو نظرانداز کردیں۔

حضرت امام حسینؑ کی عمر کربلا میں ۵۷ برس کی تھی۔ اس عمر میں خیالات پختہ ہو جاتے ہیں اور خواہشات میں استحکام ہوتا ہے۔ جو بات انسان کرنا چاہتا ہے، سوچ سمجھ کر قدم اٹھاتا ہے۔ اس عمر میں کوئی سر دینے کے لئے آمادہ ہوتا ہے تو جان کر آتا ہے کہ کیا کرنے جارہا ہے۔ یہ خودکشی کی منزل نہیں ہوتی، حقیقتاً دماغ اور دل ایک ساتھ سوچتے ہیں۔ احساسات اور دماغ کی طاقتیں ایک ساتھ کام کرتی ہیں۔ انسان ایک رو میں کام نہیں کرتا۔ ایک ادنیٰ انسان بھی ۵۷ برس کی عمر میں پختہ کار سمجھا جاتا ہے۔ حضرت امام حسینؑ نے آنکھیں بند کر کے ۵۷ سال نہیں گزارے تھے، بلکہ وہ ایسے واقعات اور حادثات سے بھرے ہوئے تھے کہ نہ صرف عرب کی تاریخ نے بلکہ دُنیا کی تاریخ نے پلٹے کھائے تھے۔ حضرت امام حسینؑ کی عمر سات سال کی تھی جب رسول خداؐ نے انتقال فرمایا۔ وہ ہر علم کو حاصل کرنے کی عمر تھی۔ اگر آپ علم نفسیات کے جاننے والے سے پوچھیں کہ بچپن میں ذہنیت کس طرح بنتی ہے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ سات برس کی عمر ایسے نقش لے لیتی ہے ایسی باتوں کو سمجھ لیتی ہے اور ایسی باتوں کو صاف دیکھ لیتی ہے جو عام طور سے جوان نہیں دیکھتے۔ سات برس کے بنے ہوئے نقش مرتے دم تک قائم رہتے ہیں۔

آقائے کائنات جناب رسول اللہ نے پورے اعتماد سے یہ کہا ہوگا کہ:

"حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں"

حضرت امام حسینؑ ان الفاظ کو نہیں بھولے لیکن کربلا میں جو شہید کرنے آئے تھے وہ بھول گئے تھے۔ جو تیروں سے حملے کر رہے تھے وہ بھول گئے تھے۔ جنہوں نے دریا پر پہرے لگا رکھے تھے وہ بھول گئے تھے۔ وہ بھول گئے تھے حضرت امام حسینؑ نے سات برس میں جو آوازیں سنی تھیں۔ جو مناظر دیکھتے تھے انہیں اپنے دماغ پر نقش کر لیا جب حضرت رسول اکرمؐ نے انتقال کیا جب حضرت علیؑ نے دم توڑا اس وقت سے بھی امام حسینؑ واقف تھے۔ جب ان کے بھائی امام حسنؑ دُنیا سے رخصت ہوئے اس کو بھی نہیں بھولے موقع کے منتظر تھے کہ کونسا وقت آئے گا کہ میں رسول اللہ کی اس بات پر عمل کرسکوں کہ:

"حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں"

میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پچاس سال کی کاوش کا نتیجہ تھا کہ حضرت امام حسینؑ نے کربلا کے میدان میں اس کو پورا کر دکھایا۔ یہ دیکھنے کی بات ہے کہ رسول اللہ کتنا بھروسہ رکھتے تھے حضرت امام حسینؑ پر۔

میں عرض کروں گا سات برس کے بچہ کے لئے یہ معمولی جذبات اور معمولی دماغ کا نتیجہ نہیں تھا۔ حضور پاکؐ اس بچہ میں وہ عادتیں پیدا کر گئے تھے جو آگے بڑھ کر اس کو دُنیا کا نجات دہندہ بنانے والی تھیں۔ اس لئے اس علم کے ساتھ حضرت رسول کریمؐ نے کہا تھا کہ:

"حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں"

جس کے کانوں میں یہ آواز پہنچادی گئی تھی، وہ کیسے بھول سکتا تھا حضرت امام حسینؑ نے اس کو یاد رکھا۔ اس کو یاد رکھ کر پچاس برس کی عمر اس کوشش میں صرف ہوئی کہ اس کو عظیم سے عظیم تر بنا کر دُنیا کے سامنے پیش

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
نیو شاہین جنرل سٹور۔ کمالیہ☆نیو حافظ بکسٹال چوک بلاک نمبر 1۔ سرگودھا
Scanned with CamScanner

کرے۔اس کا موقع بارہا آچکا تھا۔صفین کے میدان میں امام حسینؓ کی تلوار چمکی تھی اور اپنی قوت بازو دکھا چکے تھے بہتے ہوئے دریا پر قبضہ کرلیا واقعہ کربلا سے پہلے بھی دُنیا کے سامنے حضرت امام حسینؓ کے لئے کوئی کمی نہیں تھی۔معاویہ کو خط لکھا تھا کہ میرے لئے کسی شرف کی ضرورت کیا ہے میرے لئے کیا کم ہے کہ میں حضرت علیؓ کا بیٹا ہوں۔حضرت امام حسینؓ کو آرام کی زندگی بسر کرنے کی خواہش بھی نہیں تھی۔حضرت امام حسین نے بچپن سے تکلیف کی زندگی بسر کرنا سیکھا تھا۔اس کا نانا وہ تھا کہ بھوک سے بے چین ہو کر گھر میں آتا تھا۔اس کی ماں وہ تھی کہ چکی میں پیس پیس کر زندگی بسر کرتی تھی۔وہ تین تین دن تک فاقہ کرتی تھی۔حضرت امام حسینؓ نے اس ماحول میں تعلیم پائی تھی گرم وسرد دیکھا تھا۔امام حسینؓ نے حالات کو سمجھا تھا۔وہ ایسی زندگی بسر کرنے کے عادی نہ تھے جس کو حاصل کرنے میں انہیں دقتیں ہوتیں۔ان کی ایسی عظیم منزل ہے حسینؓ کی نگاہ اس سے زیادہ تھی۔حضرت امام حسینؓ کے پیش نظر یہ بات نہیں تھی۔حضرت امام حسینؓ کے پیش نظر صرف ایک سوال تھا کہ رسول اللہؐ نے مجھ پر اعتماد کیا تھا کہ اگر اسلام پر خطرہ آئے گا تو میں بچاؤں گا۔میں ہی بچاؤں گا (سبحان اللہ) اس کو امام حسینؓ نے گرہ میں باندھ لیا۔بارہا آپ نے سنا ہوگا کہ آج بھی یہ جملہ استعمال کیا جاتا ہے کہ اسلام خطرہ میں ہے اسلام کبھی اس سے زیادہ خطرے میں نہیں تھا جیسا کہ ۶۱ھ میں تھا۔

تاتاریوں نے بڑے مظالم مسلمانوں پر کئے۔بغداد کا تخت خلافت اُلٹ دیا گیا۔عرب سے مسلمان نکال دیئے گئے اور دوسری جگہ پر تباہیاں ہوئیں۔لیکن یہ بغداد کی باتیں ہیں جب اسلام سنبھل چکا تھا اور جب اسلام کا دھارا بہت تیا تھا اور جس پر یزید کا بند باندھ دینا دراصل اسلام کو ختم کرنا تھا۔حضرت امام حسینؓ کے پیش نظر سوائے اس کے کچھ نہیں تھا ان کی یہ کوشش پچاس برس جاری رہی جب اسلام پر سب سے زیادہ سخت وقت آ ہے تو اس کو ہم بچالیں۔صفین کے میدان میں حضرت علیؓ کے سر پر بوجھ تھا۔حسینؓ نے کوئی رائے زنی نہیں کی۔حضرت امام حسینؓ نے جب صلح کرنی چاہی' آپؓ سب کچھ جانتے تھے۔مگر حسینؓ کا ہاتھ نہیں روکا' جانتے تھے کہ ہمیں اور موقع ملنے والا ہے۔ہم کو کسی اور وقت جان اور سر کی بازی لگانا پڑے گی اس وقت جو اسلام کو بچا سکتے ہیں بچالیں' جیسے ان کی سمجھ میں آئے بچائیں' جیسے ہماری سمجھ میں آئے گا ہم بچائیں گے۔

میں پھر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت علی المرتضیٰ نے بڑی فوجیں جمع کر کے اسلام کو بچانے کی کوشش کی حسینؓ کے لئے نہ جنگ مناسب تھی نہ صلح مناسب تھی۔انہوں نے دوسرا طریقہ استعمال کرنا چاہا جو انہوں نے اختیار کیا۔بڑی بڑی فوجوں کا مقابلہ چھوٹی چھوٹی فوجوں نے کیا۔

اس کے واقعات تاریخ میں ہیں بہت اچھے اچھے مقابلے کئے بہت سورماؤں نے مقابلے کئے اپنی جانوں کی بازی لگادی ہے اپنے سر ہتھیلی پر رکھ کر آگ میں کود پڑے ہیں۔لوگوں نے خون بہائے ہین۔تاریخ میں کوئی نیا واقعہ نہیں ہے پھر کربلا میں کونسی بات ہے کہ آج بھی یہ واقعہ تازہ ہے کہ آج بھی ودیں اُلٹی جائیں تو خون کا قطرہ ٹپکے۔ہم تمام واقعات کو محو کر جاتے ہیں لیکن کربلا کے واقعات کو محو نہیں کرتے۔حضرت امام حسینؓ اس کو اتنا عظیم بنانا چاہتے تھے کہ آنے والی صدیاں بھی نہ بھولیں۔

انہوں نے یہ طے فرمایا کہ چاہے ہماری تعداد کم ہو ہم اس طرح سے خون بہادیں کہ دُنیا بھول نہ سکے۔ایک ایک آدمی کو مار لینا مشکل نہ تھا۔اس کی کوئی اہمیت نہیں رہ سکتی لوگ بھول جائیں گے۔جب بہتر (۷۲) آدمی سخت گرمی میں بھوک کے پیاس شہید ہوتے ہیں' جن میں بوڑھے بھی اور بچے بھی موجود ہیں۔جن کی مدد کرنے والی عورتیں بھی موجود ہیں۔اس سے کربلا کے واقعات میں عظمت پیدا ہوتی ہے۔ورنہ حقیقتاً اتنا ہی اہم واقعہ حضرت علیؓ اور حضرت امام حسنؓ کی شہادت کا بھی ہے۔لیکن کیا بات ہے کہ کربلا کے واقعہ سے ہماری ہمدردی عام طور سے منسلک ہو جاتی ہے ہم بھولنے کی کوشش کے باوجود اس کو بھول نہیں سکتے۔حضرت امام حسینؓ اسی طرح دُنیا کے سامنے اس واقعہ کو لانا چاہتے تھے اور وہ اس میں کامیاب ہو گئے۔جن پر ان کو بھروسہ نہیں تھا۔ان کو علیحدہ کیا گیا ان لوگوں کو ڈھونڈ کر بلایا جن پر بھروسہ تھا جب ہمارے ستر ساتھی مر جائیں تو پھر ہم مریں۔جب تک ساتھی زندہ رہے تو ہنستے رہے جب مرنے لگے تو یہ کہہ کر مرے کہ حضرت امام حسینؓ سے غافل نہ رہنا' زمانہ غم کا نہیں حور وقصور کی خواہش نہین۔صرف یہ غم تھا کہ دل میں کمزوری نہ ہو مرتے وقت ایک دوسرے کو مضبوط بناتے چلے جا رہے ہیں اس طرح سے حضرت امام حسینؓ نے اس واقعہ کو مضبوط تر بنا دیا۔وہ تکلیفوں کے مقابلے میں خندہ جبینیاں دکھاتے تھے۔وہ تیروں کے مقابلے میں اپنا سینہ رکھ دیتے تھے تا کہ دُنیا سمجھے کہ مقابلہ اس طریقہ سے بھی کیا جاسکتا ہے۔یہ چیز واقعہ کربلا کو بہت بلند کرتی ہے بہت بڑھا دیتی ہے۔ہم نظر ڈالتے ہیں تو کوئی اور واقعہ اتنا بڑا نظر نہیں آتا

انسان میں غرور وتکبر اس وقت زیادہ جڑیں پکڑتا ہے جب انسان اپنے خدا کی یاد اور خوف سے غافل ہو جاتا ہے نیز خود کو حاصل ہونے والی کامیابیوں کا سبب' اپنی ذاتی کوشش اور قوت وطاقت کو سمجھنے لگ جاتا ہے۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں
شاہین بکسٹال ریل بازار۔گوجرانوالہ☆منیر نیوز ایجنسی مسجد روڈ۔نواب شاہ

خون میں ڈوبی ہوئی تاریخ کا ایک باب

انتخاب تحریر: شہزادہ حافظ سید محسن علی زنجانی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نشانی

عیسائی اپنے نبیؑ کی نشانی کی حفاظت کر رہے تھے اور یزیدی حکومت رسول اسلامؐ کی نشانیاں مٹانے پر تلی ہوئی تھی

یزید کے تنخواہ دار خطیب کی لاش زمین پر بے حرکت پڑی تھی۔ اس کی گردن سے بہنے والا خون سیاہ ہو کر اس کی گردن کے اردگرد جم گیا تھا۔ درباریوں کے دل تیز تیز دھڑک رہے تھے۔ ان کے سانس ان کے سینوں میں اٹکے ہوئے تھے۔ وہ یزید کی سفاکی اور درندگی سے اچھی طرح واقف تھے لیکن یزید لاجواب ہو کر اس طرح اپنے درباری خطیب کو موت کے گھاٹ اتار دے گا اس کے بارے میں انہوں نے نہیں سوچا تھا۔ وہ کبھی یزید کے چہرے کو دیکھتے کبھی سر جھکائے گردن گھما کر حسینؑ ابن علیؑ کے جواں سال اور بہادر بیٹے کی طرف دیکھتے۔ حضرت علی ابن الحسینؑ کے چہرے پر اس وقت ایک عجیب طرح کا جلال تھا۔ آپؑ کی نگاہوں میں یزید کے لئے حقارت دیکھی جا سکتی تھی۔ آپؑ کے قدم بیرونی دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے اور کسی کی مجال نہیں تھی کہ وہ آپؑ کو مخاطب کر سکے۔ آپؑ مکمل اعتماد کے باوقار انداز میں قدم اٹھائے ہوئے بیرونی دروازے سے نکل کر دربار سے باہر آ گئے۔ دربار کے باہر بہت سے لوگ جمع تھے۔ ان میں یزید کے غلاموں، کنیزوں اور پہرے داروں کے علاوہ کوئی اور لوگ بھی موجود تھے۔ یہ لوگ روزانہ رونما ہونے والے واقعات کو اپنی ڈائری میں لکھا کرتے تھے۔ امام علیؑ ابن الحسینؑ دربار سے نکلے تو قید خانے کا نگران آپؑ کے ساتھ ساتھ چلنے لگا تھا۔ زنجیروں، بیڑیوں اور ہتھ کڑیوں کی جھنکار سے یزیدی محل کے در و دیوار گونج رہے تھے۔ امام محل سے باہر نہیں نکلے تھے کہ ایک شخص آگے بڑھا۔ ''آپؑ کہاں جا رہے ہیں؟'' اس نے حضرت علیؑ ابن الحسینؑ سے سوال کیا۔ اس شخص کا نام منہال بن عمرو تھا۔ حضرت علیؑ ابن الحسینؑ نے اپنی رفتار آہستہ کر دی۔

''آپؑ کہاں جا رہے ہیں؟'' منہال نے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے دوبارہ سوال کیا۔ ''میں اس قید خانے کی طرف جا رہا ہوں جہاں یزید نے مجھے اور رسول اسلامؐ کے گھرانے کی عورتوں اور بچوں کو قید کر رکھا ہے۔'' امام علیہ السلام نے جواب دیا۔ ''قید خانہ............ منہال نے کچھ کہنا چاہا۔'' ''ہاں ایسا قید خانہ جس میں اونچی اونچی دیواریں تو ہیں مگر چھت نہیں ہے ہم جب سے اس قید خانے میں بند ہوئے ہیں ہوا کو ترس رہے ہیں۔'' امامؑ نے منہال کو بتایا۔ ''فرزند رسولؐ آپ کا کیا حال ہے؟'' منہال بن عمرو نے پوچھا۔ ''اس شخص کا کیا حال ہو سکتا ہے۔ جس کا باپ قتل کر دیا گیا ہو اور وہ بے یار و مددگار ہو گیا ہو! کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ میں قیدی ہوں۔ ایسا قیدی جس کے سرپرست دُنیا میں نہ رہے ہوں۔ میں نے اور میرے خاندان نے سوگ کا لباس پہن رکھا ہے۔ امامؑ کے لہجے میں گہرا دکھ تھا۔ پھر آپؑ چلتے چلتے ایک لمحے کو ٹھہرے اور منہال کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''عرب کے رہنے والے دوسروں کے سامنے فخر سے کہا کرتے تھے کہ اللہ کے آخری رسول محمدؐ ہم میں سے ہیں اور منہال! تم اس محمدؐ کے اہل بیتؑ کی حالت خود دیکھ رہے ہو کہ آج ہم مظلوم بھی ہیں اور مقتول بھی۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے ہمارا مرتبہ اور مقام کم ہو گیا اور ہمارا خاندان کوئی معمولی خاندان ہو۔ جیسے ہماری کوئی فضیلت و عظمت ہی نہ ہو اور ہمارا عمل روشن اور پاکیزہ نہ ہو۔ عزت، شہرت اور حکومت صرف یزید اور اس کے فوجیوں ہی کیلئے مخصوص ہو گئی ہو۔ جیسے محمد رسول اللہؐ کے بیٹے دُنیا کے ذلیل ترین لوگوں میں شمار ہونے لگے ہو۔'' امام علی ابن الحسینؑ نے کہا اور قید خانے کے نگران کے ساتھ قید خانے کی طرف مڑ گئے۔ بغیر چھت کے یہ قید خانہ یزید کے محل کے عقبی حصے میں واقع تھا۔

☆☆☆......☆☆

کربلا کے مظلوم قیدیوں کو یزیدی حکومت کے دارالسلطنت شام میں آئے ہوئے کئی ہفتے گزر چکے تھے۔ یزید اور اس کی ظالم حکومت کے اہل کاروں کی خوشیاں تھیں کہ کم ہونے ہی میں نہیں آتی تھی۔ روزانہ فتح کے شادیانے بجتے، محل پر چراغاں ہوتا، شراب کے دور چلتے اور رقص و موسیقی کی محفلیں سجتیں۔ موسیقاروں، رقاصاؤں، گانے بجانے والوں اور شراب بیچنے والوں کی بن آئی تھیں۔ وہ دونوں ہاتھوں سے مسلمانوں کی دولت لوٹ رہے تھے۔ انعام و اکرام دینے والے بھی کھلے دِل سے انعام دیتے تھے کیوں کہ یہ دولت ان کے ہاتھ کی کمائی نہیں تھی۔ یہ مسلمانوں کا لوٹا ہوا مال تھا جسے وہ بے

دردی سے اپنی عیاشیوں میں صرف کر رہے تھے۔

عام مسلمان کی حیثیت تماشائی کی سی تھی۔ ان کے پاس نہ کرنے کو کام تھا' نہ کھانے کے لئے روٹی اور نہ بیماری کے لئے دوا۔ مسلمانوں کی ساری دولت حکمران طبقے کے ہاتھ میں تھی اور وہ اس دولت کو اسلام کا مذاق اڑانے اور دین کی تعلیمات کو مسخ کرنے کے لئے استعمال کرتے تھے۔ جس گھرانے نے انہیں کفر و شرک کے اندھیروں سے نکال کر دین اسلام کی روشنیوں تک پہنچایا تھا اس گھرانے کے مرد قتل کر دیئے گئے تھے اور اہل بیت نبوتؐ کی محترم خواتین اور بچے بغیر چھت کے قید خانے میں بند تھے۔ خاندانِ نبوتؐ کے سربراہ اس وقت حضرت امام حسینؑ کے بیٹے علی ابن الحسینؑ تھے۔ جن کا وجود یزید کی نگاہوں میں کانٹے کی طرح کھٹکتا تھا۔ وہ امام علیہ السلام کو کئی مرتبہ قتل کرنے کا ارادہ کر چکا تھا لیکن پھر وہ اس خیال سے ڈر جاتا کہ علی ابن الحسینؑ کے قتل سے اس کی حکومت کے خلاف کوئی ہنگامہ نہ اٹھ کھڑا ہو۔ یزید اپنے ارد گرد لوگوں کے بدلتے ہوئے رویوں کو محسوس کر رہا تھا۔ حکومت کے جاسوس اسے شہر کے بازاروں' دکانوں اور گلیوں' محلوں میں ہونے والی باتوں سے بھی آگاہ کرتے رہتے تھے۔ عوام میں چہ مگوئیاں ہو رہی تھیں۔ جناب زینبؑ اور حضرت علی ابن الحسینؑ نے کوفے کے بازاروں' ابن زیاد کے محل اور یزید کے دربار میں جرات و بہادری کے ساتھ تقریریں کی تھیں۔ انہوں نے ظالم حکمرانوں کے چہروں سے اسلام کی نقاب کھینچ لی تھی ان تقریروں میں جناب زینبؑ اور حضرت علیؑ ابن الحسینؑ نے جو حقائق بیان کئے تھے وہ حقائق اب ایک دوسرے اور دوسرے سے تیسرے تک منتقل ہو رہے تھے۔ یزیدی حکومت نے اپنے بدترین جرائم پر پردہ ڈالنے کیلئے جو پروپیگنڈہ کیا تھا اس کا جادو ٹوٹ چکا تھا۔ بازاروں اور درباروں میں تقریروں کے ذریعے پھیلنے والی حق کی روشنی اندھیروں کو شکست دے رہی تھی۔ سچائی کی باتیں اب سینہ بہ سینہ سفر کر رہی تھیں۔

یزید اور اس کی حکومت کے کارندے اپنی پروپیگنڈا مہم کی ناکامی اور عوام میں حکومت کے بارے میں تیزی سے بڑھنے والی نفرت سے خوف زدہ نظر آتے تھے۔ یزید کی نیندیں حرام ہو چکی تھیں۔ وہ اپنے دل میں تو علی ابن ابی طالبؑ کے بیٹے حسینؑ ابن علیؑ کے سامنے شکست تسلیم کر چکا تھا لیکن دنیاوی طور پر ہار ماننے کے لئے تیار نہیں تھا۔ تنہائی میں ہوتا تو اپنا سر پیٹتا کہ حسین ابن علیؑ کو قتل کر کے مجھے روح کی بے چینی' پچھتاؤں اور مسلمانوں کی نفرت کے سوا کیا ملا! لیکن جب وہ دربار میں آتا تو حسین ابن علیؑ کا سر اس کے تخت کے نیچے ہوتا اور وہ اپنے درباریوں' سرداروں اور فوجیوں کے سامنے انہیں مطمئن رکھنے کے لئے خاندان نبوتؐ سے اپنی بھرپور نفرت کا اظہار کرتا۔ ہفتوں بعد تک جشن کے ہنگامے اور رقص' موسیقی کی محفلیں دراصل وہ اپنی شکست کا غم بھلانے کے لئے منعقد کراتا تھا اور ان ہنگاموں میں مصروف ہو کر وہ اپنے ضمیر کی خلش اور عوام کی نفرت کو بھلانا چاہتا تھا۔ روزانہ اس کا دربار سجتا' شراب کی محفل جمتی' خوشامدی لوگ اس کے گرد جمع ہو جاتے۔

وہ شراب اور خوشامد کے نشے کے سہارے اپنی زندگی کے دن گزارتا تھا لیکن جیسے ہی اسے تنہائی ملتی اس کی روح ایک ان دیکھی آگ میں جلنا شروع ہو جاتی۔ آگ کے شعلے اسے ہر طرف سے گھیر لیتے اور وہ شراب کے گھونٹوں سے اس آگ کو بجھانے میں مصروف ہو جاتا۔

☆☆......☆☆

ایک دن یزید کا دربار سجا ہوا تھا۔ نواسہ رسولؐ کا سر اس کے قدموں کے قریب سونے کے تھال میں رکھا تھا۔ آج دربار میں غیر معمولی رونق نظر آ رہی تھی۔ اس کی وجہ شاید یہ تھی کہ آج شہنشاہ روم کا سفیر دربار میں آنے والا تھا۔ یزید اور حکومت کے اہل کار روم کے سفیر کو اپنی طاقت سے مرعوب کرنا چاہتے تھے کہ ہماری فوجوں نے حکومت کے ایک باغی کو کس طرح ہلاک کیا اور کس طرح سے حکومت کے خلاف ہونے والی بغاوت کو کچل کر رکھ دیا۔ انہیں معلوم تھا کہ رومی سفیر یہاں جو کچھ دیکھے گا وہ اپنے ملک میں جا کر ضرور بیان کرے گا اور روم کی حکومت' یزیدی طاقت کے آگے سر اٹھانے کا تصور نہیں کر سکے گی۔ آج دربار کے خصوصی انتظامات اسی سلسلے میں کئے گئے تھے۔ یزید نے آج بہت بھڑکیلا لباس پہن رکھا تھا۔ وہ خود کو زیادہ سے زیادہ پر اعتماد اور خوش و خرم ظاہر کر رہا تھا۔ لیکن اس کی روح کے اندر ایک چنگاری اسی طرح روشن تھی اور اسے اندر ہی اندر جلا رہی تھی۔ شراب کا نشہ زیادہ ہوتا تو یزید کے اعصاب کچھ دیر کو پرسکون ہو جاتے لیکن تھوڑی ہی دیر بعد اس کے وجود کے اندر سلگتے ہوئے انگارے شعلوں میں تبدیل ہونے لگتے۔ اس وقت یزید کا اعتماد عروج تھا اور اہل بیت نبوتؐ سے اس کی نفرت اس کی حرکتوں سے نمایاں ہو رہی تھی۔ اسی وقت دربان بیرونی دروازے سے اندر داخل ہوا اور یزید کے آگے رکوع کی حالت میں چلا گیا۔ ''شاہ روم کا سفیر خاص حاضری کی اجازت چاہتا ہے۔'' اس نے اس طرح جھکے جھکے یزید کو اطلاع دی۔ ''بلاؤ اس کو اندر......'' یزید کے لہجے میں غرور و تکبر کی جھلک نمایاں تھی۔ دربان اُلٹے قدموں پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اندر داخل ہونے والے دروازے کے پاس جا کر اس نے ریشمی پردوں کو سرکایا۔ پردوں کے اس طرف عیسائی مذہبی رہنماؤں کے مخصوص لباس میں ایک ادھیڑ عمر شخص کھڑا تھا۔ اس نے سرخ رنگ کی عبا پہن رکھی تھی جس کے کناروں پر سونے چاندی کے تاروں سے خوب صورت پھول بوٹے کڑھے ہوئے تھے۔ اس کے سر پر سرخ رنگ کی ایک چوکور اونچی ٹوپی تھی۔ گلے میں چاندی کی صلیب لٹک رہی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک لمبا عصا تھا جس کے دونوں سروں پر سونا چڑھا

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں
عبداللہ بک سٹور بندر روڈ۔ لاڑکانہ سندھ ☆ اسلامی کتب خانہ احمد پور شرقیہ۔ بہاولپور

ہوا تھا۔ سفید داڑھی اس کے سینے تک پھیلی ہوئی تھی۔ یزید کے دربان نے اسے اندر آنے کا اشارہ کیا تو اس نے پروقار انداز سے قدم آگے بڑھائے۔ اس کے کئی اور ساتھی بھی احترام سے سر جھکائے اس کے پیچھے پیچھے قطار بنائے دربار میں داخل ہو رہے تھے۔ وہ دربار کے درمیانی حصے میں پہنچے تو انہوں نے یزید کو سلام کیا۔ پھر زرق برق لباسوں میں ملبوس غلاموں نے ان کے لئے مخصوص کرسیوں کی طرف ان کی رہنمائی کی۔ رومی سفیر نے اپنی نشست سنبھالی تو اس کے ساتھی بھی اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ رومی سفیر کی توجہ یزید کی طرف مرکوز تھی۔ اس کے ساتھی گردن گھما گھما کر دربار کی شان وشوکت دیکھ رہے تھے۔ اسی وقت یزید نے شراب کا جام ہونٹوں سے لگایا' چند گھونٹ حلق سے اتارے اور مکروہ انداز سے ہنستے ہوئے بولا۔ ''تیرے نانا نے ہم پر شراب پینا حرام کیا تھا نا! یہ وہی شراب ہے۔'' یہ کہہ کر وہ جھکا اور جام میں بچی ہوئی شراب سید الشہداء کے سر مبارک پر انڈیل دی اور رومی سفیر کی طرف غرور کے ساتھ دیکھا۔

رومی سفیر نے تخت کے نچلے حصے کی طرف پہلی بار دیکھا تھا جہاں سونے کی تھالی میں ایک انسان کا خون آلود سر رکھا ہوا تھا۔ سید الشہداء کے سر مبارک پر خون جما ہوا تھا لیکن آپ کا چہرہ اس طرح تر و تازہ تھا جیسے زندہ انسانوں کا چہرہ ہوتا ہے۔ آنکھیں حرکت نہیں کر رہی تھیں لیکن کھلی ہوئی تھیں اور بولتی ہوئی محسوس ہوتی تھیں۔ ہونٹوں کی سرخی اور تازگی دیکھ کر لگتا تھا کہ یہ ہونٹ کسی بھی لمحے حرکت کرنے لگیں گے۔ یہ منظر دیکھ کر رومی سفیر کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ مرنے والوں کے چہرے پر ایسی تازگی اس نے پہلے کہاں دیکھی تھی! ''کٹا ہوا سر کس کا ہے؟'' اس نے یزید سے سوال کیا۔ ''یہ حکومت کے ایک باغی کا سر ہے۔'' یزید نے بڑے فخر سے بتایا۔ ''اسے کب قتل کیا گیا تھا؟'' رومی سفیر نے پوچھا۔ ''کئی مہینے پہلے اس نے اور اس کے ساتھیوں نے حکومت کے خلاف بغاوت کی تھی۔ ہماری بہادر فوجوں نے اسے دس محرم کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔'' یزید نے رومی سفیر کو بتایا۔ ''اتنے مہینے گزر گئے اسے قتل ہوئے۔'' رومی سفیر نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے سرگوشی کی۔ ''مگر تم دیکھ رہے ہو اس کے چہرے کی تازگی۔ یہ ہرگز کسی مردے کا چہرہ نہیں ہو سکتا!'' اس کے ساتھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر حضرت حسینؑ ابن علیؑ کے سر مبارک کو دیکھ رہے تھے۔ ''یہ کسی عام آدمی کا سر نہیں ہو سکتا یسوع مسیح کی قسم!'' ایک ساتھی اپنے سینے پر صلیب کا نشان بناتے ہوئے بڑبڑایا۔ رومی سفیر نے دوبارہ یزید کی طرف دیکھا۔ ''یہ کس کا سر ہے؟'' اس نے سوال کیا۔ ''بتایا تو ہے تمہیں کہ یہ حکومت کے ایک باغی کا سر ہے!'' یزید کے لہجے میں جھنجھلاہٹ تھی۔ ''وہ تو میں سمجھ گیا کہ یہ تمہارے ایک باغی کا سر ہے لیکن یہ کون ہے؟ اس کا نام کیا ہے؟ اس کے باپ کا کیا نام ہے؟ کس قبیلے سے تعلق رکھتا تھا یہ؟'' رومی سفیر نے بہت سارے سوال کر ڈالے۔ ''تمہیں اتنی تفصیل میں جانے کی کیا ضرورت ہے۔ بس یہ ایک باغی تھا جسے ہماری فوجوں نے قتل کر دیا۔'' یزید کے لہجے کی جھنجھلاہٹ برقرار تھی۔ ''میں شہنشاہ روم کا سفیر ہوں۔ جب میں اپنے ملک جاؤں گا تو شہنشاہ مجھ سے تفصیل ضرور پوچھیں گے۔ اسی لئے میں آپ سے یہ سوالات کر رہا ہوں۔'' رومی سفیر نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ''اس کا نام حسینؑ ہے۔ یہ علی ابن ابی طالبؑ کا بیٹا ہے۔ حکومت سے بغاوت کرنے چلا تھا۔'' حضرت علی علیہ السلام کے لئے یزید کے سینے میں موجود نفرت اس کے لہجے میں سمٹ آئی تھی۔ ''علی ابن ابی طالبؑ'' رومی سفیر کچھ سوچتے ہوئے بولا۔ ''اس کی ماں کا نام کیا تھا۔ سفیر نے تخت کے نیچے رکھے ہوئے سر کی طرف اشارہ کر کے پوچھا۔ ''فاطمہ بنت محمدؐ'' یزید نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔ رومی سفیر نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔ وہ کچھ دیر اسی طرح بیٹھا رہا۔ پھر جب اس نے سر اٹھا کر یزید کی طرف دیکھا تو اس کی آنکھوں سے بہنے والے آنسو اس کی داڑھی کو تر کر چکے تھے۔ اس نے رومال سے اپنا چہرہ صاف کیا اور بولا ''یزید! اگر میں یہ کہوں کہ ہمارا دین تمہارے دین سے زیادہ اچھا ہے تو یہ غلط نہ ہوگا!'' اس کے لہجے میں طنز کی آمیزش تھی۔ ''یہ بات تم کس بنیاد پر کہہ رہے ہو؟'' یزید ناگواری سے بولا۔ ''مسلمانوں کے اعمال دیکھ کر۔'' رومی سفیر نے بے ساختہ جواب دیا۔ ''تم کہنا کیا چاہتے ہو؟!'' یزید غرا کر بولا۔

''آپ نے کبھی گرجائے خاصر کے بارے میں سنا ہے؟'' رومی سفیر نے یزید کے غصے کو نظر انداز کرتے ہوئے بڑے سکون کے ساتھ یزید سے سوال کیا۔ ''گرجائے خاصر...... گرجا کا تمہاری بات سے کیا تعلق؟'' یزید جھنجھلا کر بولا۔ ''میری بات سے اس کا تعلق ہے۔ جب میں اپنی بات مکمل کر لوں گا تو آپ سمجھ جائیں گے کہ میں نے اس وقت گرجائے خاصر کا تذکرہ کیوں کیا۔'' رومی سفیر نے جواب دیا۔ ''نہیں۔ میں نے اس گرجا کا تذکرہ نہیں سنا۔ تم آگے بولو۔'' یزید نے کہا۔ ''ملک چین کے قریبی سمندر میں یہ ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ اس خوبصورت جزیرے میں کافور کے درخت پائے جاتے ہیں۔ یہ جگہ تمام عیسائیوں کے لئے بے حد مقدس اور متبرک جگہ ہے یہاں بہت سارے گرجا موجود ہیں۔ یہاں کے سب سے بڑے گرجا کا نام گرجائے خاصر ہے''۔ ''اس گرجا میں ایسی کون سی خاص بات ہے؟'' یزید نے تکیے سے ٹیک لگاتے ہوئے پوچھا۔ ''میں وہی آپ سے بیان کرنا چاہتا ہوں......'' رومی سفیر نے جواب دیا۔ ''دراصل اس گرجا کی سب سے مقدس چیز ایک گدھے کا سم ہے۔ یہ سم گرجا کے سب سے بڑے ہال میں ایک اونچے طاق میں سجایا گیا ہے۔ اس طاق کے اردگرد سونا منڈھا ہوا ہے اور اس کے اندرونی حصے میں انتہائی قیمتی مخمل کے اوپر یہ مقدس

سم آویزاں ہے۔ ہر سال ہزاروں عیسائی اس سم کی زیارت کرنے یہاں آتے ہیں۔اسے چومتے ہیں آنکھوں پر لگاتے ہیں۔'' رومی سفیر نے بتایا۔ ''اس سم کی کیا خصوصیت ہے جو تم لوگ اس کا اتنا احترام کرتے ہو؟'' یزید نے سوال کیا۔

''دراصل یہ اس گدھے کا سم ہے جس پر کبھی یسوع مسیح (حضرت عیسیٰؑ) سوار ہوا کرتے تھے۔'' رومی سفیر کی آنکھوں سے دوبارہ آنسو بہنا شروع ہو گئے تھے اور اس کی آواز بھرا گئی تھی۔ ''یہ بات سنا کر تم ہمیں کیا بتانا چاہتے ہو؟'' یزید نے پوچھا

''میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے نبیؑ کو گزرے ہوئے صدیاں بیت چکی ہیں لیکن ہم عیسائی ان کے گدھے کے سم کا احترام صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ سم ہمارے نبیؑ کی ایک نشانی ہے۔صدیوں سے ہم نے اپنے نبیؑ کی نشانی کو سینے سے لگا کر رکھا ہوا ہے اور ایک تم مسلمان ہو کہ تمہارا نبی ابھی چند سال پہلے تک تمہارے درمیان موجود تھا۔ابھی اس کا کفن بھی میلا نہیں ہوا ہو گا کہ تم نے اس کی اولاد کو خون میں نہلا دیا اور اس کے خاندان پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ ڈالے!اور اس وقت تم اپنے نبیؑ کے پیارے اس کی آنکھوں کے تارے اس کے پیارے نواسے حسینؑ ابن علیؑ کے سر کو اپنے تخت کے نیچے رکھ کر فتح کا جشن منا رہے ہو۔تم اپنے رسول کی نشانیاں مٹاتے ہو ہم اپنی نبیؑ کی نشانیوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ان کا احترام کرتے ہیں۔اب تم ہی بتاؤ کہ تم مسلمان زیادہ اچھے انسان ہوئے یا کہ ہم عیسائی جنہیں تم کافر اور مشرک سمجھتے ہو؟'' رومی سفیر نے بھرائی ہوئی آواز میں اپنی بات مکمل کر کے پہلے دربار کی مخملی کرسیوں پر بیٹھے درباری علماء کو حقارت سے دیکھا جو شرمندگی اور ندامت کے مارے اپنی داڑھیاں کھجا رہے تھے۔اس کے بعد اس کی نگاہیں یزید کے چہرے پر جم گئیں۔

''ہمارا دین اسلام......!'' رومی سفیر نے طنزیہ انداز میں یزید کا جملہ دہرایا۔اس کے لہجے میں بلا کی کاٹ تھی۔تمہارا دین اسلام سے کیا تعلق! تمہارا اس دین سے وہی تعلق ہے جو ایک کلہاڑی کا کسی درخت سے ہوتا ہے۔تم نے اس درخت کی سایہ دار شاخیں کاٹ کر پھینک دیں اور اب کہتے ہو ہمارا دین اسلام.....'' سفیر کی آواز غصے اور صدمے سے لرز رہی تھی۔اس کے لہجے کی سچائی نے سننے والوں کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔

یزید کے پاس رومی سفیر کی کسی بات کا کوئی جواب نہیں تھا۔وہ سچائی کا مقابلہ کس طرح کر سکتا تھا کہ اس کی حکومت کی ساری طاقت ہی جھوٹ کے سہارے قائم تھی۔ایسے میں سچائی کا جواب صرف تلوار ہی سے دیا جا سکتا تھا۔اس طرح کہ سچ بولنے والے کی زبان کو خاموش کر دیا جائے۔وہ غصے سے بے حال ہو کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔اس کے مزاج کو سمجھنے والے حبشی جلاد نے اپنے چوڑے پھل والی تلوار نیام سے باہر کھینچ لی اور یزید کے اشارے کے انتظار میں چوکس ہو کر کھڑا ہو گیا۔''دین اسلام کی شان میں گستاخی کرنے والے کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔'' یزید نے انتہائی سفاکی سے کہا۔ ''کیا تم مجھے قتل کر دو گے؟'' رومی سفیر نے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔''اس میں کیا شک ہے۔جلاد میرے ایک اشارے کا منتظر ہے۔'' یزید نے جواب دیا۔رومی سفیر نے انتہائی اطمینان کے ساتھ اپنی اونچی سرخ ٹوپی اتاری اور اپنے ایک ساتھی کی طرف بڑھا دی۔پھر اس نے اپنے گلے میں لٹکی ہوئی صلیب نکالی اور اسی ساتھی کو تھما دی۔اس کے بعد اس نے اپنا عصا کرسی سے لگا کر رکھ دیا اور اپنی جگہ سے چند قدم آگے بڑھ آیا۔پھر اس نے اونچی آواز میں کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک ہے اور محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول برحق ہیں۔'' رومی سفیر کو کلمہ پڑھتے دیکھ کر یزید کے ہونٹوں پر مکروہ مسکراہٹ پھیل گئی۔''اب اللہ اور رسول کا کلمہ پڑھنے سے تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا!'' اس نے طنزیہ انداز سے کہا۔''میں نے تمہارے دادا کی طرح جان بچانے کے لئے یہ کلمہ نہیں پڑھا۔'' رومی سفیر نے بے ساختہ جواب دیا۔''میں تو اپنی جان دینے کے لئے یہ کلمہ پڑھ رہا ہوں۔ آج صبح ہی سے میری روح بے چین تھی۔میں نے رات کے پچھلے پہر سردار انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خواب میں دیکھا تھا۔حضرت عیسیٰؑ ان کے ساتھ تھے۔حضرت عیسیٰؑ نے مجھے دین اسلام کی تعلیم دی اور مجھے یہ خوش خبری بھی سنائی کہ تم کل تک ہمارے پاس جنت میں پہنچ جاؤ گے۔میں اس خواب کے بعد بہت حیران تھا''۔''تمہیں حیرت کس بات پر تھی؟'' یزید نے پوچھا۔''حیرت اس بات پر تھی کہ میں بالکل صحت مند ہوں پھر ایک دن میں اچانک کس طرح اس دنیا سے چلا جاؤں گا!'' یہ کہہ کر رومی سفیر تیزی سے یزید کے تخت کی طرف بڑھا اور اس سے پہلے کوئی اسے روک سکے اس نے تخت کے نیچے سونے کی تھالی میں رکھے ہوئے سر کو بڑے احترام کے ساتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں اٹھا کر اپنے چہرے کے سامنے بلند کیا اور کہا:

السلام علیک یا بن رسول الله' السلام علیک ایها المظلوم' السلام علیک ایها الغریب' السلام علیک یابن فاطمة الزهراؑ'' یہ کہتے کہتے اس کی آواز بھرانے لگی۔اس نے سید الشہداءؑ کے سر مبارک کو چوما اور دوبارہ نیچے رکھ دیا۔ابھی وہ سر کو نیچے رکھ کر پوری طرح کھڑا نہیں ہو پایا تھا کہ جلاد کی چمکتی ہوئی تلوار بجلی کی طرح اس کی گردن پر گری اور وہ کھڑے ہوتے ہوئے زمین پر گرتا چلا گیا۔اس کی گردن سے خون کا فوارہ ابل رہا تھا۔اس کے خون کے چھینٹے یزید کے تخت پر بچھے ہوئے قالین کی زمین کو چھوتے ہوئے کناروں کو تر کرتے جا رہے تھے۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں
ملک اللہ بخش نیوز ایجنٹ ٹریفک چوک۔ڈیرہ غازی خان
Scanned with CamScanner

شہادت حسینؑ پر گریہ رسولؐ

حیاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک ورق

ازقلم: محمد علی سلیمانی ڈیرہ اسماعیل خان .... حسینؑ نواسہ رسولؐ مگر ”حسین منی و انا من الحسین“ کا مصداق ہے۔ شہادتِ حسینؑ کے متعلق رسول پاکؐ نے ولادتِ حسینؑ سے ہی خبر دے دی تھی اِس کے علاوہ اپنی تمام زندگی میں بھی اِس کا برابر ذکر فرماتے رہتے تھے۔ الفاظ کو بدل دوں کہ حسینؑ رسول پاکؐ کی زندگی میں زندۂ حیات تھے لیکن رسول پاکؐ اُس زندہ حیات پر بھی روتے رہے کیوں کہ بقول مشکوٰۃ شریف جلد دوم کے رسول پاکؐ کے سامنے حسینؑ کی درد بھری مظلومیت تھی اور مظلوم کی مظلومیت پر رونا بفرمانِ الٰہی پارہ نمبر 6 لا یحب اللہ الجھر کی نص رسول پاکؐ کے سامنے موجود تھی۔ جو جو عمل رسول پاکؐ نے خود کر کے دکھایا قرآن نے اُسے مسلمانوں کے لئے نمونہ حیات قرار دیا۔ معلوم ہوا زندۂ حیات پر رونا بھی سنت رسولؐ ہے۔ کیوں کہ رسول پاکؐ کی زندگی تمہارے لئے نمونۂ حیات ہے۔ (القرآن) پس بفرمان الٰہی اطیعو اللہ و اطیعو الرسول کے مطابق رسولؐ پاک کی اطاعت میں ہی اللہ کی بھی اطاعت کرنا شامل ہے۔ اب ایک مسلمان سنت رسول کا مصداق تب کہلائے گا جب اُس کا فعل سنت رسولؐ کے مطابق ہوگا اور اگر خدانخواستہ یوں ہو جائے کہ ایک مسلمان سنت رسول کا دعوے دار تو ہو مگر کسی صریح سنت کو اچھا نہ سمجھتا ہو یا اپنے مزاج پر اُسے بارگراں سمجھتا ہو تو بنصِ قرآن وہ رسول پاک کو اذیت پہنچانے والا قرار پائے گا اور اذیت رسولؐ کے بارے یہی فرمان الٰہی ہے ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعدلھم عذابا مھینا o (الاحزاب) معلوم ہوا کہ رسول کو اذیت دینے والا دُنیا و آخرت میں لعنت کا مستحق بھی بن جاتا ہے اور اُس کیلئے آخرت میں ذلیل کرنے والا عذاب ہی ہے۔ حسینؑ رسول کی نگاہ میں کیا حیثیت رکھتے تھے؟ یہ ہمیں مشکوٰۃ شریف جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 259 نے بتایا کہ حسنؑ و حسینؑ مسجد میں آ رہے تھے تو اُن کے پاؤں اُلجھ گئے اور وہ گرنے لگے تو رسول پاکؐ نے خطبہ چھوڑ دیا اور دوڑ کر دونوں کو اُٹھایا۔ پھر صفحہ 360 پر ہے کہ فرمایا حسینؑ مجھؐ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں۔ اللہ اُس سے محبت کرتا ہے جو حسینؑ سے محبت کرتا ہے' ذرا غور فرمایئے کہ اللہ و رسول حسینؑ سے کس طرح محبت کرتے ہیں کہ حسینؑ کو مسجد میں آتے ہوئے گرتا دیکھ کر رسولؐ نے خطبہ چھوڑ دیا۔ خطبہ واجب تھا خطبے میں اللہ کا کلام تھا۔ رسولؐ نے واجب کو چھوڑا اور حسینؑ کی تکلیف کو واجب پر مقدم رکھا۔ حسینؑ کی تکلیف پر خدا کا کلام رُکا رسول کا بیان رُکا۔ اب سنت رسولؐ بن گئی کہ حسینؑ کی تکلیف اگر کسی واجب رُکن کے دوران بھی بیان ہو رہی ہو تو اُس کی خاطر وقتی طور پر اُس واجب رُکن کو روک دینا چاہئے یہ ہے اللہ و رسول کی حسینؑ سے محبت۔ اسی طرح اسی مشکوٰۃ شریف جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 257 پر ہے کہ رسول اللہ نے علیؑ' فاطمہؑ حسنؑ اور حسینؑ سے فرمایا کہ میں اُن سے لڑنے والا ہوں جو تم سے لڑے اور اُن سے صلح کرنے والا ہوں جو تم سے صلح کرے۔ یہ دوسرا نمونہ سنت رسول کا ہے کہ رسولؐ پاک کی سنت پر عمل کرنا ہے تو ہر اُس سے دِل' زبان ہور ہاتھ پاؤں سے دشمنی رکھو جو علیؑ سے فاطمہؑ سے حسنؑ سے اور حسینؑ سے لڑے ہیں۔ چنانچہ اُسی جلد نمبر 3 کے صفحہ 263 پر ہے کہ رسول پاکؐ نے حضرت ام الفضلؓ سے فرمایا کہ جبرائیلؑ میرے پاس آئے اور مجھے بتایا کہ عنقریب میری امت میرے اِس بیٹے (حسینؑ) کو قتل کرے گی اور میرے پاس اُس جگہ کی مٹی لائے جو سرخ ہے۔“ روایت میں حسینؑ کو قتل کرنے والے اُمت رسولؐ' سے ہی ہیں۔ نجانے کیسے انسان تھے کہ رسول کا کلمہ پڑھ کر امت رسول بھی کہلواتے تھے اور اُس کے نواسہؑ کو قتل بھی کرتے رہے۔

چنانچہ جب حسینؑ قتل ہوئے تو قتل حسینؑ پر رسول پاکؐ قبر مبارک میں کس طرح بے چین رہے ملاحظہ فرمایئے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک دوپہر کے وقت میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ گیسوئے مبارک بکھرے ہوئے ہیں اور دست مبارک میں ایک شیشی ہے جس میں خون تھا۔ عرض گزار ہوا کہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان یہ کیا ہے؟ فرمایا حسینؑ اور اُس کے ساتھیوں کا خون ہے۔ میں دِن بھر اِسے جمع کرتا رہا ہوں۔ میں نے وہ وقت یاد رکھا تو معلوم ہوا اُسی وقت (حسینؑ) شہید کئے گئے تھے۔ (بقیہ صفحہ نمبر 23 پر ملاحظہ فرمائیں)

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں

چوہدری بشیر امانت علی اینڈ برادرز ریلوے روڈ۔ خانپور

Scanned with CamScanner

تحریر: پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری۔ لاہور

قتل حسینؑ اصل میں مرگِ یزید ہے

"بے شک جو لوگ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ دُنیا اور آخرت میں ان پر لعنت فرماتا ہے اور ایسے لوگوں کے لئے اس نے ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے"

حضرت عباس کی اذیت سے صدمہ

حضرت عباسؓ حضورؐ کے سگے چچا تھے چونکہ جنگ بدر میں' مسلمانوں کے خلاف جنگ میں شریک تھے اور اہل مکہ کی طرف سے لڑنے کیلئے آئے تھے۔ اس لئے اہل مکہ کی شکست اور مسلمانوں کی نمایاں فتح کے بعد جنگی قیدی کی حیثیت سے مدینہ طیبہ لائے گئے اور دوسرے قیدیوں کی طرح انہیں بھی رسیوں سے جکڑ دیا گیا۔ وہ رسیوں کی اذیت سے ساری رات کراہتے رہے' ناز و نعم میں پلے ہوئے تھے' نامور انسان تھے' اس لئے قید و بند کی صعوبتیں ان کے لئے انتہائی اذیت کا سبب بن گئیں' صبح کے وقت حضور مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا چچا عباس کی تکلیف اور اذیت کے خیال سے ہمیں رات بھر نیند نہیں آئی' جب وہ کراہتے تھے تو ہمیں بے حد صدمہ پہنچتا تھا۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ اس وقت حضرت عباس کافر تھے' ابھی تک انہوں نے اسلام کی روشنی سے اپنے کاشانہ دل کو منور نہیں کیا تھا' کفر کی تائید و حمایت میں اسلام کے خلاف جنگ کرنے کے لئے آئے تھے' پھر جنگی قیدی کی حیثیت سے گرفتار ہوئے اس کے باوجود حضورؐ نے ان کی اذیت کے خیال سے تکلیف محسوس فرمائی اور ساری رات آنکھوں میں کاٹ دی' صرف اس لئے کہ وہ نسبی لحاظ سے رشتہ دار' سگے چچا' اور اپنے خاندان کے آدمی تھے۔ صحابہ کرام سے فرمایا مناسب سمجھو تو فدیہ لے کر انہیں آزاد کر دو۔

حضرت حمزہؓ کے قاتل کو تنبیہ

اسی طرح جنگ اُحد میں جب حضورؐ کے چچا حضرت حمزہؓ شہید ہو گئے اور ان کا قاتل وحشی' جو غیر مسلم تھا' وہ فتح مکہ کے بعد اسلام لے آیا اور کلمہ پڑھ کر حضور کے شرف صحابیت سے بہرہ ور ہو گیا' اسلام کہتا ہے کہ اسلام لانے سے پہلے کی جتنی خطائیں ہوں جتنے گناہ ہوں' جتنی بھی لغزشیں ہوں وہ ساری کی ساری معاف کر دی جاتی ہیں لیکن چونکہ یہ وحشی حضورؐ کے چچا کا قاتل تھا' اور اس نے بے دردی کے ساتھ حضورؐ کے چچا کو قتل کیا تھا مسلمان ہو گیا اس کی خطائیں بارگاہ مصطفویؐ کی طرف سے معاف کر دی گئیں' اس کی لغزشوں پر قلم عفو پھیر دیا گیا' حالت کفر کے سارے مظالم توبہ کے پانی سے دھو دیئے گئے' لیکن اس کے باوجود اس وحشی سے فرماتے' کہ تیری ساری خطائیں معاف ہو چکی ہیں' اور تو صحابی بن گیا ہے' لیکن تو میرے سامنے آنے سے گریز کیا کر' میرے سامنے سے نہ گزرا کر' کہ جب تو میری نگاہوں کے سامنے آتا ہے تو مجھے اپنے پیارے چچا کی شہادت کا منظر یاد آ جاتا ہے' وہ دکھ درد کے زخم ہرے ہو جاتے ہیں اس لئے میرے سامنے کم آیا کر۔

ان کے دکھ کو دکھ جاننا ان کے درد میں شریک ہوئے اور ان کی اذیت پر حضور کو بھی تکلیف ہوئی اور طویل وقت گزر جانے کے باوجود جب کبھی وہ خیال آ جاتا تو دکھ درد پھر تازہ ہو جاتا۔ سو! حضور اکرم ﷺ کی نرم دلی اور آپؐ کے قلب انور کے گوشہ رحمت کو جان لینے کے بعد اب جب ہم نواسہ رسول ﷺ کی اس بے دردی کے ساتھ شہید ہونے کے واقعہ کو چشم تصور میں اپنے سامنے لاتے ہیں تو معاً یہ خیال آتا ہے کہ وہ رسول ﷺ جو حالت کفر میں اپنے چچا عباس کے کراہنے کی تکلیف گوارا نہ کر سکے' وہ رسول ﷺ جو اپنے چچا حمزہ کی بے دردی کی حالت میں شہادت کے دردناک منظر کو کبھی نہ بھلا سکے' اس رسول پاکؐ کی تکلیف اور اذیت کا عالم کیا ہو گا جب دیار غیر میں بے بسی اور بے کسی کے عالم میں' امام عالی مقام' جگر گوشہ رسول' جنہیں حضور ﷺ نے اپنے کندھوں کا سوار بنایا' جنہیں حضور ﷺ نے اپنی گود میں کھلایا تھا' جن کو حضور ﷺ نے اپنی زبان اقدس چوسائی تھی اور جن کو اپنے دل کا ٹکڑا قرار دیا تھا اور کبھی بھی اپنی آنکھوں سے جدا نہ ہونے دیا تھا' آپ کی روح پاک ﷺ کو کربلا کے تپتے ہوئے صحراء میں ڈھائے گئے ظلم و ستم

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
طاہر نیوز ایجنسی۔ عارف بازار۔ بورے والا

ے کتنا صدمہ پہنچا ہوگا؟

اور نبی ﷺ کو صدمہ اور اذیت پہنچانا کوئی معمولی جرم نہیں جو شخص یہ حرکت کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کے لئے دنیا و آخرت میں درد ناک عذاب اور ذلت کو مقدر کر دیتا ہے۔ تو پھر کیا عالم ہوگا ان بدبختوں کے انجام کا' ان کی عاقبت اور آخرت کا جنہوں نے نواسہ رسول ﷺ کو اذیت پہنچائی' خانوادہ رسول ﷺ کی توہین کی' اور ریگزار کربلا میں انہیں ذبح کیا۔ ان کے جسموں پر گھوڑے دوڑائے' ان کے سروں کو ان کے مبارک جسموں سے جدا کیا۔ اندازہ کیجئے کہ حضورؐ کی روح انور پر گنبد خضراء کے اندر کیا قیامت بیتی ہوگی؟

حضرت ابن عباس کی روایت

متعدد کتب حدیث میں یہ واقعہ درج ہے۔ جس کے راوی حضرت ابن عباس ہیں فرماتے ہیں۔

رایت النبی ﷺ فیما یری النائم ذات یوم نبصف النھار اشعث قارورة فیھادم فقلت! بابی انت و امی! ماھذا دم الحسین و اصحابہ ولم ازل النقطہ منذالیوم0

میں نے نیند کی حالت میں دیکھا کہ رسول پاکؐ خواب میں میرے پاس تشریف لے آئے' آپؐ کے سر انور پر گرد ہے اور آپؐ پریشان نظر آتے ہیں اور آپؐ کے دست اقدس میں ایک شیشی ہے اور اس شیشی میں خون ہے میں حیران ہوگیا اور حیرت کے عالم میں پکار اٹھا' میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ ﷺ! آپؐ اتنے پریشان کیوں ہیں؟ اور دست اقدس میں یہ شیشی کیسی ہے جس میں خون ہے؟

حضور ﷺ نے فرمایا ابن عباس! تو دیکھ کہ کلمہ پڑھنے والے بعض بدبختوں نے میرے بعد میرے بیٹے کا کیا حشر کیا ہے؟ میں نے صبح سے شام تک سارا دن آج کربلا میں گزارا ہے اور اپنے بیٹے حسینؓ اور اس کے ساتھیوں' جان نثاروں اور وفاداروں کا خون اس شیشی میں جمع کیا ہے اور اب یہ خون لے کر میں اپنے اللہ کی بارگاہ میں جا رہا ہوں یہ دکھانے کے لئے کہ ان بدبختوں نے تیرے رسولؐ کے نواسے کے ساتھ کربلا کے ریگ زار میں یہ حشر کیا ہے۔

ابن عباسؓ خواب سے بیدار ہوئے کتب احادیث میں درج ہے کہ آپ اٹھے اور آپ کی زبان پر ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' کے الفاظ جاری تھے۔ لوگوں نے پوچھا حضرت کیا ہوگیا ہے؟ فرمانے لگے۔ حسینؓ ابن علیؓ شہید کر دیئے گئے ہیں۔ لوگوں نے پوچھا حضرت یہ کیسے پتہ چلا؟ فرمانے لگے ابھی رسول پاکؐ ایک تعزیتی کیفیت میں میرے سامنے تشریف لائے اور آپؐ نے خواب میں ہی مجھے شہادت حسینؓ کا واقعہ بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ بیس بائیس دن کے بعد پھر جب باضابطہ شہادت حسینؓ کی اطلاع ابن عباسؓ اور اہل مکہ کو پہنچی۔ بائیس دن پہلے جو خبر آپ کو دی گئی تھی اس کی تصدیق ہوگئی۔

حضرت ام سلمہؓ کی روایت

دوسری طرف وہی دوپہر ہے حضرت ام المومنین ام سلمہؓ مدینہ طیبہ میں حضور ﷺ کے گھر میں آرام فرما ہیں حضرت سلمیٰؓ فرماتی ہیں کہ میں آپؐ کے پاس یعنی ام المومنین ام سلمہ کے پاس گئی' یہ وہ حضورؐ کی زوجہ مطہرہ جن کو آقائے دو جہاں نے وہ مٹی عطا کی تھی جو مٹی حضرت جبرائیل امین ریگزار کربلا سے اٹھا کر حضرت امام حسینؓ کے بچپن کے زمانے میں دے گئے تھے' اور یہ عرض کر گئے تھے کہ حضور یہ اس میدان کرب و بلا کی مٹی ہے جس میں کچھ بدبخت حسینؓ بن علیؓ کو آپؐ کے بعد شہید کر دیں گے' آپؐ نے وہ مٹی ام سلمہ کو دے دی تھی یہ فرماتے ہوئے کہ:

اذا تحولت ھذہ التربة دما فاعلمی ان ابنی قد قتل

اے ام سلمہؓ جب یہ مٹی سرخ ہو جائے یعنی خون میں بدل جائے تو سمجھ لینا کہ میرا بیٹا حسینؓ شہید کر دیا گیا ہے۔

حضرت سلمیٰؓ فرماتی ہیں کہ میں آپ سے ملنے کے لئے گئی میں نے دیکھا کہ آپ زار و قطار رو رہی ہیں۔ چشمان مقدس سے آنسو رواں ہیں۔ ایک دکھ اور درد والم کی کیفیت طاری ہے میں نے پوچھا ام المومنینؓ رونے کا کیا سبب ہے؟ وہ فرمانے لگیں ابھی خواب میں رسول پاک تشریف لائے تھے اور میں نے ان کو دیکھا ہے خدا کی قسم ان کی چشمان مقدس سے بھی آنسو بہہ رہے تھے۔

علی راسہ ولحیتہ تراب' قلت : مالک یا رسولؐ قال شھدت قتل الحسین آنفا0

آپ کے سر انور اور داڑھی مبارک پر مٹی تھی۔ میں نے پوچھا آقا! یہ گرد کیسی؟ فرمانے لگے ام سلمہؓ ابھی اپنے حسینؓ کے قتل کا منظر دیکھ کر آیا ہوں۔ میں میدان کربلا سے آیا ہوں۔ حضرت ام سلمہؓ نے بیدار ہوتے ہی اس شیشی کو اٹھایا' جس میں مٹی پڑی تھی دیکھا تو وہ خون ہو چکی تھی فرمانے لگیں اب حسینؓ ابن علیؓ شہید کر دیئے گئے ہیں۔

تو دوستو! وہ رسول ﷺ جو اس رشتے کی مناسبت سے ادنیٰ سی بھی تکلیف گوارا نہ فرماتے تھے اس رسول ﷺ کو کس قدر اذیت پہنچی ہوگی؟ اس لئے وہ صبح سے شام تک اپنی روح طیبہ کے مثالی جسم کے ساتھ میدان کربلا میں تھے؟ حضور اپنے نواسہ حسینؓ کی شہادت کا منظر

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ☆ دارالادب بک سیلرز۔ میاں چنوں ☆ رحمت بکسٹال۔ اوکاڑہ

دیکھ رہے تھے۔ جونہی خونی رشتے کی بدولت اپنے اعزہ واقارب کی ذرا سی تکلیف بھی گوارا نہیں فرماتے تھے اور ان کی اذیت سے بے چین ہو جاتے تھے اس سانحہ کے وقوع کے وقت ان کے درد والم کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور جو بدکردار 'سفاک لوگ' اس قتل میں ملوث تھے' ان کے خلاف آپ کے نفرت بھرے جذبات کیسے ہوں گے وہ بخوبی معلوم کئے جاسکتے ہیں۔ اسی حادثہ کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے آپؐ نے ایک بار فرمایا تھا کہ:

''میں دیکھتا ہوں ایک دھبے دار کتے کو' وہ میرے اہل بیت کے خون سے ہاتھ رنگ رہا ہے''

جب امام حسینؓ میدان کربلا میں پہنچے اور شمر ذی الجوشن تلوار لہراتا ہوا اس شاہسوار کے سامنے آیا تو اس کی شکل دیکھتے ہی پکار اٹھے کہ میرے نانا نے سچ فرمایا تھا کہ میں ایک دھبے دار برص والے کتے کو دیکھتا ہوں کہ میرے بیٹے کے خون سے ہاتھ رنگ رہا ہے۔ اے بدبخت شمر! تو ہی وہ کتا ہے جس کی نسبت میرے نانا نے خبر دی تھی اور میں تیرے برص کو دیکھ رہا ہوں' اور دیکھ رہا ہوں تیرے انجام کو کہ عنقریب تو ہمارے خون سے اپنے ہاتھ رنگے گا۔ ابن عساکر نے اس روایت کو بیان فرمایا ہے۔

چنانچہ جس طرح میں نے پہلے عرض کیا کہ ان کا سرانور اور دیگر شہدائے کربلا کے سروں کو تنوں سے جدا کر دیا گیا۔

اب شام ہو چکی تھی ان ظالموں نے رات اسی میدان میں بسر کی اندازہ کیجئے کہ وہ رات کیسی قیامت کی رات ہوگی خانوادہ رسولؐ کی مقدس بیبیاں خیموں میں ہیں اور رات چھا گئی ہے' اور تن سر سے جدا ہیں اور اس طرح بہتر (۷۲) شہداء کے تن ایک طرف اور سر ایک ریگزار کربلا میں دریا ئے فرات کے کنارے پڑے ہیں۔ ساری رات اس قیامت کی کیفیت میں بسر ہوگئی۔

شہادت کے بعد تاریکی اور خون کی بارش

حضرت علامہ ابن حجر مکی' حضرت امام سیوطی' ابن اثیر' علامہ ابن جریر طبری' علامہ ابن کثیر و دیگر آئمہ حدیث نے بھی اپنی اپنی کتب میں بیان فرمایا ہے کہ:

اہل بیتؓ اطہار کی شہادت کے مابعد نتائج وعلامات سے پہلے آگاہ کر دیا گیا تھا کہ جب انہیں بے دردی اور ظلم کے ساتھ شہید کر دیا جائے گا تو زمین وآسمان خون کے آنسو روئیں گے۔ چنانچہ شہادت امام حسینؓ کے بعد یہ پیشین گوئی من وعن پوری ہوئی۔

لما قتل الحسين اسودت السماء و ظهرت الكواكب نهارا

جب امام حسینؓ شہید ہوئے تو آسمان سیاہ ہو گیا اور تاریکی کے باعث دن کو تارے نظر آنے لگے۔

بعض کتب میں ہے کہ تین دن تک آسمان کی رنگت سرخ رہی جس پر اندھیرے کا گمان ہوتا تھا۔ بعض مورخین نے یہ مدت سات دن بیان کی ہے۔ ہر طرف خون کی بارش ہونے لگی۔ بیت المقدس تک جہاں کہیں بھی کوئی شخص اپنے مٹکے سے اس کا ڈھکن اٹھاتا تو اس میں پانی کی جگہ خون نظر آتا زمین کے جس مقام سے پتھر کا ٹکڑا اٹھایا جاتا اس ٹکڑے کے نیچے سے خون کا فوارہ رواں ہو جاتا' الغرض ہر سوز مین بھی قتل حسینؓ پر رو رہی تھی اور آسمان بھی شہادت حسینؓ پر رو رہا تھا۔ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں رب ذوالجلال کی عزت کی قسم حسینؓ کی شہادت کے دن میں نے جناب کو بھی روتے ہوئے دیکھا' ان کو بھی یہ کہتے ہوئے سنا کہ بدبخت اور بدنصیب ہیں وہ لوگ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بیٹے کو شہید کر کے اپنے اوپر رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کا دروازہ بند کر لیا ہے۔

حسینؓ کا سفر

رات گزر گئی صبح ان مقدس سروں کو نیزوں پر اٹھایا گیا۔ اونٹوں کی سواریوں پر مقدس بیبیوں کو بٹھایا گیا اور یہ لٹا پٹا سارا قافلہ سوئے کوفہ روانہ ہو گیا' ظالم یزیدی اس قافلے کو لے کر کوفہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ رات کو ابن سعد کے لشکر میں سے کسی نے چاہا کہ حضرت زین العابدین کو بھی شہید کر دے لیکن ابن سعد نے کہا بیمار بچہ ہے' اسے رہنے دو! مشیت ایزدی یہی تھی کہ کوئی مرد ان میں ضرور موجود رہے جس نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوا اور وہ حالات کا عینی شاہد ہو۔

دوسرے روز لشکر یزید نے اپنی تمام لاشوں کو جمع کیا اور انہیں دفن کر کے روانگی کا اعلان کر دیا' مگر اہل بیتؓ کرام کی لاشوں کو دفن کرنے کی کوئی ضرورت محسوس نہ کی' بے غیرت کمینے لوگوں نے امام پاک کے خاندان اور ساتھیوں کے جسموں اور لاشوں کو اسی جگہ بے گور و کفن چھوڑ دیا۔

فرات کے کنارے ایک قبیلہ بنو اسعد آباد تھا جب انہیں پتہ چلا کہ یزیدی لوگ اہل بیت اطہار کی لاشوں کو کھلے آسمان تلے چھوڑ کر چلے گئے ہیں تو وہ فوراً وہاں پہنچے اور شہداء کے مبارک جسموں کے کفن و

دفن کا انتظام کیا۔

یزیدیوں کا قافلہ اہل بیت کرامؑ کے ہمراہ کوفہ میں داخل ہوا شہداء کے سران کے پاس تھے۔ وہ سب ابن زیادہ کے سامنے پیش کر دیئے گئے۔ حضرت امام پاکؑ کا سر مبارک خولی کے پاس تھا وہ کسی وجہ سے بروقت دربار میں نہیں پہنچ سکا اور سر مبارک اپنے ہمراہ اپنے گھر لے گیا۔ اپنی بیوی سے کہنے لگا آج میں تیرے لئے دُنیا و جہاں کی دولت لے کر آیا ہوں اس کا مطلب یہ تھا کہ جب یہ سر ابن زیادہ کے سامنے پیش ہوگا تو بہت سا انعام ملے گا۔ سنگ دل خولی لمبی تان کر سو گیا مگر اس کی بیوی سر مبارک کے سامنے بیٹھ گئی اور ساری رات رو رو کر گزاری۔ اس نے دیکھا کہ زمین سے آسمان تک نور ہی نور پھیلا ہوا ہے اور سر مبارک کے اردگرد عجیب شکل کے نورانی پیکر طواف کر رہے ہیں کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ حور و فرشتے ہیں' اس کی مخلوق ہیں یا عالم بالا سے آئے ہوئے ملائکہ ہیں وہ ساری رات یہی نظارے کرتی رہی۔

صبح بدبخت خولی اٹھا اور امام پاک کا سرانور ابن زیاد کے پاس لے گیا۔ امام عالی مقام کا سرانور باقی سروں کے ساتھ اور خانوادہ رسولؐ کے باقی قیدیوں کے ساتھ اس بدبخت ابن زیاد کے تخت کے سامنے پیش کیا گیا وہ بدبخت اس وقت تخت پر بیٹھا تھا اس کے ہاتھ میں چھڑی تھی اس نے چھڑی لے کر سیدنا امام حسینؑ کے دندان مبارک پر ماری اور کہا دیکھ سر اکڑا کر چلنے والے! آج تو اپنے انجام کو پہنچ گیا۔ حضورؐ کے ایک نابینا صحابی جو کہ بالکل نابینا نہ تھے نظر کچھ کمزور تھی وہ بہت بوڑھے ہو چکے تھے ان کا نام زید بن ارقم تھا وہ مجلس میں موجود تھے۔ ابن زیاد کی چھڑی کو جب امام عالی مقام کے مبارک لبوں پر دیکھا تو وہ چیخ اٹھے اور کہا کہ کچھ تو حیا کر میں نے اپنی آنکھوں سے حضورؐ کے لبوں کو ان لبوں پر دیکھا ہے۔ حضورؐ ان لبوں کو چوما کرتے تھے' اس نے کہا کہ اے زید بن ارقم اگر آپ رسولؐ کے صحابی اور بوڑھے نہ ہوتے تو میں آپ کا سر قلم کر دیتا۔

ظالم! تجھے کیا حیا ہے حضورؐ کے صحابی کا جس رسولؐ کے لخت جگر سے تم یہ سلوک کر رہے ہو اس رسولؐ کے صحابی سے حیا کرنے کا تمہیں کیا حق پہنچتا ہے؟ ابن زیاد نے یہ سب کچھ کرنے کے بعد یزید کی خوشنودی کے لئے امام عالی مقام کا سرانور و دیگر سروں کے جلوس کے ساتھ اور انہیں خانوادہ رسول کی برگزیدہ قیدی بیبیوں کے ساتھ یزید کی طرف دمشق روانہ کر دیا۔ جب یہ قافلہ دمشق کی طرف روانہ ہوا تو راستے میں ایک گرجے کے قریب پڑاؤ کیا وہاں انہوں نے جلی حروف میں ایک پہاڑی پر سرخ رنگ کے ساتھ یہ شعر لکھا ہوا دیکھا۔

اترجوا امة قتلت حسینا   شفاعة جده یوم الحساب

''جس قوم نے حسینؑ کو قتل کر دیا ہے کیا وہ قیامت کے دن ان کے نانا جان کی شفاعت کی اُمید رکھ سکتی ہے؟''

اہل قافلہ نے جب یہ عجیب و غریب شعر پڑھا تو ان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے کچھ سمجھ نہ سکے کہ یہ شعر اس پہاڑی پر اس قدر نمایاں صورت میں کیسے مسطور ہو گیا ابھی ان پر حیرت اور دہشت کا عالم طاری تھا کہ اس گرجے میں سے ایک عیسائی پادری ان کے قریب آیا اہل قافلہ نے اس کی آمد کو غنیمت جانا اور پوچھا کہ یہ شعر یہاں کب سے لکھا ہے؟ اس نے کہا مجھے معلوم نہیں' ہم تو اپنی پیدائش کے وقت سے دیکھتے آ رہے ہیں اور ہمارے بڑے بوڑھے بتاتے ہیں کہ نبی کرامؐ کی بعثت سے بھی صدیوں پہلے یہ شعر یہیں لکھا ہوا تھا اور یہ عرصے سے چلا آ رہا ہے۔ یہ بتانے کے لئے ظالمو! وہ بدبخت گروہ تم میں سے ہوگا جو تمہیں کلمہ پڑھانے والے نبی کے نواسے کو شہید کر دے گا۔ اس راہب نے جب یہ کیفیت دیکھی تو پوچھا یہ سر کس کا ہے؟ یہ قافلہ کیسا ہے؟ یہ ماجرا کیا ہے؟ اس راہب کو بتایا گیا کہ یہ سر حسینؑ ابن علیؑ کا ہے' نبی کے لخت جگر کا سر ہے' یہ ان کے خاندان کی مقدس بیبیوں کا قافلہ ہے' یہ ان کی اولاد کے مقدس سر ہیں۔

وہ راہب کانپ اٹھا' اس کا جسم لرز گیا وہ کہنے لگا ظالمو میں تمہیں دس ہزار دینار دیتا ہوں' دس ہزار دینار کے بدلے ایک رات ان سروں کی مہمانی مجھے عطا کر دو! میں عیسائی ہوں' میں تمہارے دین پر ایمان نہیں رکھتا' میں تمہارا کلمہ نہیں پڑھتا لیکن مسافر سمجھ کر میں چاہتا ہوں کہ ایک رات خدمت کر لوں۔

وہ ظالم سیم و زر کے غلام تھے' ان لوگوں نے دس ہزار دیناروں کی خاطر ایک رات راہب کے پاس پڑاؤ کرنا قبول کر لیا۔ راہب نے اپنے گھر کو خالی کر لیا' پردہ دار مقدس بیبیوں کو گھر کی چار دیواری میں محفوظ رکھا اپنی خواتین سے کہا کہ رات بھر ان کی خدمت کرو یہ مسلمانوں کے نبی کی بیٹیاں ہیں اور خود امام عالی مقام کے سرانور کو ایک دھوئے ہوئے صاف اجلے طشت میں رکھ لیا' رات کو ایک پیالہ پانی لیکر اس سرانور کو دھایا اس کی گرد صاف کی' ریش مبارک پر خوشبو لگائی پھر ساری رات سرانور کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا رہا' زار و قطار روتا رہا اور یہ کہتا رہا۔ (اے حسینؑ میں مسلمان نہیں ہو' آپ کے نانا جان کا کلمہ نہیں پڑھا پھر بھی یہ خوفناک منظر دیکھنے سے قاصر ہوں' یہ حریص و ذلیل اور ظالم لوگ کس بے دردی سے آپ کے خاندان کو ذبح کر کے بڑی بے پرواہی سے سفر کر رہے ہیں۔ انہیں احساس ہی نہیں کہ انہوں

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں
جعفری نیوز ایجنسی۔ تلہ گنگ ☆ ماروی میوزک سنٹر اینڈ بکسٹال ٹنڈو آدم۔ سندھ

نے کتنا بڑا جرم کیا ہے۔

ساری رات اس خدمت کے عوض' خانوادہ رسولؐ کی مقدس بیبیاں اس راہب کو دعائیں دیتی رہیں' سر حسینؑ بھی زبان سے اسے دعائیں دیتا رہا' یکایک اس کی قسمت کا ستارہ چمکا' اس کی آنکھوں کے آگے سے حجابات اٹھ گئے اور وہ نور جو خولی کی بیوی نے دیکھا تھا وہ عرش سے زمین تک اس کی آنکھوں پر بھی منکشف ہو گیا اس نے دیکھا کہ ایک نور اترا ہے اور حسینؑ کے سر کے ارد گرد طواف کر رہا ہے۔ جب اس نے یہ حیرت انگیز منظر دیکھا اور سر اقدس کے رعب و جلال کا مشاہدہ کیا تو اس کے دل کی کیفیت ہی بدل گئی' اس کی محبت اور حسن عقیدت کا صلہ ملنے کے انتظامات ہو گئے اس وقت اس کا باطن جگمگا اٹھا' سینہ روشن ہو گیا اور اس نے فوراً کلمہ پڑھ لیا' اب اس کے لئے اہل بیت کرام سے دور رہنا ناممکن ہو گیا۔ چنانچہ جب یہ قافلہ روانہ ہوا تو وہ بھی ان کے ساتھ ہو لیا' اپنی منزلیں طے کرتا ہوا جب یہ قافلہ یزید کے دربار میں پہنچا تو وہ پہلے ہی سے اس کا منتظر تھا اور بڑی رعونت کے ساتھ اپنے تخت پر بیٹھا ہوا تھا ایک چھڑی اس کے ہاتھ میں تھی۔

جب سر حسینؑ اس کے سامنے رکھا گیا تو اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی چھڑی آپ کے دندان مبارک پر ماری اور دانت پیس کر بولا! تم اپنے انجام کو پہنچ گئے ہو۔ وہاں بھی دربار میں حضور نبی کریمؐ کے ایک بزرگ صحابی حضرت ابو برزہ اسلمی بھی موجود تھے' وہ یہ بے ادبی برداشت نہ کر سکے اور یزید کو ڈانٹ کر فرمانے لگے ظالم اس بے ہودہ حرکت اور گستاخی سے باز آجا میں نے بارہا دیکھا کہ حضور نبی کریمﷺ نے ان ہونٹوں کو چوما کرتے تھے۔ یزید پلید کو صحابی کی یہ تنقید پسند نہ آئی اور ان کی یہ بات سخت ناگوار گزری چنانچہ انہیں دربار سے نکلوا دیا۔

سفیر روم کی حیرت اور تنقید

مجلس میں روم کا ایک عیسائی سفیر بھی موجود تھا وہ یہ سب کچھ دیکھ کر حیران رہ گیا اور معاملے کی تہہ تک نہ پہنچ سکا' آخر اس سے نہ رہا گیا اور بولا بتاؤ تو سہی یہ کس کا سر ہے جس کے لبوں پر یزید چھڑی مار رہا ہے اور نفرت کے ساتھ لبوں پر چھڑی مار کر بڑے تفاخر سے اور بڑی تمکنت کے ساتھ فرعونیت کے روپ میں یہ کہہ رہا ہے کہ کاش آج غزوہ بدر میں مرنے والے میرے بڑے زندہ ہوتے تو میں انہیں بتاتا کہ دیکھو ہم نے تمہارے مرنے کا بدلہ نبیؐ کے خاندان سے لے لیا ہے۔

یزید کے اس کھلے اعلان کے بعد کیا اب بھی اس کے ایمان دار ہونے کا کوئی امکان باقی رہتا ہے؟ کیا اب بھی اسلام کے ساتھ اور جنت کے ساتھ اور آخرت کے ساتھ یزید کے کسی تعلق کا کوئی تصور کیا جا سکتا ہے' جو بر ملا اس نواسہ رسولؐ کے لبان اقدس پر چھڑی مار کر یہ کہہ رہا ہے کہ اگر آج میرے بزرگ زندہ ہوتے' جو صحابہ کرام کے ہاتھوں میدان بدر میں مارے گئے تھے تو میں انہیں بتاتا کہ تمہارے قتل کا بدلہ میں نے حسینؑ کی صورت میں نبیؐ کے خاندان سے لے لیا ہے۔

یہ تعلق تھا اس بدبخت کا اللہ کے نبی اور اس کے خاندان اور اس کے دین کے ساتھ وہ عیسائی پوچھنے لگا بتاؤ تو سہی یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا یہ ہمارے رسولؐ کا بیٹا ہے' وہ عیسائی کانپ اٹھا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور مجلس میں کہنے لگا ظالمو! مجھے کوئی شبہ نہیں رہا کہ تم ناقدر شناس' ظالم اور دنیا پرست ہو اس لئے کہ ہمارے پاس ایک گرجے میں حضرت عیسیٰؑ کی سواری کے پاؤں کا ایک نشان محفوظ ہے ہم ساری کی ساری امت سالہا سال سے اس نشان کی تکریم کرتے آرہے ہیں اور تمہارے کعبے کی طرح جان کر اسکی زیارت کو جاتے ہیں۔ ہم اپنے نبی کی سواری کے پاؤں کے نشان کو حرز جان بنائے ہوئے ہیں اور تم اپنے نبیؐ کے بیٹے کے ساتھ یہ سلوک کر رہے ہو؟

ایک یہودی کی لعنت ملامت

وہاں اس مجلس میں ایک یہودی بھی موجود تھا اس نے بتایا کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسل سے ہوں اور اب تک ستر پشتیں گزر چکی ہیں لیکن اس کے باوجود حضرت موسیٰ علیہ السلام کے امتی میری بے حد تعظیم کرتے ہیں اور ایک تم ہو کہ اپنے نبی کے نواسے کو بے دردی سے قتل کر دیا ہے اور اب اس پر فخر بھی کر رہے ہو تمہارے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے اپنی بدبختی پر جتنا بھی ماتم کرو کم ہے۔

یزید کی منافقانہ سیاست

الغرض اس قسم کی گفتگو اور واقعات دربار یزید میں پیش آئے اس کے بعد اس بدبخت نے خوشی منائی اور فخر کیا۔ ابن زیاد کو انعام و اکرام دیا لیکن بعد میں جب اس نے دیکھا کہ لوگوں کے تیور بدل رہے ہیں اور جس اقتدار کی خاطر اس نے یہ سارے مظالم ڈھائے ہیں وہ خطرے میں ہے اور لوگ اس سے سخت نفرت کرنے لگ گئے ہیں تو اس نے فوراً پینترا بدلا اور بھولا مسکین بن کر کہنے لگا۔

''برا ہو ابن زیاد کا جس نے میدان کربلا میں اہل بیتؑ کی توہین کی اور ان کے چیدہ چیدہ افراد کو قتل کیا اور نہایت سفا کی اور بے رحمی کا ثبوت دیا' میں اس کے اس فعل پر خوش نہیں ہوں' اگر وہ حسینؑ کو

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ☆شمیم بکڈپو شاہی بازار شہداد پور سندھ ☆ادارہ اسلامیات۔ منڈی بہاؤالدین

Scanned with CamScanner

زندہ لے آتا تو مجھے زیادہ خوشی ہوتی مگر اس ستم گر نے بہت جبر کیا ہے اور ظلم و ستم کی انتہا کر دی ہے خدا اس پر لعنت کرے وہ بہت بڑی لعنت و ملامت کا مستحق ہے۔''

یزید کی ان منافقانہ باتوں کی بنیاد پر بعض کوتاہ اندیش اس غلط فہمی کا شکار ہو گئے ہیں کہ وہ قتل حسینؑ سے خوش نہ تھا اور اسے واقعہ سے بے حد صدمہ پہنچا تھا۔

ایسی سوچ رکھنے والے سے ہم پوچھتے ہیں کہ اگر وہ ابن زیاد کی اس کارروائی سے ناخوش تھا تو پھر ان سے اور ابن سعد سے قصاص کیوں نہ لیا؟ چلو قتل کا قصاص لینا دور کی بات ہے ان دونوں کو معزول کیوں نہ کیا؟ یا ان کے عہدوں میں کمی کیوں نہ کی؟ ان سب صورتوں کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ اس نے ان سے باز پرس تک نہ کی نہ کوئی سزا دی۔ یہ صورت حال اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اندر سے خوش تھا ان کی کارروائی کو حق بجانب جانتا تھا' بعد میں اس نے جو مگرمچھ کے آنسو بہائے اور چکنی چپڑی باتیں کیں وہ سب اپنے سیاسی انجام سے بچنے اور اقتدار کو دوام بخشنے کے لئے تھیں۔ کیونکہ قتل حسینؑ نے اس کے تحت اقتدار کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔

بعد ازاں اس ظالم نے امام عالی مقام کے سر اور باقی سروں کے بارے میں کہا کہ انہیں دمشق کے بازاروں میں پھرایا جائے۔ کیا یہی یزید جو قتل حسینؑ پر خوش نہیں ہے اگر خوش نہیں تو پھر کیا قتل حسینؑ کے بعد کوئی گنجائش رہ گئی تھی جو اس نے سروں کی نمائش کا بھی اہتمام کیا۔ یزید پلید ابن زیاد اور ابن سعد کی سفاکانہ کارکردگی سے بدل و جاں خوش تھا اور محض اوپر سے لیپا پوتی کر رہا تھا تاکہ لوگ بدظن نہ ہو جائیں۔ اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ اہل بیتؑ کے قافلے کو دمشق کے بازاروں میں پھرایا گیا' شہداء کے سروں کی نمائش کی گئی اور نیزوں پر لٹکے ہوئے ان سروں کا جلوس بھی نکالا گیا۔

سر حسینؑ کی اعجازی شان

کہتے ہیں کہ سب سے آگے امام حسینؑ کا سر مبارک تھا۔ جب یزیدی لوگ سروں کو لے کر گھوم رہے تھے تو اس وقت ایک مکان کے قریب سے گزرے اندر سے کسی شخص کی آواز آئی' جو سورۃ کہف کی تلاوت کر رہا تھا اور اس کی زبان پر یہ آیت کریمہ تھی۔

ام حسبت ان اصحاب الکھف والرقیم کانوا من آیاتنا عجباo

''کیا تو نے سوچا کہ اصحاب کہف یعنی غار والے لوگ ہماری عجیب نشانیوں میں سے ایک نشانی تھے' اس وقت امام پاک کے سر مبارک نے فصیح زبان میں کہا۔

''اعجب من اصحاب الکھف قتلی و حملی''

''میرا قتل کیا جانا اور یوں گلیوں میں پھرایا جانا اصحاب کہف کے واقعہ سے بھی عجیب تر ہے۔

ایک شخص کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ امام حسینؑ کا سر انور یزید کے حکم پر دمشق میں پھرایا جا رہا تھا ان کے نیزے کے سامنے ایک دمشق کا شخص جا رہا تھا اور وہ سورہ کہف کی تلاوت کر رہا تھا جب وہ اس مقام پر پہنچا کہ کہف اور رقیم کے لوگوں کے واقعات بہت عجب ہیں تو اللہ پاک نے سر حسینؑ کو زبان عطا کر دی اور امام حسینؑ کا سر انور نیزے کی نوک سے فصیح زبان میں بولا کہ کہف اور رقیم کے واقعات پر تعجب کرنے والو نواسہ رسولؐ کا سر کٹ کر نیزے پر سوار کیا جانا یہ کہف کے واقعہ سے بھی عجیب تر ہے اور زیادہ دردناک ہے۔

امام عالی مقام کے اس واقعہ کے بعد امام عالی مقام کے اس مقدس قافلے اور ان بیبیوں کو پھر مدینہ کی طرف روانہ کیا گیا۔ یہ لٹا پٹا قافلہ حضرت زین العابدینؑ کی قیادت میں جب مدینہ پہنچا تو شہر مدینہ کی گلیوں میں قیامت بپا ہو گئی ایک کہرام مچ گیا۔ ایک عجیب کیفیت طاری ہو گئی اور ہم نہیں سمجھ سکتے کہ وہاں کے ذرات کا عالم کیا ہو گا؟ مدینہ کی گلیوں کی جس خاک پر حسینؑ کا بچپن گزرا تھا اس خاک کے ذرے اس لٹے ہوئے قافلے کو دیکھ کر کیا کہتے ہوں گے؟ مدینے کی فضاؤں میں جہاں حسینؑ اپنے نانا کے کندھوں پر سوار ہو کر سانس لیتے رہے ان فضاؤں کی افسردگی کا عالم کیا ہوا ہو گا؟ مدینے کے در و دیوار کیا کہتے ہوں گے؟ وہاں کے بزرگ اور نوجوان کیا سوچ رہے ہوں گے ارے گنبد خضراء کے سائے کیا کہتے ہوں گے اور حضورؐ کے روضہ اطہر کی فضائیں کیا کہتی ہوں گی؟ یہ معاملہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

یزید کی فرعونیت و گمراہی کی تفصیلات

امام عالی مقام کی شہادت کے بعد یزید بدبخت میں' فرعونیت آ گئی' مزید قارونیت آ گئی' اس کی بدکاری میں اضافہ ہو گیا۔ نشہ اقتدار میں مزید دھت ہو گیا۔ شرابی تو پہلے ہی تھا لیکن اب شراب خوری کی کوئی حد نہ رہی' بدکار تو پہلے ہی تھا لیکن اب سوتیلی ماؤں' بہنوں اور بیٹیوں کے ساتھ بدکاری کرنے لگا۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں

☆ مکتبہ اسلامیہ۔ لالہ موسیٰ ☆ کتب خانہ مقبول عام اُردو بازار۔ اٹک شہر

Scanned with CamScanner

الغرض عیوب ونقائص کا مجسمہ بن گیا اور اس کا ظلم و ستم انتہا کو پہنچ گیا' لوٹ مار کی کوئی حد نہ رہی' حضرت عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ فرماتے ہیں کہ جب ہم نے یہ سب کچھ دیکھا تو ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ اب اس کی بیعت کا انکار کرنا ضروری ہو گیا ہے ورنہ ممکن ہے کہ اللہ کا عذاب نازل ہو جائے اور آسمان سے پتھر برسنے لگیں۔ چنانچہ مدینہ اور مکہ والوں نے برملا یزید کی بیعت کو توڑ ڈالا اور اس کی حکومت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اس کو یزید نے اپنے خلاف بغاوت سمجھا اور مسلم بن عقبہ کی زیر قیادت بیس ہزار فوجیوں کا لشکر تیار کیا اور کہا کہ جاؤ مدینے پر حملہ کر دو اور میں تین دن کے لئے تم پر مدینہ کو حلال کرتا ہوں جو تمہارے جی میں آئے کرو تمہیں کوئی نہیں پوچھے گا۔

یہ کردار ہے اس یزید کا

جسے کبھی امیر المومنین کہا جاتا ہے اور کبھی اس کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ پڑھا اور لکھا جاتا ہے۔ کبھی اسے مومن اور جنتی قرار دیا جاتا ہے۔ یہ ہے وہ یزید یہ ہے اس کا دینی کردار یہ ہے اس کی جنتی سیرت' جو بیس ہزار کا لشکر نواسہ رسولؐ کی شہادت کے بعد مدینے کو تاخت وتاراج کرنے کے لئے بھیج رہا ہے۔ چنانچہ مشہور واقعہ حرہ پیش آیا یزیدی فوج نے مدینے کے لشکر کا محاصرہ کر لیا شہر مدینہ کا گھیراؤ کر لیا انہوں نے خندق سے اپنی محافظت کی یہ پتھراؤ کرتے رہے اور نعرے بلند کرتے رہے کہ آؤ اب ہم بدر اور احد کے اپنے مقتولین کا بدلہ لینے کے لئے آ گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے گھوڑے اپنے خچر اپنے اونٹ اپنی سواریاں حضورؐ کے روضہ اطہر اور مسجد نبوی کے ستونوں کے ساتھ باندھ دیں مسجد نبویؐ ویران ہو گئی اس کی بے حرمتی ہونے لگی تین دن تک میرے آقا کی مسجد میں اذان معطل رہی' نمازیں معطل ہو گئیں اور تین دن تک قتل عام جاری رہا۔

آپ وفاء الوفاء لابن کثیر اور تاریخ الخلفاء جیسی معتبر کتب تواریخ وسیر اٹھا کر دیکھیں تب آپ کو پتہ چلے گا کہ یزیدی لشکر نے مدینہ طیبہ پر کیا قیامت ڈھائی۔ صحابہ کرامؓ صحابیاتؓ تابعین' اور تبع تابعینؒ میں سے تقریباً دس ہزار مقدس ہستیوں کو بے دریغ تہ تیغ کیا۔ خواتین کی بے حرمتی کی اور عوام پر بے پناہ تشدد روا رکھا۔ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ اسی موقعہ پر شہید ہوئیں اور حضور کے صحابی ابو سعید خدری جو نابینا ہو گئے تھے ان کی داڑھی مبارک سفید تھی حضورؐ کے دیدار کی طلب لے کر مدینہ میں مسجد نبوی کی طرف آ رہے تھے کہ یزیدی لشکر نے پوچھا بابا تو کون ہے؟ وہ کہنے لگے میں آقائے دو جہاں کا صحابی ہوں' ابو سعید خدری میرا نام ہے' ان ظالموں نے ان کی داڑھی مبارک پکڑ کر طمانچے مارے اور واپس گھر بھیج دیا۔

تین دن تک مسجد نبویؐ کی عبادتیں' نمازیں' جماعتیں معطل رہیں۔ حضرت سعید بن مسیب جلیل القدر تابعی فرماتے ہیں کہ میں پاگل دیوانہ اور مجنوں بن کر مسجد نبویؐ میں حضورؐ کے روضہ اطہر میں منبر کے قریب چھپ گیا۔ پکڑا بھی گیا لیکن مجنون سمجھ کر چھوڑ دیا گیا۔ میرا دل گوارا نہ کرتا تھا کہ اس کیفیت میں اپنے آقا کا مزار چھوڑ کر اپنے گھر چلا جاؤں تین دن اور تین راتیں اسی منبر میں بیٹھا رہا' کوئی اذان کی آواز مسجد میں نہ اٹھتی تھی جماعت کا اہتمام نہ تھا' کہتے ہیں کہ رب ذوالجلال کی عزت کی قسم نماز کا وقت آتا تو مجھے روضہ رسولؐ سے اذان اور تکبیر کی آواز آتی تھی اور میں روضہ رسول کی اذان کو سن کر نمازیں ادا کرتا تھا۔

یہاں اپنے مقاصد اور ناپاک عزائم کو پورا کرنے کے بعد وہ مکہ کی طرف لوٹے چونکہ مکہ میں بھی یزید کے خلاف بغاوت ہو چکی تھی اس لئے انہوں نے ضروری سمجھا کہ اہل مکہ کو بھی سزا دیں۔

مسلم بن عقبہ کا انجام

اسی اثناء میں یزیدی لشکر کا سپہ سالار مسلم بن عقبہ مر گیا جس نے مدینہ پاک کی کھلے بندوں بے حرمتی کی تھی' وہ مدینہ طیبہ جس کے لئے صحیح مسلم اٹھا کر دیکھئے میرے آقا فرماتے ہیں کہ بیشک جو شخص میرے شہر مدینہ کے لوگوں کو معمولی سا بھی خوف زدہ کرے گا اللہ پاک اسے یوں ختم کر دے گا جس طرح نمک پانی میں پگھل کر ختم ہو جاتا ہے۔

دوسری حدیث ہے:

جو میرے مدینہ والوں سے برائی کا ارادہ کرے گا اللہ پاک اور فرشتے قیامت تک اس پر لعنت کرتے چلے جائیں گے۔ یہ احادیث مبارکہ ہیں تعجب ہے کہ شہر مدینہ میں رہنے والے ایک بدوی کو ہراساں کرنے والا تو خدا کی لعنت اور دُنیا و آخرت کے عذاب کا مستحق ٹھہرے اور نواسہ رسولؐ اور پورے خانوادہ رسول کو کچل دینے والا اور ان کی شہادت پر فتح ونصرت کے جشن منانے والا بدستور مومن رہے' کم از کم یہ بات ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ مدینہ پر حملہ کرنے والا یزیدی لشکر کا سپہ سالار جب مر گیا' تو ایک عورت کے دل میں خیال آیا اس شخص نے ناقابل تلافی جرم کیا ہے ذرا اس کا حال تو معلوم کرنا چاہئے' روشن ضمیر اور ایمان دار عورت تھی۔ اس روحانی نظر سے بہرہ ور تھی جو عالم برزخ کے واقعات کو بھی دیکھ لیتی ہے۔ چنانچہ اس نے آ کر قبر کھودی تو یہ منظر دیکھ کر حیران رہ گئی کہ دو اژدھے اس کی قبر میں موجود ہیں ایک اس کے سر پر پھنکار رہا ہے اور دوسرا ٹانگوں کے ساتھ لپٹا ہوا ہے۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
صابری دارالکتب۔ لدّانی مارکیٹ اُردو بازار لاہور

قرآن پاک نے ایسے ملعونوں کے لئے پہلے ہی بتا دیا ہوا ہے کہ عذاب ان کا مقدر ہے۔

لعنهم الله فی الدنیا والاخرة واعدلهم عذابا مبینا
(سورۃ احزاب)

''دُنیا و آخرت میں خدا نے ان پر لعنت فرمائی ہے اور ان کے لئے ذلت آمیز عذاب تیار کیا ہوا ہے''

یزید کا عبرتناک انجام

یزیدیوں نے مکہ مکرمہ کی طرف پیش قدمی کی وہاں پہنچ کر محاصرہ کرلیا پھر ان حرکات کا آغاز ہوا جن کا ایک مسلمان تصور بھی نہیں کرسکتا۔ دو مہینے تک حرم مکہ کی بے حرمتی کی گئی خانہ کعبہ کے غلاف کو آگ سے جلا دیا گیا۔ خانہ کعبہ پر یزیدی لشکر نے پتھراؤ کیا اس کی چھت اڑ گئی۔ خانہ کعبہ کی عمارت شکستہ ہوگئی۔ مکہ کے لوگوں کو شہید کیا گیا۔ اسی اثناء میں جب مکہ میں کعبہ شریف پر آگ برسائی جارہی تھی اور پتھراؤ کیا جارہا تھا عین اسی وقت اطلاع آئی کہ بدبخت یزید ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گیا ہے۔ جب اس کے حکم سے مکہ مکرمہ پر آگ اور پتھر کی بارش کی جا رہی تھی وہ اس وقت درد قولنج میں مبتلا تھا۔ تین دن تک درد سے تڑپتا اور بلبلاتا رہا اور حکومت کرنے کی حسرت دل میں لئے واصل جہنم ہوگیا۔

یزیدیت مردہ باد

لشکر یزید نے محاصرہ ختم کر دیا اور دمشق کی طرف لوٹ گیا ظلم وستم اور جور' بربریت کا ایک دور ختم ہوگیا' فسق و فجور' ظلم و جبر' تباہی و بربادی اور مباحات کا جو طوفان یزید کی سرکردگی میں بڑی تیزی سے اٹھا تھا اور ہر قدر انسانی کو پامال کرتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا وہیں رک گیا یزید کے مرتے ہی ہر طرف سکون چھا گیا۔ یزید کو اس کے اعمال کی قباحتوں سمیت قبر میں دفن کر دیا گیا وہ اس دُنیا سے بدنامی' لعنت' نفرت اور آگ کا طوق گلے میں ڈال کر ہمیشہ کے لئے رخصت ہوگیا۔ اس کے مظالم اس کے ساتھ ہی چلے گئے۔ آج کوئی اچھے الفاظ میں اسے یاد کرنے والا نہیں' ہر کوئی اس پر لعنت بھیجتا ہے اور گالیاں دیتا ہے۔

حسینیت زندہ باد

اس کے برعکس امام حسینؑ بھی اس دُنیا سے رخصت ہوگئے۔ اس دار فانی کو چھوڑ کر چلے گئے اور قبر میں تشریف لے گئے لیکن آج بھی کروڑوں افراد ان کی یاد میں آنسو بہانے والے' اپنی چاہتوں کا نذرانہ پیش کرنے والے اور ان کی مدح وستائش کرنے والے موجود ہیں جوان کے کردار کو سراہتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ امام حسینؑ حق پرستوں کے شہنشاہ اور راہ حق میں جان دینے والوں کے امام تھے اس لئے دین وایمان کے راستے میں شہید ہونے کے باعث وہ آج بھی زندہ ہیں اور ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ اور ان کی یادیں اسی طرح قائم رہیں گی۔

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

بقیہ: شہادت حسین پر گریہ رسول ﷺ

شہادت حسینؑ پر گریہ کرنا' بال بکھرانا' مضطرب اور بے چین رہنا ایسی سنت رسولؐ ہے کہ حسینؑ کی اس عظیم مصیبت پر رسول پاکؐ بعد از انتقال بھی روتے رہے اور عزاداری حسینؑ قبر میں بھی مناتے رہے۔ میں تمام مسلمان بھائیوں سے باادب التماس کروں گا کہ حسینؑ کی شہادت مناؤ مگر اُسی طرح جس طرح رسولؐ نے منائی۔ دس محرم کو رسولؐ قبر میں رو رہا ہو اور اُس کا اُمتی دُنیا میں نئے کپڑے پہن رہا ہو اور خوش ہو رہا ہو۔ یہ پھر کیسا دعویٰ ہے کہ ہم سنت رسولؐ والے ہیں' دس محرم کو رونا' بال بکھرانا' غم منانا بدعت نہیں ہیں سنت رسولؐ ہیں۔ اگر عزاداری حسینؑ منانا بدعت ہے تو عزاداری حسینؑ جو رسولؐ نے مرکر بھی منائی دین اسلام اُس کے بارے کیا اجازت دیتا ہے؟ ہر مسلمان کو دعوت فکر ہے کہ اپنے عمل کو عملِ رسولؐ سے ہی منسلک رکھے۔ کسی کا جوان بیٹا مر جائے اُس کا پڑوسی اُس کی موت پر نئے کپڑے پہنے اور خوشی کا اظہار کرے تو ہر دیکھنے والا یہی کہے گا کہ یہ پڑوسی اس جوان کی موت پر بڑا خوش دکھائی دے رہا ہے۔ ضرور اس مرنے والے سے اِس کی کوئی خار ہوگی۔ اب رسولؐ تو اپنے نواسے کی شہادت پر دس محرم کو روتا ہوا' بال بکھرائے ملے اور اُس کا اُمتی خوش اور بنا ٹھنا ہوا ملے تو رسول پاکؐ اس کو کس نگاہ سے دیکھیں گے؟ ضمیر مسلم ہی اس کا جواب دے۔ صواعق محرقہ میں ہے کہ شہادت حسینؑ پر دس محرم کو جو پتھر بھی اٹھایا جاتا اُس کے نیچے سے تازہ خون نکلتا۔ نیز غروب آفتاب پر مغرب کی جانب جو سرخی دکھائی دیتی ہے دس محرم ۶۱ ھ سے پہلے یہ نہیں ہوتی تھی۔ معلوم ہوا کہ شہادت حسینؑ پر کائنات روئی' زمین وآسمان روئے۔ پس ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ نواسہ رسول پر اسی طرح عزاداری کرے جس طرح رسولؐ نے اپنے عمل سے کر دکھائی تاکہ بروز محشر رسول پاک کا سامنا شرمندہ ہوتی نگاہوں سے نہ کرنا پڑے اور ناراضگی رسولؐ سے واسطہ نہ ہونے پائے۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
☆ گلزار نیوز ایجنسی۔ اکبر مارکیٹ۔ 1 ہسپتال روڈ۔ لاہور

از: مولانا محمد امین شہیدی۔ اسلام آباد

فلسفہ جہاد و شہادت

معرکہ کربلا' جہاد و شہادت سے عبارت ہے' اس عظیم واقعے میں بچوں سے بوڑھوں تک شوق شہادت میں ہمہ وقت تیار نظر آنا اور حضرت قاسم جیسے نوعمر بچے کا یہ کہنا کہ ''موت تو شہد سے میٹھی چیز ہے'' قابل غور نکتہ ہے۔ یہ فکر ہر انسان کو سوچنے پر مجبور کرتی ہے۔ اسلام نے جہاد و شہادت کے بارے میں کیسا نکتہ نظر پیش کیا ہے جس کی وجہ سے سچا مسلمان اللہ کی راہ میں موت کے نقصان نہیں فائدہ ہی فائدہ سمجھتا ہے۔ اور شوق اور لگن سے اس کی طرف بڑھتا اور اسے اپنے سینے سے لگاتا ہے۔ قرآن کریم اور احادیث کریمہ کا مطالعہ باب شہادت کے حوالے سے ہم پر نئے دریچے کھولتا اور ہمیں ایک نئی دُنیا سے آشنا کرتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ کی راہ میں جان دینے کو اللہ کے بندے کی خرید و فروخت سے تشبیہ دی گئی ہے۔ ارشاد رب العزت ہے۔

ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم الجنة یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون و یقتلون○ (توبہ۔ ۱۱۱)

بے شک اللہ نے مومنین سے ان کے نفسوں اور اموال کو جنت کے بدلے خرید لیا ہے' وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں' اب چاہے وہ قتل ہو جائیں یا قتل کریں۔ پھر ارشاد ہوتا ہے۔

وعدا علیه حقا فی التوراة والانجیل والقرآن ومن اوفی بعهده من الله فاستبشرو ببیعکم الذی بایعتم به وذالک هو الفوز العظیم○ (توبہ۔ ۱۱۱)

یہ اس کا ایک سچا وعدہ ہے جو اللہ پر لازم ہے اور تورات انجیل اور قرآن میں مذکور ہے اور کون اللہ سے زیادہ اپنے وعدے کا پکا ہوسکتا ہے؟ پس تم اپنی خرید و فروخت پر جو تم نے اللہ سے کی ہے' خوشیاں مناؤ' یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے راستے میں اللہ کی دی ہوئی جان قربان کر دینا جسے قرآن خرید و فروخت سے تشبیہ دیتے ہوئے جنت کی بشارت دیتا ہے' مومن انسان کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ یہ ایک ایسی تجارت ہے جس میں فروخت کرنے والا ''مومن'' ہے خریدار ''معبود'' ہے۔ ''جان و مال'' فروخت ہونے والی چیز ہیں اور ان کی قیمت ''جنت'' ہے اور خرید و فروخت کے اس معاہدے کی ضمانت اللہ کی بابرکت ذات ہے۔ یہ اللہ کا بندوں پر ایک عظیم احسان ہے کہ اس کی دی ہوئی چیز کو رضا و رغبت سے واپس دینے پر وہ اس طرح سے انسان پر اپنی عنایات کی بارش کر دیتا ہے۔ حضرت امام علیؑ نہج البلاغہ میں فرماتے ہیں۔

ان الجهاد باب من ابواب الجنة فتحه الله لخاصة اولیائه

جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک ہے جو اس کے خاص اولیاء کے لئے کھولا گیا ہے۔

یہ دروازہ راتوں رات فرش سے عرش تک پہنچانے کے لئے کھولا گیا ہے۔ چونکہ قرآن اس کو ایسی تجارت قرار دیتا ہے جو انسان کو دردناک عذاب سے نجات دے اور اس کو گناہوں کی مغفرت اور جنت میں داخلے کی ٹکٹ قرار دیتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

یا ایها الذین امنو هل ادلکم علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم تومنون بالله و رسوله و تجاهدون فی سبیل الله باموالکم و انفسکم ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یغفر لکم ذنوبکم و یدخلکم جنات تجری من تحتها الانهار و مساکن طیبة جنات عدن ذالک الفوز العظیم○ (صف۔ ۱۰'۱۱)

اے ایمان دارو کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتا دوں جو تم کو آخرت کے دردناک عذاب سے نجات دے؟ وہ یہ ہے کہ خدا اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اپنے مال و جان سے خدا کی راہ میں جہاد کرو اور اگر تم سمجھو تو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے' ایسا کرو گے تو وہ بھی اس کے عوض تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ان باغوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں اور پاکیزہ مکانات میں تمہیں جگہ دے گا جو جاودانی بہشت میں ہیں' یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

مندرجہ بالا آیات و روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاد نہ صرف اسلام کے دفاع اور اندرونی و بیرونی خطرات سے الٰہی تعلیمات کو بچانے کے لحاظ سے اسلام کا ایک بنیادی حکم ہے بلکہ مسلمانوں کی روحانی تربیت اور ان میں قربانی و ایثار پیدا کرنے اور سابقہ گناہوں

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں
خزینہ علم و ادب سول بازار۔ اٹک شہر☆ خاور برادرز نیوز ایجنٹ۔ ڈیرہ اسماعیل خان
Scanned with CamScanner

سے بخشش کا ایک اہم ذریعہ بھی ہے' یہ تو تھی جہاد و قتل فی سبیل اللہ کے حوالے سے مختصر گفتگو' لیکن ہمیں دیکھنا ہوگا کہ قرآن جہاد کرنے والوں کے اوصاف کے حوالے سے کیا معیارات رکھتا ہے اس کی نگاہ میں مجاہد فی سبیل اللہ کو کن صفات کا حامل ہونا چاہئے؟ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

التائبون العابدون الحامدون السائحون الراکعون الساجدون الامرون بالمعروف والناہون عن المنکر والحافظون لحدود اللہ و بشر المومنین٥

یہ لوگ توبہ کرنے والے' عبادت گزار' خدا کی حمد وثناء کرنے والے' اس کی راہ مین سفر کرنے والے' رکوع کرنے والے' سجدہ کرنے والے' نیک کام کا حکم دینے والے' برے کام سے روکنے والے اور خدا کی مقرر کی ہوئی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اے رسول ان مومنین کو خوشخبری دے دو۔ (توبہ۔ ۱۱۱)

آیت سے درج ذیل نکات اخذ کئے جاسکتے ہیں۔

(1) جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے لوگ وہ ہیں جو اپنی روح اور باطن کی توبہ اور ندامت کے ذریعے تطہیر کرتے ہیں یعنی (التائبون)۔

(2) یہ وہ عبادت گزار لوگ ہیں جو اللہ سے ذکر و مناجات اور گریہ و زاری کرتے ہوئے اس کی پرستش کے ذریعے اپنے اندر تقویٰ پیدا کرتے ہیں۔ (یعنی العابدون)

(3) یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی طرف سے عطا ہونے والی ہر نعمت پر اس کی حمد وثناء بجالاتے ہیں اور مشکلات و مصائب میں بھی اسے ہرگز نہیں بھولتے یعنی (الحامدون)

(4) ان لوگوں کی عبودیت اور بندگی کسی جگہ اور زمانے کی حدود میں مقید نہیں بلکہ اس غرض سے انہیں جہاں بھی جانا پڑے اور سفر کی جیسی بھی صعوبتیں برداشت کرنی پڑ جائیں وہ ہمہ وقت تیار نظر آتے ہیں اور سفر کرتے رہتے ہیں یعنی (السائحون)

(5) یہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی عظمت کے سامنے بے ساختہ جھک جاتے ہیں اور اس عظیم خدا کی بارگاہ میں رکوع میں رہتے ہیں یعنی (الراکعون)

(6) یہ وہ خوش قسمت لوگ ہیں جو غیر اللہ سے اپنی تمام تر امیدیں اور وابستگیاں ختم کر کے صرف اور صرف اپنے رب محبوب اور معشوق ازلی کے در پر جبین نیاز رکھ کر سربسجود ہوتے ہیں یعنی (الساجدون)

(7) یہ ایسے لوگ ہیں جو صرف اپنی ہی نہیں بلکہ اللہ کے دیگر بندوں کی بھی نجات چاہتے ہیں اور اسی غرض سے دوسرے انسانوں کو ہمیشہ نیکیوں اور رب محبوب کی فرمانبرداری کی دعوت دیتے رہتے ہیں اور ان کی نجات کے لئے کوشاں رہتے ہیں یعنی (الامرون بالمعروف)

(8) یہ ایسے باسعادت لوگ ہیں جو صرف نیکی کی دعوت دینے ہی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ معاشرے سے ظلم و بربریت' فساد و بے حیائی اور ہر طرح کی بے راہ روی کو ختم کرنے کی عملی جدوجہد کرتے ہیں تاکہ معاشرے کو ایک الٰہی معاشرہ بناسکیں اور اس غرض کے حصول کے لئے وہ دوسروں کو برائیوں سے روکنے کے لئے ہر معقول راستہ اپناتے ہیں یعنی (والناھون عن المنکر)

(9) یہ اسلام کے وہ عظیم سپوت ہیں جو اپنی سب سے اہم ذمہ داری یعنی اللہ کے مقرر کردہ حدود و قوانین کے احیاء اور معاشرے میں ان اقدار کی حفاظت کے لئے ہر طرح کی قربانی پر تیار نظر آتے ہیں یعنی (والحافظون لحدود اللہ).

جب یہ ۹ صفات جس انسان میں پیدا ہو جائیں تو وہ واقعی قابل ستائش و تحسین ہے۔ لہٰذا اللہ ایک بار پھر ایسے ''حقیقی مومن'' کو بشارت اور خوشخبری دیتے ہوئے فرماتا ہے۔ (وبشر المومنین)

ان مراحل پر پورا اترنے والا ''لقاء الٰہی'' کا حقدار ہوسکتا ہے ایسے انسان کو اپنے مقدس اہداف کے حصول کی راہ میں اگر موت گلے لگالے تو اس کے لئے ''شہید'' کے پیارے اور حسین لفظ سے زیادہ مناسب کوئی اور لفظ استعمال نہیں ہونا چاہئے کیونکہ شہید ''شہود یعنی حضور اور دیکھنے سے عبارت ہے جو کہ ایک زندہ اور باشعور ہستی کی صفات میں سے ہے۔

قرآن بھی شہید کے لئے حیات کا قائل ہے اسی لئے ارشاد رب العزت ہے۔

ولا تقولو المن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاءَ ولکن لا تشعرون (بقرہ ۱۵۴)

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوتے ہیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم ادراک نہیں رکھتے۔

اس سے ملتی جلتی ایک اور آیت سورۃ آل عمران میں درج ہے ارشاد ہوتا ہے:

ولا تحسبن الذین قتلو فی سبیل اللہ امواتاً بل احیاء عند ربھم یرزقون فرحین بما آتاھم اللہ من فضلہ و یستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم الاخوف علیھم ولا ھم یحزنون (آل عمران۔ ۱۶۹)

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کردیئے گئے انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھنا بلکہ وہ لوگ جیتے جاگتے موجود ہیں اور اپنے پروردگار کے ہاں روزی پاتے ہیں اور خدا نے جو فضل و کرم ان پر کیا ہے اس کی خوشی سے

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں
سعید کتب خانہ زیر جامع مسجد۔ ہارون آباد☆ وہاڑی نیوز ایجنسی۔ وہاڑی

Scanned with CamScanner

پھولا نہیں سماتے اور جو لوگ ان سے پیچھے رہ گیے اور ان میں آ کر شامل نہیں ہوئے ان کی نسبت یہ خیال کر کے خوشیاں مناتے ہیں کہ یہ بھی شہید ہوں تو ان پر نہ کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ آزردہ خاطر ہونگے۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ طباطبائی فرماتے ہیں کہ

نبی اکرمؐ کے زمانے میں بہت سے لوگ برزخی حیات سے غافل تھے اور ضروری تھا کہ انہیں اس حیات کے بارے میں بھی معلوم ہو لہٰذا یہ آیات نازل ہوئیں' اس وقت تک مسلمانوں کو جس چیز پر یقین تھا وہ یہ تھا کہ قیامت کے دن حشر اور نشر ہوگا لیکن موت اور حیات کے مابین بھی کوئی حیات کا تصور ہے کہ نہیں' انہیں معلوم نہ تھا (تفسیر المیزان۔ ج ا۔ ص ۴۸۹)

ان آیات میں شہید کی حیات سے مراد حقیقی حیات اور زندگی ہے نہ فرضی اور غیر حقیقی۔ اس لئے شہید کی حیات کے مقابلے میں کفار کی موت کو ہلاکت اور نابودی قرار دیتے ہوئے قرآن کہتا ہے۔

واحلو قومهم دارالبور (ابراهيم . ٢٨)

کیا تم نے ان کو نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمتوں کا کفران کیا اور اپنی قوم کو ہلاکت سے دوچار کر دیا۔

بنا بر این حیات سے مراد حقیقی اور باسعادت زندگی ہے جو مومنوں کو ملتی ہے۔ البتہ عام لوگ اس حیات کے ادراک سے عاجز ہیں کیونکہ حواس خمسہ کی قید میں ہیں اور ان ظاہری حواس کے ذریعے اس حقیقی حیات کا ادراک نہیں ہو سکتا۔

شہید کون ہے اور شہادت کیا ہے؟

الشهيد المقتول في المعركه عند الجهاد مع الامام او نائبه الخاص .

شہید وہ ہے جو امامؑ یا ان کے نائب خاص کی معیت میں میدان جنگ میں قتل ہو جائے۔

شہادت دنیوی زندگی کے معیارات کو معین کرنے سے عبارت ہے یعنی اگر وہ معیارات موجود نہ ہوں تو ''زندگی'' زندگی نہیں' شہادت جلنے اور شعلہ ور ہونے سے عبارت ہے لیکن اپنے اللہ کے عشق میں تاکہ اس زمین پر اس کی حکومت کے لئے میدان ہموار کیا جا سکے اور اللہ کے بندے اس زمین پر سکون و آسائش سے رہ سکیں ''شہید'' معاشرے کے لئے بے جان جسم میں اپنے خون سے زندگی کی حرارت پیدا کرتا ہے۔

ہمیں احادیث میں شہید اور شہادت کی جو تعریفیں نظر آتی ہیں اور شہید اور شہادت کی جو فضیلت ملتی ہے وہ ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہیں کہ ہم جس زندگی کو زندگی سمجھ بیٹھے وہ زندگی نہیں وبال جاں تھی اور حقیقی اور قابل قدر زندگی تو کسی اور چیز کا نام ہے شہادت ایک شیریں لذت بخش اور روح پرور کلمہ ہے۔ محبوب ازلی' رب لم یزل کے قدموں میں اپنی قیمتی ترین متاع' حاصل دُنیا نچھاور کر کے جان۔ جان آفرین کے سپرد کر دینا اور قبائے سرخ شہادت زیب تن کر لینا توفیق الٰہی کے مرہون منت ہے ہر کسی کے بس کی بات نہیں اللہ کے عظیم بندوں کی قلبی تمنا اور ہمیشہ کی آرزو۔ شہادت کہلاتی ہے مولیٰ العارفین علیؑ نہج البلاغہ میں مالک اشتر کے نام اپنے مکتوب کو اس جملے پر ختم فرماتے ہیں۔

وانا اسئل الله بسعة رحمته و عظيم قدرته على اعطاء كل رغبة. ان يختم لي ولك بالسعادة والشهادة (کتاب ۵۳ نہج البلاغہ فیض الاسلام)

اور میں اللہ سے اس کی وسیع رحمت اور مانگی جانے والی چیز کے عطا پر اس کی عظیم قدرت و طاقت کے طفیل اس سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے اور تمہیں اپنی خوشنودی کے راستے پر کامیابی عطا فرمائے اور ہم دونوں کو سعادت و شہادت کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ کیونکہ علیؑ کی نگاہ میں قتل تکریم موت ''فی سبیل اللہ قتل ہونا'' ہے۔

ان اكرم الموت القتل والذى نفس ابن ابى طالب بيده لالف ضربة بالسيف اهون على من ميتة على الفراش في غير طاعة الله (شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید ج ۷۔ ص ۳۰۰)

بے شک مکرم ترین موت اللہ کی راہ میں قتل ہونا ہے۔ اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھوں میں علی ابن ابی طالب کی جان ہے اللہ کی اطاعت کے بغیر بستر پر مرنے سے سو بار تلوار کا وار سہنا علیؑ کے آسان تر ہے۔

اسی لئے امیرالمومنینؑ فرماتے ہیں:

ان الموت عندى بمنزلة الشرة الباردة في يوم الشديديه الحر من ذى عطش (الصدى سفينة البحار. ج ۲' ص ۵۵۳)

موت مجھے اس ٹھنڈے اور میٹھے پانی سے عزیز ہے جسے گرم ترین دن میں پیاس سے نڈھال انسان چاہتا ہے۔

اور فرماتے ہیں:

وانى الى القاء الله لمشتاق (نہج البلاغہ خطبہ ۶۲)

اور میں اپنے اللہ سے ملاقات کا مشتاق ہوں۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں
کتاب گھر۔ شنکیاری روڈ۔ مانسہرہ ☆ عبدالتواب اکیڈمی بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

کیونکہ

ولابن ابی طالب انس بالموت من الطفل شدی امه

(سفینة البحار ' ج ۲. ص ۵۵)

بچے کو جتنی محبت ماں کے پستان سے ہوتی ہے اللہ کی قسم علیؑ ابن ابی طالبؑ کو اس کی نسبت موت سے زیادہ محبت ہے۔

یہی وجہ تھی کہ جب ابن ملجم کی تلوار آپؑ کے سر مبارک پر پڑی تو بے اختیار عاشقانہ فریاد زبان مبارک سے نکلی کہ:

بسم الله و بالله و علی ملة رسول الله فزت و رب الکعبه (منتهی الامال' ص ۱۲۷)

رسول گرامیؐ فرماتے ہیں:

اشرف الموت قتل الشهادة (مدينة البلاغه ج ۱ ص ۵۸)

ایک اور روایت میں یوں ارشاد ہوتا ہے۔

فوق کل بربر حتی یقتل الرجل فی سبیل الله فاذا قتل فی سبیل الله عزو جل فلیس فوقه بر (بحارالانوار ج ۱۰۰' ص ۱۰)

ہر نیکی سے بڑی ایک اور نیکی ہوتی ہے یہاں تک کہ انسان اللہ کے راستے میں قتل ہو جائے پس جب وہ اللہ کے راستے میں قتل ہو جاتا ہے تو اس سے بڑھ کر کوئی نیکی نہیں ہوتی۔

رسول اللہؐ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اللہ سے دعا کرتے ہوئے کہتا ہے بار الٰہی میں تجھ سے وہ بہترین چیز مانگتا ہوں جو تیرے بندے تجھ سے مانگتے ہیں اور دعا کرتا ہوں کہ وہ بہترین چیز جو تو اپنے نیک بندوں کو دیتا ہے مجھے بھی عطا فرما۔ رسول اللہؐ نے فرمایا'

ان استیجب لک فقد اهریق دمک فی سبیل الله

اگر تمہاری دعائیں قبول ہو جائیں تو تمہارا خون بہے گا اور تم شہادت کے فیض تک پہنچو گے۔ (مستدرک الوسائل۔ ج ۲' ص ۲۴۳)

معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کی عطا اور نعمتوں میں شہادت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔ تفسیر مجمع البیان میں شہادت اور شہید کے حوالے سے ایک نسبتاً طولانی لیکن نہایت جامع حدیث نقل ہوئی ہے۔

امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں کہ ایک روز امام علیؑ لوگوں کو جہاد کی ترغیب دلا رہے تھے' ایک نوجوان اٹھا اور عرض کیا یا امیر المومنینؑ مجاہدین فی سبیل اللہ کی فضیلت بیان فرمائیے۔

امامؑ نے جواب دیا کہ ذات السلاسل کی جنگ میں' میں اونٹ پر سوار تھا اور یہی سوال میں نے نبی اکرمؐ سے کیا' تو آپؐ نے فرمایا:

ان الغزاة اذا هموا بالغزو کتب الله لهم براة من النار ٥

جب مجاہدین میدان جنگ کا ارادہ کرتے ہیں تو اللہ جہنم کی آگ سے ان کی نجات لکھ دیتا ہے۔

فاذا تجهزو الغزو هم باهی الله تعالیٰ بهم الملائکه

جب وہ جہاد کی تیاری کرتے ہیں تو اللہ ملائکہ کے حضور ان بندوں پر فخر و مباہات کرتا ہے۔

فاذا ودعهم اهلو هم بکت علیهم الحیطان والبیوت و یخرجون من ذنوبهم کما تخرج الحیة من سلخها ٥

جب وہ اپنے خاندان والوں سے الوداع کرتے ہیں تو در و دیوار اس کی یاد میں روتے ہیں اور وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہوتے ہیں جس طرح سانپ اپنا جون بدلتا ہے۔

و یوکل الله عزوجل بهم بکل رجل منهم اربعین الف ملک یحفظونه من بین یدیه و من خلفه و عن یمینه و عن شماله ولا یعمل حسنة الاضعفت له ٥

اللہ اس کی حفاظت کے لئے چالیس ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو دائیں بائیں آگے اور پیچھے سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور وہ جو بھی نیکی بجالاتا ہے۔ اس کا ثواب چند برابر ہو جاتا ہے۔

ویکتب له کل یوم عبادة الف رجل یعبدون الله الف سنة کل سنة ثلاث مائة و ستون یوما والیوم مثل عمر الدنیا

اور ہر روز ان کے حساب میں ہزار ایسے انسانوں کی عبادت کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے جو ہزار سال تک اللہ کی عبادت کر چکے ہوں اور ہر سال کے ۳۶۰ دن ہوں اور ہر دن کی پوری عمر کے برابر ہو۔

واذا صارو بحضرة اعدوهم انقطع علم اهل الدنیا عن ثواب الله ایاهم ٥

جب وہ دشمن کے سامنے پہنچتے ہیں تو ان کو اتنا ثواب ملتا ہے کہ دنیا کے لوگ اس کے ثواب کی مقدار کو سمجھنے سے عاجز ہوتے ہیں۔

فاذا بروز لعدوهم و اشرعت الاسنة وفوقت السهام و تقدم الرجل الی الرجل حفتهم الملائکه باجنحتهم و یدعون الله لهم بالصر والتبثیت ٥

جب وہ دشمن سے لڑنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں ان کے نیزے بلند ہوتے ہیں اور ان کے تیر چلنے لگتے ہیں اور ایک دوسرے سے مقابلہ شروع ہو جاتا ہے تو فرشتے اس پر اپنے پروں کا سایہ کرتے ہیں اور اللہ سے ان کی نصرت اور فتح کی دعا کرتے ہیں۔

فینادی مناد الجنة تحت ظلال السیوف ٥

ایسے میں ایک منادی آواز بلند کرتا ہے کہ جنت تلواروں

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں ☆نیو کالج سٹیشنری مارٹ' کالج روڈ میاں چنوں

Scanned with CamScanner

کے سایہ تلے ہے۔

فتکون الطعنة والضربة على الشهدا هون من شرب الماء البارد فی الیوم الصائفo

ایسے میں شہید کے لئے تلوار کا وار اور زخم سہنا سخت سردی کے موسم میں ٹھنڈا پانی پینے سے زیادہ آسان ہوتا ہے۔

واذا ذال الشهيد عن فرسه بطعنة او ضربة لم يصل الى الارض حتى يبعث الله عزوجل زوجته من الحمور العين فتبشر بما اعدالله من الكرامةo

جب شہید اپنے گھوڑے سے زخم یا تلوار کے وار کی وجہ سے زمین پر گرتا ہے تو ابھی وہ زمین تک نہیں پہنچتا کہ اللہ تعالیٰ حورالعین میں سے اس کا ہمسر (زوجہ) پیدا کرتا ہے تاکہ وہ اسے ان چیزوں کی بشارت دے جو اس کے لئے تیار کی گئی ہیں۔

فاذا وصل الى الارض تقول له مرحبا بالروح الطيبة التى اخرجب من البدن الطيبo

جب وہ زمین تک پہنچتا ہے تو وہ حور اس سے کہتی ہے۔ ''آفرین پاک روح پر جو پاک بدن سے خارج ہوئی۔''

ابشر فان لك مالا عين رات ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشرo

خوشخبری اور بشارت ہو تمہیں ان چیزوں کی جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا' نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی بشر کے قلب میں ایسی چیز پیدا ہوئی۔

و يقول الله عزوجل انا خليفة فى اهله ومن ارضاهم فقد ارضانى ومن اسخطهم فقد اسخطنىo

اور اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں اس کے پسماندگان کا ذمہ دار ہوں جو انہیں سرور اور راضی کرے' اس نے مجھے راضی کیا اور جس نے انہیں ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

و يجعل الله روحه فى حواصل طير خضر تسرح فى الجنة حيث تشاء تاكل من ثمارها و تاوى الى قناديل من ذهب معلقة بالعرشo

اور اللہ اس کی روح کو ایک سبز پرندے کے ہمراہ کر لیتا ہے کہ وہ جیسے چاہے بہشت میں سیر و تفریح کرے اور اس کے میوے کھائے اور وہ عرش سے آویزاں طلائی قندیلوں کے سائے میں رہتا ہے۔

و يعطى الرجل منهم سبعين غرفة من غرف الفردوس مابين صنعا والشام يملاء نورها مابين الخافقينo

ان میں سے ہر شہید کو بہشت کے ستر کمرے عطا ہوتے ہیں جن کی وسعت صفا سے شام تک ہوتی ہے اور اس کا نور زمین اور آسمان کے درمیانی حصے کو بھر دیتا ہے۔

فى كل غرفة سبعين بابا على كل باب سبعون مصراعاً من ذهب على كل باب ستور مسبلةo

ہر کمرے کے ستر دروازے ہوتے ہیں اور ہر دروازے میں ستر سونے کے دروازے لگے ہوتے ہیں اور ہر دروازے پر خوبصورت تابدار پردے آویزاں ہوتے ہیں۔

فى كل غرفة سبعون خيمة فى كل خيمة سبعون سريرا من ذهب قوائهما الدر والزبرجد موصولة بقضبان من زمرد على كل سرير اربعون فرشا غلظ كل فرش اربعون ذراعا على كل فراش زوجة من الحور العين عربا اترابَاo

ہر کمرے میں ستر خیمے ہیں۔ ہر خیمہ میں ستر سونے کے تخت ہیں جس کے پائے در اور زبرجد کے بنے ہوئے ہیں اور اس پر زمرد کی تہہ چڑھی ہوئی ہے۔ ہر درخت پر چالیس قالینیں بچھی ہوئی ہیں جن کی موٹائی چالیس ذرائع کے برابر ہے اور ہر قالین پر حورالعین میں سے ایک موجود ہے جو اپنے شوہر سے محبت کرتی ہے اور اس کی عمر بھی مناسب ہے۔

و اذا كان يوم القيامة من قبره شاهرا سيفه تشخب اوداجه دما اللون لون الدم والرئحة المسك يختوا فى عرصة القيامةo

جب قیامت کا دن ہوگا تو شہید اپنی قبر سے خارج ہوگا جبکہ اس کی تلوار نظر آ رہی ہوگی' اس کے گلے سے خون بہہ رہا ہوگا جس کا رنگ تو خون والا ہوگا لیکن اس کی خوشبو مشک والی ہوگی اور اس طرح وہ میدان حشر میں قدم رکھے گا۔

فوالذى نفسى بيده لو كان الانبياء على طريقهم لترجلو لما يرون من بهائهم حتى ياتوا الى موائد من الجواهر فيقعدون عليهاo

اس ہستی کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر انبیاء ان کے راستے میں موجود ہوں تو ان کے مقام کی عظمت کی وجہ سے اپنے گھوڑوں سے اتریں یہاں تک کہ وہ جواہرات کے دستر خوان پر براجمان ہو جائیں۔

و يشفع الرجل منهم سبعين الفامن اهل بيته و جيرته حتى ان الجارين يختصمان ايهما اقربo

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں
☆ المدینہ میگزین سیلرز۔ تحصیل بازار۔ بہاولنگر

اور ہر شہید اپنے رشتہ داروں اور ہمسائیوں میں سے ستر ہزار انسانوں کی شفاعت کرے گا یہاں تک کہ شہید کے ہمسائے آپس میں لڑیں گے کہ ان میں سے کون شہید کے زیادہ قریب تھا۔

فیقعدون معه و مع ابراهیم علی مائدة الخلد○

پھر وہ سب صبح و شام اللہ کی طرف دیکھتے رہیں گے۔(تفسیر مجمع البیان، ج ۲۔ص ۵۳۸)

مجاہدین اور شہداء کے عظیم مرتبے اور مقام سے متعلق نبی اکرم ﷺ کا فرمان آپ نے ملاحظہ فرمایا، اسی سے اندازہ لگائیے کہ شہادت کتنی میٹھی چیز ہوسکتی ہے اور اللہ کے مومن بندے کیوں اس کی آرزو نہ کریں۔ اس عظیم منصب اور شہادت کے رتبہ کے پیش نظر ہی رسول اکرم ﷺ نے امام حسینؑ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ:

ان لک عند الله درجة لاتنالها الا بالشهادة (سید الشهداء دست غیب ص ۲۱۲)

اللہ کے نزدیک تمہارا ایک ایسا مقام ہے جس تک شہید ہوئے بغیر تم نہیں پہنچ سکتے۔

شہید کی سات صفات

امام زین العابدینؑ کے فرزند زید ابن علی کی روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ نے شہید کو سات صفات عطا فرمائی ہیں۔

(1) شہید کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کے گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے۔

(2) عالم جان کنی اور حالت نزع میں اس کا سر دو فرشتے اپنی گود میں رکھتے ہیں اور وہ شہید کے چہرے سے گرد و غبار صاف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے شہید تم پر آفرین ہو، شہید جواباً کہتا ہے آپ پر بھی درود وسلام ہو۔

(3) شہید کو بہشت کا لباس پہنایا جاتا ہے۔

(4) جنت کے خدمت گار عطر اور گلاب لئے شہید کے استقبال کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لینے کی کوشش کرتے ہیں۔

(5) شہید جنت میں اپنا مقام دیکھتا ہے (جس طرح امام حسینؑ نے شب عاشور اپنے اصحاب کو جنت میں ان کا مقام دکھا دیا تھا۔)

(6) شہید سے کہا جاتا ہے کہ جنت کی طرف تیزی سے بڑھو اور جنت میں جہاں چاہو آگے بڑھو اور گھومو۔

(7) شہید وجہ اللہ کا نظارا کرتا ہے اور لقاء اللہ تک پہنچتا ہے اور اس کی روح کو ہر تکلیف اور مصیبت سے نجات مل جاتی ہے اور وہ رحمت الٰہی کے سائے میں رہنے لگتا ہے۔(وسائل الشیعہ ج ۱۱، باب ۱، حدیث ۲۰) سفینۃ البحار، ج ۱، مادہ شہید)

شہادت اور شہید کے ان عظیم المرتبت اور قابل رشک فضائل سے اگر ایک انسان آگاہ ہوتا ہے تو موت واقعی اس کی نگاہ میں شہد کی طرح میٹھی چیز بن جاتی ہے۔ یہیں سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اگر شب عاشورا کربلا والے متبسم چہروں کے ساتھ ایک دوسرے سے مزاح کرتے ہیں اور خوش و خرم نظر آتے ہیں تو اس کا راز کیا ہے۔ جب ہنسی مزاح کی وجہ پوچھی جاتی ہے تو جواب ملتا ہے کہ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ کل صبح جام شہادت نوش کرنے کا دن ہے؟

شہادت کا یہی فلسفہ دین خدا کی راہ میں سب کچھ لٹا کر بھی خوش اور راضی رہنے کا سلیقہ انسان کو سکھاتا ہے جیسا کہ کربلا والوں نے بھی کیا۔

قطعہ

☆...... شری دشوناتھ

تجلیات حقیقت کی انتہا کیا ہے
فضائے روح میں گونجی ہوئی صدا کیا ہے
علم نے ڈوب کے خون میں بتا دیا عباسؑ
جو حق کی راہ بتاتی ہے وہ وفا کیا ہے

☆......☆☆......☆

قطعہ

لوگوں کی طرح منکر قرآن نہیں ہوں
ہے فخر مجھے بے سروسامان نہیں ہوں
معصومؑ کو بھی قتل کیا کرتے ہیں یہ لوگ
صد شکر میں ہندو ہوں مسلمان نہیں ہوں

زمیندارہ نیوز ایجنسی جناح روڈ۔ساہیوال ☆ پیرامونٹ نیوز ایجنٹ۔ڈیرہ غازی خان
...آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں

شہادت امام حسینؑ کا حقیقی مقصد

از: مولانا ابو اعلیٰ مودودی

ہر سال محرم میں کروڑوں مسلمان' شیعہ بھی اور سنی بھی امام حسینؓ کی شہادت پر اپنے رنج وغم کا اظہار کرتے ہیں۔لیکن افسوس ہے کہ ان غم گساروں میں سے بہت ہی کم لوگ اس مقصد کی طرف توجہ کرتے ہیں جس کے لئے امام نے نہ صرف اپنی جان عزیز قربان کی بلکہ اپنے کنبے کے بچوں تک کو کٹوا دیا۔کسی شخص کی مظلومانہ شہادت پر اس کے اہل خاندان کا اور اس خاندان سے محبت وعقیدت یا ہمدردی رکھنے والوں کا اظہار غم کرنا تو ایک فطری بات ہے۔ایسا رنج وغم دنیا کے ہر خاندان اور اس سے تعلق رکھنے والوں کی طرف سے ظاہر ہوتا ہے۔اس کی کوئی اخلاقی قدر و قیمت اس سے زیادہ نہیں ہے کہ یہ اس شخص کی ذات کے ساتھ اس کے رشتہ داروں کی اور خاندان کے ہمدردوں کی محبت ایک فطری نتیجہ ہے۔لیکن سوال یہ ہے کہ امام حسینؓ کی وہ کیا خصوصیت ہے جس کی وجہ سے اتنی صدیاں گزر جانے پر بھی ہر سال ان کا غم تازہ ہوتا رہتا ہے؟ اگر یہ شہادت کسی مقصد عظیم کے لئے نہ تھی تو محض ذاتی محبت وتعلق کی بناء پر صدیوں اس کا غم جاری رہنے کے کوئی معنی نہیں ہیں۔لہٰذا اگر ہم اس مقصد کے لئے کچھ نہ کریں' بلکہ اس کے خلاف کام کرتے رہیں' تو محض ان کی ذات کے لئے گریہ وزاری کر کے اور ان کے قاتلوں پر لعن کر کے قیامت کے روز نہ تو ہم امام ہی سے کسی داد کی اُمید رکھ سکتے ہیں اور نہ یہ توقع رکھ سکتے ہیں کہ خدا اس کی کوئی قدر کریگا۔

اب دیکھنا چاہئے کہ وہ مقصد کیا تھا؟ کیا امام تخت وتاج کے لئے اپنے کسی ذاتی استحقاق کا دعویٰ رکھتے تھے اور اس کے لئے انہوں نے سردھڑ کی بازی لگائی؟ کوئی شخص بھی جو امام حسینؓ کے گھرانے کی بلند اخلاق سیرت کو جانتا ہے یہ بدگمانی نہیں کر سکتا کہ یہ لوگ اپنی ذات کے لئے اقتدار حاصل کرنے کی خاطر مسلمانوں میں خون ریزی کر سکتے تھے۔اگر تھوڑی دیر کے لئے ان لوگوں کا نظریہ ہی صحیح مان لیا جائے جن کی رائے میں یہ خاندان حکومت پر اپنے ذاتی استحقاق کا دعویٰ رکھتا تھا' تب بھی حضرت ابوبکرؓ سے لے کر امیر معاویہ تک پچاس برس کی پوری تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ حکومت حاصل کرنے کے لئے لڑنا اور کشت وخون کرنا ہرگز ان کا مسلک نہ تھا۔اس لئے لامحالہ یہ ماننا ہی پڑے گا کہ امام عالی مقام کی نگاہیں اس وقت مسلم معاشرے اور اسلامی ریاست کی روح اور اس کے مزاج اور اس کے نظام میں کسی بڑے تغیر کے آثار دیکھ رہی تھیں جسے روکنے کی جدوجہد کرنا ان کے نزدیک ضروری تھا حتیٰ کہ اس راہ میں لڑنے کی نوبت بھی آ جائے تو وہ اسے نہ صرف جائز بلکہ فرض سمجھتے تھے۔

اس چیز کو ٹھیک ٹھیک سمجھنے کے لئے ہمیں دیکھنا چاہئے کہ رسول اللہ اور خلفائے راشدین کی سربراہی میں ریاست کا جو نظام چالیس سال تک چلتا رہا تھا اس کے دستور کی بنیادی خصوصیات کیا تھیں اور یزید کی ولی عہدی سے مسلمانوں میں جس دوسرے نظم ریاست کا آغاز ہوا اس کے اندر کیا خصوصیات دولت بنی امیہ وبنی عباس اور بعد کے بادشاہوں میں ظاہر ہوئیں؟ اس تقابل سے ہم یہ جان سکتے ہیں کہ یہ گاڑی پہلے کس لائن پہ چل رہی تھی اور اس نقطہ انحراف پر پہنچ کر آگے کس لائن پر چل پڑی۔

اسلامی ریاست کی خصوصیات :اسلامی ریاست کی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں صرف زبان ہی سے یہ نہیں کہا جاتا تھا بلکہ سچے دل سے یہ مانا بھی جاتا تھا اور عملی رویہ سے اس عقیدہ ویقین کا پورا ثبوت بھی دیا جاتا تھا کہ ملک خدا کا ہے' باشندے خدا کی رعیت ہیں اور حکومت اس رعیت کے معاملے میں خدا کے سامنے جوابدہ ہے۔حکومت اس رعیت کی مالک نہیں اور رعیت اس کے غلام نہیں ہے۔حکمرانوں کا کام سب سے پہلے اپنی گردن میں خدا کی بندگی وغلامی کا قلادہ ڈالنا ہے پھر یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ خدا کی رعیت پر اس کا قانون نافذ کریں۔

لیکن یزید کی ولی عہدے سے جس انسانی بادشاہی کا مسلمانوں میں آغاز ہوا اس میں خدا کی بادشاہی کا تصور صرف زبانی اعتراف تک محدود رہ گیا۔عملاً اس نے وہی نظریہ اختیار کر لیا جو ہمیشہ سے ہر انسانی بادشاہی کا رہا ہے۔یعنی ملک بادشاہ اور شاہی خاندان کا ہے اور وہ رعیت کی جان' مال' آبرو ہر چیز کا مالک ہے۔خدا کے قانون سے ان کے خاندان اور امرا اور حکام زیادہ تر مستثنیٰ ہی رہے۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ☆ امجد قریشی بک سٹال۔مین بازار کوٹ رادھا کشن

Scanned with CamScanner

تقویٰ: اسلامی ریاست کی روح تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری کی روح تھی جس کا سب سے بڑا مظہر خود ریاست کا سربراہ تھا۔ حکومت کے عمال اور قاضی اور سپہ سالار سب اس روح سے سرشار ہوتے تھے اور پھر اسی روح سے وہ پورے معاشرے کو سرشار کرتے تھے۔ لیکن بادشاہی کی راہ پر پڑتے ہی مسلمانوں کی حکومتوں اور ان کے حکمرانوں نے قیصر و کسریٰ کے سے رنگ ڈھنگ اور ٹھاٹھ باٹھ اختیار کر لئے۔ عدل کی جگہ ظلم و جور کا غلبہ ہوتا چلا گیا۔ حرام و حلال کی تمیز سے حکمرانوں کی سیرت و کردار خالی ہوتی چلی گئی۔ سیاست کا رشتہ اخلاق سے ٹوٹتا چلا گیا۔ خدا سے خود ڈرنے کے بجائے حاکم لوگ بندگان خدا کو اپنے آپ سے ڈرانے لگے اور لوگوں کے ایمان و ضمیر بیدار کرنے کے بجائے ان کو اپنی بخششوں کے لالچ سے خریدنے لگے۔

مشاورت دوسرا اہم اصول: دوسرا اہم ترین قاعدہ اس دستور کا یہ تھا کہ حکومت مشورے سے کی جائے اور مشورہ ان لوگوں سے کیا جائے جن کے علم، تقویٰ اور اصابت رائے پر عام لوگوں کو اعتماد ہو۔ خلفائے راشدین کے عہد میں جو لوگ شوریٰ کے رکن بنائے گئے اگرچہ ان کو انتخاب عام کے ذریعہ سے منتخب نہیں کرایا گیا تھا، جدید زمانے کے تصور کے لحاظ سے وہ نامزد کردہ لوگ ہی تھے، لیکن خلفاء نے یہ دیکھ کر ان کو مشیر نہیں بنایا تھا کہ یہ ہماری ہاں میں ہاں ملانے اور ہمارے مفاد کی خدمت کرنے کے لئے موزوں ترین لوگ ہیں بلکہ انہوں نے پورے خلوص اور بے غرضی کے ساتھ قوم کے بہترین عناصر کو چنا تھا جن سے وہ حق گوئی کے سوا کسی چیز کی توقع نہ رکھتے تھے، جن سے یہ اُمید تھی کہ وہ ہر معاملے میں اپنے علم و ضمیر کے مطابق بالکل صحیح ایماندارانہ رائے دیں گے، جن سے کوئی شخص بھی یہ اندیشہ نہ رکھتا تھا کہ وہ حکومت کو کسی غلط راہ پر جانے دیں گے۔ اگر اس وقت ملک میں آج کل کے طریقے کے مطابق انتخابات بھی ہوتے تو عام مسلمان انہی لوگوں کو اپنے اعتماد کا مستحق قرار دیتے لیکن شاہی دور کا آغاز ہوتے ہی شوریٰ کا یہ طریقہ بدل گیا۔ اب بادشاہ استبداد اور مطلق العنانی کے ساتھ حکومت کرنے لگے۔ اب شہزادے اور خوشامدی اہل دربار، صوبوں کے گورنر اور فوجوں کے سپہ سالار ان کی کونسل کے ممبر تھے۔ اب وہ لوگ ان کے مشیر تھے جن کے معاملہ میں اگر قوم کی رائے لی جائے تو اعتماد کے ایک ووٹ کے مقابلہ میں لعنت کے ہزار ووٹ آتے۔ اس کے برعکس وہ حق شناس وحق گو اہل علم و تقویٰ جن پر قوم کو اعتماد تھا وہ بادشاہوں کی نگاہ میں کسی اعتماد کے مستحق نہ تھے بلکہ الٹے معتوب یا کم از کم مشتبہ تھے۔

اظہار رائے کی آزادی: اس دستور کا تیسرا اصول یہ تھا کہ لوگوں کو اظہار رائے کی پوری آزادی ہو۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو اسلام نے ہر مسلمان کا حق ہی نہیں بلکہ فرض قرار دیا تھا۔ اسلامی معاشرے اور ریاست کے صحیح راستہ پر چلنے کا انحصار اس بات پر تھا کہ لوگوں کے ضمیر اور ان کی زبانیں آزاد ہوں، وہ ہر غلط پر بڑے سے بڑے آدمی کو ٹوک سکیں اور حق بات برملا کہہ سکیں۔ خلافت راشدہ میں صرف یہی نہیں کہ لوگوں کو یہ حق پوری طرح محفوظ تھا، بلکہ خلفائے راشدین سے ان کا فرض سمجھتے اور اس فرض کے ادا کرنے میں ان کی ہمت افزائی کرتے تھے۔ ان کی مجلس شوریٰ کے ممبروں ہی کو نہیں قوم کے ہر شخص کو بولنے اور ٹوکنے اور خود خلیفہ سے باز پرس کرنے کی مکمل آزادی تھی۔ اس کے استعمال پر لوگ ڈانٹ اور دھمکی سے نہیں بلکہ داد اور تعریف سے نوازے جاتے تھے۔ یہ آزادی ان کی طرف سے کوئی عطیہ اور بخشش نہ تھی جس کے لئے وہ قوم پر اپنا احسان جتاتے، بلکہ یہ اسلام کا عطا کردہ ایک دستوری حق تھا جس کا احترام کرنا وہ اپنا فرض سمجھتے تھے اور اسے بھلائی کے لئے استعمال کرنا ہر مسلمان پر خدا اور رسول کا عائد کردہ ایک فریضہ تھا جس کی ادائیگی کے لئے معاشرے اور ریاست کی فضا کو ہر وقت سازگار رکھنا ان کی نگاہ میں فرائض خلافت کا ایک اہم جز تھا۔ لیکن بادشاہی دور کا آغاز ہوتے ہی ضمیروں پر قفل چڑھا دیئے گئے اور منہ بند کر دیئے گئے۔ اب قاعدہ یہ ہو گیا کہ زبان کھولو تو تعریف میں کھولو، ورنہ چپ رہو اور اگر تمہارا ضمیر ایسا زور آور ہے کہ حق گوئی سے تم باز نہیں رہ سکتے تو قید یا قتل کے لئے تیار ہو جاؤ۔ یہ پالیسی رفتہ رفتہ مسلمانوں کو پست ہمت، بزدل اور مصلحت پرست بناتی چلی گئی۔ خطرہ مول لے کر سچی بات کہنے والے ان کے اندر کم سے کم ہوتے چلے گئے۔ خوشامد اور چاپلوسی کی قیمت مارکیٹ میں چڑھتی اور حق پرستی اور راست بازی کی قیمت گرتی چلی گئی۔ اعلیٰ قابلیت رکھنے والے ایماندار اور آزاد خیال لوگ حکومت سے بے تعلق ہو گئے اور عوام کا حال یہ ہو گیا کہ کسی شاہی خاندان کی حکومت برقرار رکھنے کے لئے ان کے دلوں میں کوئی جذبہ باقی نہ رہا۔ ایک کو ہٹانے کے لئے جب دوسرا آیا تو انہوں نے مدافعت میں انگلی تک نہ ہلائی اور گرنے والا جب گرا تو انہوں نے ایک لات اور سید کر کے اسے زیادہ گہرے گڑھے میں پھینکا۔ حکومتیں جاتی اور آتی رہیں، مگر لوگوں نے تماشائی سے بڑھ کر اس آمد و رفت کے منظر سے کوئی دلچسپی نہ لی۔

خدا اور خلق خدا کے سامنے جوابدہی: چوتھا اصول جو اس تیسرے اصول کے ساتھ لازمی تعلق رکھتا تھا، یہ تھا کہ خلیفہ اور اس کی حکومت خدا اور خلق دونوں کے سامنے جواب دہ ہے۔ جہاں

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں۔ ایم شاہد بک سٹال ٹاور مارکیٹ۔ حیدرآباد ☆ طاہر نیوز ایجنسی۔ عارف بازار۔ بورے والا

تک خدا کے سامنے جواب دہی کا تعلق ہے اس کے شدید احساس سے خلفائے راشدین پر دن کا چین اور رات کا آرام حرام ہو گیا اور جہاں تک خلق کے سامنے جواب دہی کا تعلق ہے ''وہ ہر وقت'' ہر جگہ اپنے آپ کو عوام کے سامنے جواب دہ سمجھتے تھے۔ ان کی حکومت کا یہ اصول نہ تھا کہ صرف مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) میں نوٹس دے کر ہی ان سے سوال کیا جا سکتا ہے۔ ہر ہر روز پانچ مرتبہ نماز کی جماعت میں اپنے عوام کا سامنا کرتے تھے۔ وہ ہر ہفتے جمعہ کی جماعت میں عوام کے سامنے اپنی کہتے اور ان کی سنتے تھے۔ وہ شب و روز بازاروں میں کسی باڈی گارڈ کے بغیر' کسی ہٹو بچو کی آواز کے بغیر عوام کے درمیان چلتے پھرتے تھے۔ ان کے گورنمنٹ ہاؤس (یعنی ان کے کچے مکان) کا دروازہ ہر شخص کے لئے کھلا تھا اور ہر ایک ان سے مل سکتا تھا۔ ان سب مواقع پر ہر شخص ان سے سوال کر سکتا تھا اور جواب طلب کر سکتا تھا۔ یہ محدود جواب دہی نہ تھی بلکہ کھلی اور ہمہ وقتی جواب دہی تھی۔ یہ نمائندوں کے واسطہ سے نہ تھی بلکہ پوری قوم کے سامنے براہ راست تھی۔ وہ عوام کی مرضی سے برسر اقتدار آئے تھے اور عوام کی مرضی انہیں ہٹا کر دوسرا خلیفہ ہر وقت لا سکتی تھی۔ اس لئے نہ تو انہیں عوام کا سامنا کرنے میں کوئی خطرہ تھا کہ وہ اس سے بچنے کی کبھی فکر کرتے۔ لیکن بادشاہی دور کے آتے ہی جواب دہ حکومت کا تصور ختم ہو گیا۔ خدا کے سامنے جواب دہی کا خیال چاہے زبانوں پر رہ گیا ہو' مگر عمل میں اس کے آثار کم ہی نظر آتے ہیں۔ رہی خلق کے سامنے جواب دہی کون مائی کا لال تھا جو ان سے جواب طلب کر سکتا۔ وہ اپنی قوم کے فاتح تھے۔ مفتوحوں کے سامنے کون فاتح جواب دہ ہوتا ہے۔ طاقت سے برسر اقتدار آئے تھے اور ان کا نعرہ یہ تھا کہ جس میں طاقت ہو وہ ہم سے اقتدار چھین لے۔ ایسے لوگ عوام کا سامنا کیا کرتے ہیں اور عوام ان کے قریب کہاں بھٹک سکتے ہیں۔ وہ نماز بھی پڑھتے تھے تو نتھو خیرے کے ساتھ نہیں بلکہ اپنی محفوظ مسجدوں میں' یا باہر اپنے نہایت قابل اعتماد محافظوں کے جھرمٹ میں۔ ان کی سواریاں نکلتی تھیں تو آگے اور پیچھے مسلح دستے ہوتے تھے اور راستے صاف کر دیئے جاتے تھے۔ عوام کی اور ان کی مڈبھیڑ کسی جگہ ہوتی ہی نہ تھی۔

بیت المال خدا اور مسلمانوں کی امانت:

پانچواں اصول اسلامی دستور کا یہ تھا کہ بیت المال خدا کا مال اور مسلمانوں کی امانت ہے' جس میں کوئی چیز حق کی راہ کے سوا کسی دوسری راہ میں آنی نہ چاہئے۔ خلیفہ کا حق اس مال میں اتنا ہی ہے جتنا قرآن کی رو سے مال یتیم میں اس کے ولی کا ہوتا ہے کہ:

من كان غنيا فليستعفف ومن كان فقيرا فليا كل بالمعروف

(جو اپنے ذاتی ذرائع آمدنی اپنی ضرورت بھر رکھتا ہو وہ اس مال سے تنخواہ لیتے ہوئے شرم کرے اور جو واقعی حاجت مند ہو وہ اتنی تنخواہ لے جسے ہر معقول آدمی مبنی بر انصاف مانے)

خلیفہ اس کی ایک ایک پائی کے آمد و خرچ پر حساب دینے کا ذمہ دار ہے اور مسلمانوں کو اس سے حساب مانگنے کا پورا حق ہے۔ خلفائے راشدین نے اس اصول کو بھی کمال درجہ دیانت اور حق شناسی کے ساتھ برت کر دکھایا۔ ان کے خزانے میں جو کچھ بھی آتا تھا ٹھیک ٹھیک اسلامی قانون کے مطابق آتا تھا اور اس میں سے جو کچھ خرچ ہوتا تھا بالکل جائز راستوں میں ہوتا تھا۔ ان میں سے جو غنی تھا اس نے ایک حبہ اپنی ذات کیلئے تنخواہ کے طور پر وصول کئے بغیر مفت خدمت انجام دی' بلکہ اپنی گرہ سے قوم کیلئے خرچ کرنے میں بھی دریغ نہ کیا اور جو تنخواہ کے بغیر ہمہ وقتی خدمت گار نہ بن سکتے تھے انہوں نے اپنی ضروریات زندگی کے لئے اتنی کم تنخواہ لی کہ ہر معقول آدمی اسے انصاف سے کم ہی مانے گا زیادہ کہنے کی جرات ان کا دشمن بھی نہیں کر سکتا۔ پھر اس خزانے کی آمد و خرچ کا حساب ہر وقت ہر شخص مانگ سکتا تھا اور وہ ہر وقت ہر شخص کے سامنے حساب دینے کے لئے تیار تھے۔ ان سے ایک عام آدمی بھرے مجمع میں پوچھ سکتا تھا کہ خزانے میں یمن سے جو چادریں آئی ہیں ان کا طول و عرض تو اتنا نہ تھا کہ جناب کا یہ لمبا کرتا بن سکے' یہ زائد کپڑا آپ کہاں سے لائے ہیں؟ مگر جب خلافت بادشاہی میں تبدیل ہوئی تو خزانہ خدا اور مسلمانوں کا نہیں بلکہ بادشاہ کا مال تھا۔ ہر جائز و ناجائز راستے سے اس میں دولت آتی تھی اور ہر جائز و ناجائز راستے میں بے غل و غش صرف ہوتی تھی۔ کسی کی مجال نہ تھی کہ اس کے حساب کا سوال اٹھا سکے۔ سارا ملک ایک خوان یغما تھا جس پر ایک ہر کارے سے لے کر سربراہ مملکت تک' حکومت کے سارے کل پرزے حسب توفیق ہاتھ مار رہے تھے اور ذہنوں سے یہ تصور ہی نکل گیا تھا کہ اقتدار کوئی پروانہ اباحت نہیں ہے۔ جس کی بدولت یہ لوٹ مار ان کے لئے حلال ہو اور پبلک کا مال کوئی شیر مادر نہیں ہے جسے وہ ہضم کرتے رہیں اور کسی کے سامنے انہیں اس کا حساب دینا نہ ہو۔

امانت: چھٹا اصول اس دستور کا یہ تھا کہ ملک میں قانون (یعنی خدا اور رسول کے قانون) کی حکومت ہونی چاہئے۔ کسی کو قانون سے بالاتر نہ ہونا چاہئے۔ کسی کو قانون کی حدود سے باہر جا کر کام کرنے کا حق نہ ہونا چاہئے۔ ایک عامی سے لے سربراہ مملکت تک سب کے لئے ایک ہی قانون ہونا چاہئے اور سب پر اسے بے لاگ طریقے سے نافذ ہونا

رحمٰن نیوز ایجنسی اینڈ کارڈ گیلری۔ شاہی بازار بہاولپور

کہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں

Scanned with CamScanner

چاہئے۔ انصاف کے معاملے میں کسی کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک نہ ہونا چاہئے اور عدالتوں کو انصاف کرنے کے لئے ہر دباؤ سے بالکل آزاد ہونا چاہئے۔ خلفائے راشدین نے اس اصول کی پیروی کا بھی بہترین نمونہ پیش کیا تھا۔ بادشاہوں سے بڑھ کر اقتدار رکھنے کے باوجود وہ قانون الٰہی کی بندشوں میں جکڑے ہوئے تھے۔ نہ ان کی دوستی اور رشتہ داری قانون کی حد سے نکل کر کسی کو کچھ نفع پہنچا سکتی تھی اور نہ ان کی ناراضی کسی کو قانون کے خلاف کوئی نقصان پہنچا سکتی تھی۔ کوئی ان کے اپنے حق پر دست درازی کرتا تو وہ ایک عام آدمی کی طرح عدالت کا دروازہ کھٹکھٹاتے تھے اور کسی کو ان کے خلاف شکایت ہوتی تو وہ استغاثہ کر کے انہیں عدالت میں کھینچ لا سکتا تھا۔ اسی طرح انہوں نے اپنی حکومت کے گورنروں اور سپہ سالاروں کو بھی قانون کی گرفت میں کس رکھا تھا۔ کسی کی مجال نہ تھی کہ عدالت کے کام میں کسی قاضی پر اثر انداز ہونے کا خیال بھی کرتا۔ کسی کا یہ مرتبہ نہ تھا کہ قانون کی حد سے قدم باہر نکال کر مواخذہ سے بچ جاتا۔ لیکن خلافت سے بادشاہی کی طرف انتقال واقع ہوتے ہی اس قاعدے کے بھی چیتھڑے اڑ گئے۔ اب بادشاہ اور شہزادے اور امرا اور حکام اور سپہ سالار ہی نہیں، شاہی محلات کے منہ چڑھے لونڈی غلام تک قانون سے بالاتر ہو گئے۔ لوگوں کی گردنیں اور پیٹھیں اور مال اور آبروئیں، سب ان کے لئے مباح ہو گئیں۔ انصاف کے دو معیار بن گئے۔ ایک کمزور کے لئے اور دوسرے طاقت ور کے لئے۔ مقدمات میں عدالتوں پر دباؤ ڈالے جانے لگے اور بے لاگ انصاف کرنے والے قاضیوں کی شامت آنے لگی۔ حتیٰ کہ خدا ترس فقہاء نے عدالت کی کرسی پر بیٹھنے کے بجائے کوڑے کھانا اور قید ہو جانا زیادہ قابل ترجیح سمجھا تاکہ وہ ظلم و جور کے آلہ کار بن کر خدا کے عذاب کے مستحق نہ بنیں۔

کامل مساوات: مسلمانوں میں حقوق اور مراتب کے لحاظ سے کامل مساوات، اسلامی دستور کا ساتواں اصول تھا، جسے ابتدائی اسلامی ریاست میں پوری قوت کے ساتھ قائم کیا گیا تھا۔ مسلمانوں کے درمیان نسل، وطن، زبان وغیرہ کا کوئی امتیاز نہ تھا۔ قبیلے اور خاندان اور حسب ونسب کے لحاظ سے کسی کو کسی پر فضیلت نہ تھی۔ خدا اور رسول کے ماننے والے سب لوگوں کے حقوق یکساں تھے اور سب کی حیثیت برابر تھی۔ ایک کو دوسرے پر ترجیح اگر تھی تو سیرت و اخلاق اور اہلیت و صلاحیت اور خدمات کے لحاظ سے تھی۔ لیکن خلافت کی جگہ جب بادشاہی نظام آیا تو عصبیت کے شیاطین ہر گوشے سے سر اٹھانے لگے۔ شاہی خاندان اور ان کے حامی خانوادوں کا مرتبہ سب سے بلند و برتر ہو گیا۔ ان کے قبیلوں کو دوسرے قبیلوں پر ترجیحی حقوق حاصل ہو گئے۔ عربی اور عجمی کے تعصبات جاگ اٹھے۔ خود عربوں میں قبیلے اور قبیلے کے درمیان کشمکش پیدا ہو گئی۔ ملت اسلامیہ کو اس چیز نے جو نقصان پہنچایا اس پر تاریخ کے اوراق گواہ ہیں۔

خلاصہ کلام: یہ تھے وہ تغیرات جو اسلامی خلافت کو خاندانی بادشاہت میں تبدیل کرنے سے رونما ہوئے۔ کوئی شخص اس تاریخی حقیقت کا انکار نہیں کر سکتا کہ یزید کی ولی عہدی ان تغیرات کا نقطہ آغاز تھی اور اس بات سے بھی انکار ممکن نہیں ہے کہ اس نقطے سے چل کر تھوڑی مدت کے اندر ہی بادشاہی نظام میں وہ سب خرابیاں نمایاں ہو گئیں جو اوپر بیان کی گئی ہیں۔ جس وقت یہ انقلابی قدم اٹھایا گیا تھا اس وقت یہ خرابیاں اگرچہ بہ تمام و کمال سامنے نہ آئی تھیں، مگر ہر صاحب بصیرت آدمی جان سکتا تھا کہ اس اقدام کے لازمی نتائج یہی کچھ ہیں اور اس سے ان اصلاحات پر پانی پھر جانے والا ہے جو اسلام نے سیاست و ریاست کے نظام میں کی ہیں۔ اس لئے امام حسینؓ اس پر صبر نہ کر سکے اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ جو بدتر سے بدتر نتائج بھی انہیں ایک مضبوط جمی جمائی حکومت کے خلاف اٹھنے میں بھگتنے پڑیں، ان کا خطرہ مول لے کر بھی انہیں اس انقلاب کو روکنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس کوشش کا جو انجام ہوا وہ سب کے سامنے ہے، مگر امامؓ نے اس عظیم خطرے میں کود کر اور مردانہ وار اس کے نتائج کو انگیز کر کے جو بات ثابت کی وہ یہ تھی کہ اسلامی ریاست کی بنیادی خصوصیات امت مسلمہ کا وہ بیش قیمت سرمایہ ہیں جسے بچانے کے لئے ایک مومن اپنا سر بھی دے دے اور اپنے بال بچوں کو بھی کٹوا بیٹھے تو اس مقصد کے مقابلے میں یہ کوئی مہنگا سودا نہیں ہے اور ان خصوصیات کے مقابلے میں وہ دوسرے تغیرات جنہیں اوپر نمبروار گنایا گیا ہے، دین اور ملت کے لئے وہ آفت عظمیٰ ہیں جسے روکنے کے لئے ایک مومن کو اپنا سب کچھ قربان کر دینا پڑے تو اس میں دریغ نہ کرنا چاہئے۔ کسی کا جی چاہے تو اسے حقارت کے ساتھ ایک سیاسی کام کہہ لے۔ مگر حسینؓ ابن علیؓ کی نگاہ میں تو یہ سراسر ایک دینی کام تھا، اسی لئے انہوں نے اس کام میں جان دینے کو شہادت سمجھ کر جان دی۔ (بشکریہ ہفت روزہ رضا کار۔ لاہور)

وفا پرست بنو اپنا مول کر دیکھو
شعور و فکر کی جیبیں ٹٹول کر دیکھو
تمہارے نام سے بھی لرزے گا یزید ستم
تم ذرا حسینؑ کے لہجے میں بول کر دیکھو

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں
ملک اللہ بخش نیوز ایجنٹ ٹریفک چوک۔ ڈیرہ غازی خان

ازقلم/ مصباح نقوی

کربلا میں حضرت زینبؑ کا کردار

حضرت زینبؑ بنت علیؑ جب دُنیا میں آئیں تو آپؑ کا نام آپؑ کے نانا حضرت محمدﷺ نے رکھا اور فرمایا کہ یہ بیٹی میرے دین کی زینت بنے گی اور راہِ حق میں زندگی گزارے گی۔ ایسی عورت جس نے اسلام کی خاطر زندگی کا آرام و آسائش چھوڑ دیا۔ یہ وہ بیٹی جس کو گھر میں چلنے کی عادت نہ تھی۔ ننگے سر اور ننگے پاؤں بازاروں میں چلایا گیا وہ بیٹی جو کبھی باپ کے سامنے نہ آئی اور بولی اس ے دربار یزید میں تقریریں کرنا پڑیں۔ لیکن حضرت زینبؑ حضرت علیؑ کی دختر بلند اختر جنہوں نے خطبات و تقاریر میں باپ کا لہجہ اور تیور دکھایا اور عفت و پاکیزگی میں مادر گرامی سیدۃ النساء العالمین واہل جنت فاطمہؑ کا چلن پایا۔ جو بابا علیؑ کی طرح بہادر اور امام حسنؑ کی طرح خاموش و صابر اور امام حسینؑ کی طرح جاں نثار تھیں۔ یہی وجہ تھی جب حضرت امام حسینؑ نے ارادہ سفر عراق کیا اور اپنے بھائی حضرت عباسؑ سے کہا کہ کربلا جانے کی تیاری کریں اور جانے والوں کی ایک فہرست تیار کی جاہے۔ اس موقع پر حضرت عباسؑ نے کہا ہم خواتین جن میں زینب وام کلثوم شامل تھی ہمراہ نہیں جاسکتے۔ آپؑ نے یہ بات سن لی اور حضرت عباسؑ سے کہا کہ کیا آپؑ بہن کو بھائی سے الگ کرنا چاہتے ہیں جو میرا نام فہرست میں شامل نہیں۔ خدا کی قسم میں حسینؑ کا ساتھ نہیں چھوڑوں گی تب امام حسینؑ نے فرمایا کہ ماں جائی آپؑ پر اب ہم سے زیادہ آپؑ کے خاوند کا حق ہے۔ آپؑ ان سے اجازت لیں۔ آج ایک شہزادی ایک امیر کی بیٹی یوں بے بسی کے عالم میں وہاں سے اٹھیں اور اپنے گھر جہاں آپؑ کے شوہر حضرت عبداللہ تشریف فرما تھے آئیں اور ان کے قدموں کی طرف بیٹھ گئیں۔ جس پر حضرت عبداللہ نے پوچھا کہ خیریت ہے جو آپؑ پریشان دکھائی دیتی ہیں۔ ورنہ عباسؑ کی بہن اور یوں پریشان۔ آپؑ نے آنسوؤں کو روکتے ہوئے فرمایا کہ حسینؑ اور عباسؑ کربلا جانے کی تیاری کررہے ہیں اور میں آپ سے اجازت لینے آئی ہوں۔ حضرت عبداللہ بھی خاندانِ رسولؐ سے تھے حق اور دین کو پہچانتے تھے۔ آپ نے بڑی فراغ دلی سے اجازت دی اور کہا کہ آپ اپنے گھر سے جو سامان چاہیں ہمراہ لے جاسکتی ہیں مگر آپ نے ایک پرانا صندوق کھولا اور ماں کی دی ہوئی چادر نکالی اور امامؑ کی حویلی کی طرف چلنے لگیں۔ تب آپؑ کو حضرت نے آواز دی اور اپنے دونوں بیٹوں کا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں دیا اور کہا اگر ضرورت پڑی تو میری طرف سے یہ دو بیٹے اسلام کی راہ میں حسینؑ پر قربان کردینا۔

پس قافلہ چلا امامؑ نے تمام عورتوں اور بچوں کی ذمہ داری بہن کے کندھوں پر رکھی یہ کہتے ہوئے میرے ہونے یا نہ ہونے کی صورت میں ان کو آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ حضرت زینبؑ بہادر باپ کی بیٹی اور صابر بھائی کی بہن نے یہ ذمہ داری خندہ پیشانی سے قبول کی ہر قدم پر امامؑ اپنی بہن سے مشورہ کرتے اور حوصلہ دیتے۔ ادھر بہن تمام عورتوں اور بچوں کو حوصلہ دیتیں اور انہیں شہادت اور غازی کے رتبے کے متعلق آگاہ کرتیں۔ یوں یہ قافلہ ۲ محرم کو زمین کربلا پر پہنچا۔ بڑے بوڑھے جوان اور کمسن سب موجود تھے۔ امامؑ نے بنی اسد نامی قبیلہ سے زمین خریدی اور بھائی عباسؑ سے کہا کہ خیمے گاڑ دو۔ جیسے جیسے دن گزرتے ویسے ویسے امامؑ اپنی بہن کو حسرت بھری نگاہ سے دیکھتے۔ شاید دل میں سوچتے ہوں گے اس امتحان میں سے تو زینبؑ مجھ سے زیادہ گزرے گی۔ میں اپنی بہن کو کس کے سہارے چھوڑ کر جاؤں گا۔ سات محرم کو دشمنوں نے پانی بند کردیا۔ اس موقع پر زینبؑ نے عباسؑ کے جلال کو روکا کہ بھیا جنگ نہیں کرنی۔ صبر کرو تم ابھی گھبرا گئے ہو۔ دیکھا جاہے تو سانحہ کربلا کا سہرا حضرت زینبؑ کے سر بھی ہے جب بچے پیاس سے تڑپتے تو ایک فقرہ کہتی خدایا گواہ رہنا۔ ہم نانا کا دین بچانے آئے ہیں اے رب العزت ہمیں کامیاب کرنا۔ آخر کار دس محرم کی صبح جو خون کا سورج لے کر نکلی جس تاریخ کو عرش و فرش ہل گئے۔ زینبؑ بڑے اطمینان سے ہر جانے والے کو خدا حافظ کہتیں اور آنے والے ہر شہید کو گلے لگاتیں اور فرماتیں اے اللہ ہماری قربانیاں قبول فرما۔ ایسی ماں جس نے دونوں بچے اسلام پر قربان کردیئے۔ کہتے ہیں آپؑ نے ہر شہید کی لاش کو سنبھالا مگر عونؑ و محمدؑ کی لاش نہ دیکھی اور یہی کہا کہ ایک بہن نے بھائی کا صدقہ دیا۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں
کتاب گھر نزد دارالشفاء میڈیکل سنٹر بالمقابل ڈائسن اڈا شنکیاری

صحیح امتحان تو امامؑ کی شہادت کے بعد شروع ہوا جب ۱۰ محرم الحرام کی رات آئی۔ خیمے میں سہمے ہوئے بچے اور خوفزدہ خواتین صرف ایک مرد باقی بچا۔ جو بیمار اور بے بس تھا۔ حضرت زینبؑ نے آسمان کی طرف منہ کیا اور کہا یا اللہ مجھے ہمت دے جو کام حسینؑ چھوڑ گئے اسے پورا کرسکوں۔ خیموں کو آگ لگا دی گئی۔ آپؑ نے تمام بچے جمع کیے اور خواتین کو لے کر ایک محفوظ مقام پر چلی گئیں۔ تمام رات علیؑ کی بیٹی نے علیؑ بن کر پہرہ دیا۔ عورتیں کہتی ہیں کہ یوں لگتا تھا جیسے عباسؑ بول رہے ہوں۔

عظیم ماں کی عظیم بیٹی اپنے بڑے بھائی کی بے مثال بہن تربیت، علم، جہاد، تبلیغ، نظم وضبط، تدبیر وتدبر، تقریر غرض ہر میدان میں عورتوں کیلئے رہنما تھی۔ عصرِ عاشور تک واقعات کربلا کے مرکز ومحور امام حسینؑ رہے اور بعد میں حضرت زینبؑ۔ تقریباً ۱۲ محرم کو آپؑ کو قیدی بنا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے لگے۔ آپؑ کو جہاں موقع ملتا وہاں بھرپور لہجے میں تقریر کرتیں۔ ایک جگہ آپ نے فرمایا میرے ساتھیو! گھبرانا نہیں یہ دین کا عظیم فریضہ ہے جو ہم خوش نصیبوں کے ہاتھ آیا ہے اور ہمیں اسے تکمیل تک پہنچانا ہے۔

حضرت زینبؑ کا یزید سے خطاب

یزید ذرا ٹھہر' تیزی نہ دکھا' غرور میں نہ آ' یہ خیال نہ کر کہ اللہ تیری کرتوت سے واقف نہیں غافل ہے۔ اس نے تجھے مہلت دی ہے کہ اپنی خباثت جتنی دکھا سکتا ہے دکھا لے۔ حضرت زینبؑ نے جو بھی خطبہ دیا یا تقریر کی اس میں خدا کا تذکرہ' دین کا حوالہ اور ذمہ داری کا احساس شامل تھا۔ اس میں جذبہ انتقام سے دور ذاتی زندگی' مشکلات اور بیماری کسی چیز کا اشارہ نہ تھا۔ اسی طرح آپؑ نے کوفہ میں بھی یادگار خطبے دیئے۔ کوفہ وہ شہر ہے جہاں آپؑ کے والد گرامی حضرت علیؑ نے حکومت کی۔ ان کے دور حکومت کو ابھی بیس برس ہی گزر رہے تھے۔ اس لئے وہاں کے لوگ آپؑ سے واقف تھے مگر خدا کی قدرت جس شہر میں شہزادی تھیں آج اس میں قیدی بن کر آئی ہیں۔

کوفہ میں آپ کا خطبہ

اے لوگو! میں اولاد پیغمبرﷺ ہوں۔ پھر انہیں شرمسار کرنے کے لئے پوچھا جانتے ہو تم نے کسے قتل کیا ہے؟ کس کا خون بہایا ہے؟ قیامت میں رسول خدا کو کیا جواب دو گے۔ وہ پوچھیں گے تم نے خدا کی امانت اور میری اولاد کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اب رو رہے ہو روؤ کہ تم رونے کے حقدار ہو تمہاری آنکھوں سے آنسو کبھی نہ سوکھیں۔

تب آپؑ کے لہجے میں بڑا ٹھہراؤ' وقار اور اثر آفرینی کا عالم تھا۔ بے چارگی کے احساس کا سایہ نام کو نہ تھا۔ یوں تقریر کر رہی تھیں جیسے حضرت علیؑ کی زبان زلزلہ فگن بول رہی ہو۔ وہ بول رہی تھیں اور لوگوں کی سانس رک رہی تھی۔ خطبہ سننے والے ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے خدا کی قسم زندگی میں ایسی فصاحت و بلاغت اور قدرت سخن رکھنے والی خاتون نہ دیکھی نہ سنی۔

آپ اپنے بھائی کے فلسفے اور امام زین العابدینؑ کے مشورے سے اسیروں کے قافلے کا طریق کار معین کرتی تھیں۔ آپ ہر منزل پر تبلیغ کی خدمت انجام دیتیں۔ ظلم کی مذمت کریں۔ شہادت کو سرمایہ افتخار بتاتی تھیں۔ دشمن کی بے کرداری و ذلت و حقارت کو عیاں فرماتی تھیں۔ دوسری خواتین کی کارکردگی پر نظر رکھتی تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بیمار بھتیجے حضرت امام زین العابدینؑ کی دیکھ بھال بھی کرتیں۔ پس حضرت زینبؑ نے عاشور کے پیام حسینیؑ کا مشن بڑے ولولے کے ساتھ جاری رکھا۔ اس کے مقاصد واضح کیے اور اس وقت کے بھیانک ماحول کی تصویر کشی کی۔ یزیدی حکومت کے جرائم کو آشکار کیا۔ زینبؑ کی نکتہ رسی اور ڈھکے چھپے مظالم سے پردے اٹھانے کا کام' عوام کے ذہنوں کو جھنجھوڑنا اور انقلاب کے لئے لوگوں کو ابھارنا پھر اس انقلاب کو صحیح سمت دینا۔ زینبؑ ہی کا کام تھا۔ وہی اس کام کی صلاحیت رکھتی تھیں۔ وہی لوگوں کو انصاف پر ابھار سکتی تھیں۔ حضرت زینبؑ کے وجود سے دشمن خطرہ محسوس کر رہا تھا۔ آخر انہیں جلاوطن کرنے کی ٹھان لی اور انہیں مصر بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ مگر دشمن نے پھر غلطی کی اسے سمجھنا چاہئے تھا کہ وہ فصیح و بلیغ خطیبہ ہیں وہ پیام شہادت کو مصر میں عام کریں گی۔ وہ ان علاقوں میں واقعے کی تشہیر سے باز نہ رہیں گی۔

تاریخ کربلا شاھد ھے!

تاریخ کربلا نشاندہی کرتی ہے کہ خاتون بھی انسانی بلندیوں کے آخری درجے تک پہنچنے میں مردوں بلکہ شہیدان اسلام کے پہلو بہ پہلو چل سکتی ہے وہ بھی کعبہ اسلام کی تعمیر۔ قرآن وآئین حق کی حفاظت اور خدا کی راہ میں نبرد آزما ہوسکتی ہے۔ وہ بھی قابل توجہ اور لائق احترام نتائج' جدوجہد پیش کرسکتی ہے۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں
گلزار نیوز ایجنسی۔ اکبر مارکیٹ۔ ہسپتال روڈ۔ لاہور

Scanned with CamScanner

از: خطیب کربلا و نجف: علامہ ذوالفقار علی جعفری۔راولپنڈی

بھارت کا صوبہ مدھیہ پردیش

حسینؑ ٹیکری جاورہ میں معجزات

حسینؑ......غم میں تیرے کائنات روتی ہے
نکل کے روتا ہے دِن، چھپ کے رات روتی ہے

(اقتباس از نورِ عرفان)

اب سے سو سال پہلے شہر جاورہ کی آبادی سے تھوڑی دور باہر عشرہ محرم کے دوران ایک ٹیکری پر عجیب و غریب حیرتناک حالات رونما ہوئے۔ یہ مناظر جو حسینی شان و عظمت کا واضح اعلان تھے، باشندگان جاورہ نے کئی روز تک اپنی آنکھوں سے دیکھے اور ہر دل نے ان کی تصدیق کی۔

حسین ٹیکری شریف ایک عظیم حسینی یادگار ہے جو اس شہر میں پورے سو سال سے قائم ہے۔ اس کی بنیاد ایک خاص واقعہ سے قائم ہوئی جو وہاں ۱۳۰۲ھ میں پیش آیا تھا۔ اس وقت جاورہ وسط ہند میں ایک اسلامی ریاست تھی اور اس وقت بھارت کے صوبے مدھیہ پردیش میں شامل ہے۔ ۱۳۰۳ھ میں ایک سال محرم اور دسہرہ ساتھ ساتھ پڑ گیا۔ جاورہ کے مسلمان جو تقریباً سب کے سب اہل سنت تھے ایام محرم میں تعزیے بناتے اور شہدائے کربلا کی یادگار بڑی عقیدت مندی، بڑے سلوک اور بڑے جوش و انہماک سے مناتے تھے۔ ریاست میں غیر مسلم بھی آباد تھے جو دسہرہ کے موقع پر اپنے تہوار کی رسمیں ادا کرتے تھے۔ محرم اور دسہرہ کے ساتھ ساتھ ہونے سے مسلمانوں کے لئے ایک بڑی تکلیف دہ صورتحال پیدا ہوگئی۔ محرم ایک یادگارِ غم ہے اور دسہرہ خوشی کا تہوار ہے۔ ریاست میں چونکہ ہر مذہب و ملت کے لئے مذہبی آزادی تھی اس لئے اہل ہنود اپنے تہوار کی خوشیاں منانے میں مصروف ہو گیے۔ مسلمانوں کے لئے ان کے سوگ اور غم زمانے میں یہ صورتحال سخت اذیت رساں تھی۔ ایسے مسرت انگیز اور رقص و سرود کے ماحول میں وہ محرم کی مراسم غم کس طرح ادا کر سکتے تھے۔ مسلمانوں میں غم اور بے چینی کا عالم تھا۔ اسی غم و غصہ کی حالت میں جب مسلمانانِ شہر کا ایک اجتماع ہوا تو اس میں فیصلہ کیا گیا کہ اس دل آزاری کے ماحول میں محرم کی یادگاریں بطور احتجاج بالکل نہ منائی جائیں۔ اس فیصلہ کو تمام نمائندگانِ شہر نے بلا کسی اختلاف کے منظور کرلیا۔

کہتے ہیں کہ اس موقع پر کسی خوش عقیدہ اور جوشیلے مسلمان نے فرطِ جذبات میں یہ بات کہہ دی کہ شہداء تو زندہ ہیں اور بارگاہِ خداوندی میں خاص مقام رکھتے ہیں۔ بات تو جب ہے کہ وہ اپنی یادگاری خود منائیں تاکہ اسلام کی حقانیت سب پر روزِ روشن کی طرح نمایاں ہو جائے اور ہمارے شہداء کی عظمت کا مرقع سب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ ہم اپنے طور پر اس قدرت نمائی کے بعد محرم کی یادگاریں منائیں گے۔ ظاہر ہے اس قسم کی بات اور ایسی عجیب تمنا و آرزو محض شدتِ جذبات میں زبان سے نکل گئی تھی جس کو لوگوں نے سن کر نظر انداز کر دیا۔ اس وقت کسی کو یہ وہم و گمان بھی نہ ہوا ہوگا کہ یہ بات واقعی اسی طرح ہو کر رہے گی۔ لیکن پھر سب نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ چند ہی روز بعد وہی صورتحال ظہور میں آگئی جس کی تمنا ایک راسخ العقیدہ مسلمان نے کی تھی۔ جاورہ کی سرزمین پر کربلا کے شہیدوں نے واقعی اپنی یادگار اس شان سے منائی اور قدرت الٰہیہ کا اظہار ایسے واضح انداز اور ایسی عظمت اور جلالت کے ساتھ ہوا کہ تمام ریاست میں اور آس پاس کے علاقوں مین جناب امام حسینؑ کی عظمت و رفعت کا ڈنکہ بج گیا اور دینِ اسلام کے سامنے سب کی گردنیں خم ہو گئیں۔ یہ بات تو خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ جو حالات رونما ہوئے وہ اسی جذبہ بے اختیار کی وجہ سے تھے جس کا اظہار ایک مسلمان کی زبان سے ہوا تھا یا خود قدرت کو یہی بات منظور تھی۔ لیکن وہ بات بہر حال ہو کر رہی جس کی تمنا کی گئی تھی۔ غرض اسی کے بعد جاورہ میں اس عظیم الشان یادگار کی بنیاد پڑی جو آج تک موجود ہے۔

نمائندگانِ شہر کے متفقہ فیصلے کے مطابق جاورہ میں عزاداری کی تمام رسمیں بند کردی گئیں۔ شہر سے تقریباً ایک میل کے فاصلے پر ایک ٹیکری تھی۔ اسی ٹیکری سے ڈیڑھ دو میل آگے چل کر خاکروبوں کی ایک بستی ہے جس کو رجھانہ کہتے ہیں۔ محرم کی نویں تاریخ کو اسی گاؤں کے

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں
چوہدری بشیر امانت علی اینڈ برادرز ریلوے روڈ۔خانپور

Scanned with CamScanner

چند افراد نے شہر کی طرف آتے ہوئے اسی ٹیکری پر ایک بالکل عجیب اور حیرت ناک منظر دیکھا۔ انہوں نے دیکھا کہ ٹیکری پر بہت سے لوگ جمع ہیں۔ علم اور تعزیئے بھی ہین۔ سوار اور پیادوں کا ہجوم ہے اور بالکل ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ محرم کا بہت بڑا جلوس نکلا ہوا ہے۔ ان کو معلوم تھا کہ شہر میں عزاداری کی سب رسمیں بند ہیں اور یوں بھی اس ٹیکری پر کوئی محرم کا اجتماع نہیں ہوتا تھا۔ لہٰذا جو منظر وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے وہ انتہائی عجیب اور حیرت انگیز تھا۔ وہ ضرور سمجھ گئے کہ یہ منظر قدرت ایزدی کا کوئی خاص کرشمہ ہے۔ الغرض یہ حالات دیکھ کر وہ لوگ بڑی حیرت کے عالم میں شہر اور ٹیکری پر جو کچھ تھا وہ لوگوں سے بیان کیا۔ پہلے تو شہر والوں کو یقین نہیں آیا۔ پھر کچھ لوگ تحقیق حال کے لئے اس طرف روانہ ہو گئے۔ شہر سے باہر نکلنے کے بعد جب وہ ٹیکری نظر آنے لگی تو انہوں نے دیکھا کہ وہاں واقعی علم اور تعزیئے موجود ہیں اور لوگوں کا بڑا ہجوم ہے۔ تھوڑی دیر پہلے انہوں نے جو کچھ سنا تھا۔ اب اس سے بھی کہیں زیادہ ان کی آنکھوں کے سامنے موجود تھا۔ یہ دیکھ کر لوگوں کو یقین ہوگیا کہ یہ سارا منظر ایک کرشمہ قدرت ہے اور شہداء کا ظہور ہے۔ ٹیکری پر یہ مناظر بتا رہے تھے کہ شہدائے کربلا اہتمام قدرت کے تحت واقعی محرم کی یادگار ایسی شان و شکوہ سے منا رہے ہیں جو کہ انسانوں کی دسترس سے باہر ہے۔ شہدائے کربلا کی یاد میں دیکھنے والوں کی چیخیں نکل گئیں۔ فریاد و ماتم کا ایک شور برپا ہوگیا۔ دل قابو سے باہر ہو گئے۔ عقیدت اور محبت کے جوش میں تمام لوگ یاحسینؑ یاحسینؑ کہتے ہوئے ٹیکری کی طرف دوڑ پڑے۔ چاہتے تھے کہ فرط جذبات کے عالم میں اس منظر کو پاس جا کر دیکھیں لیکن یہ آرزو پوری نہ ہو سکی۔ جب ٹیکری کے نزدیک پہنچے تو وہ تمام مناظر یکا یک آنکھوں کے سامنے سے غائب ہو گئے۔

جب فرط اشتیاق میں دھڑکتے ہوئے دلوں اور پرنم آنکھوں کے ساتھ لوگ ٹیکری کے اوپر پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ ٹیکری کے درمیان میں ایک مقام پر تعزیہ کی پنی رکھی ہوئی ہے اور قریب ہی لوبان کی خوشبو فضا کو معطر کر رہی ہے۔ اس کے قریب ہی ایک چشمہ پھوٹا ہے۔ جس سے دودھ ابل رہا ہے۔ لوگوں نے یہ عجیب بات بھی دیکھی کہ جوار کے کھیت جو ٹیکری کے نواح میں ہیں ان کے پتوں پر مصری جمی ہوئی ہے جو بے حد میٹھی اور لذیذ ہے۔ اس یادگار کے لئے قدرت کی طرف سے ہی مصری تبرک کا درجہ رکھتی تھی۔ عقیدت و محبت کے جذبات کا وہ ہنگامہ جو اس وقت دلوں میں موجزن تھا اس کو قلم کی زبان سے بیان کرنا بالکل ناممکن ہے۔ ہر طرف یاحسینؑ یاحسینؑ کا شور تھا اور ہر شخص محبت حسینؑ میں سرشار تھا۔ جب یہ مصدقہ خبر شہر میں پہنچی تو ہر طرف ایک ہلچل مچ گئی۔ ہر گھر میں اسی کا چرچا' ہر کوچہ و بازار میں اسی کا تذکرہ تھا۔ گزشتہ چند روز سے مایوسی اور شکستہ خاطری کے جو بادل چھائے ہوئے تھے وہ ایک دم چھٹ گئے۔ شان شہداء کے اس پرعظمت اظہار سے جو جو روحانی فتح حاصل ہوئی تھی وہ ہر چہرے سے آشکار ہو رہی تھی اور اسلام کی صداقت اور سربلندی کا فخریہ انداز ہر شخص کی صورت سے نمودار تھا اور اسی دیر میں کایا پلٹ ہو گئی۔ لوگ فرط اشتیاق میں جوق در جوق ٹیکری پہنچنے لگے۔ عاشقان امام پاکؑ مقام تعزیہ کی زیارت کرتے تھے دودھ کے چشمے سے دودھ پیتے اور جوار کے پتوں پر جمی ہوئی مصری کو یادگار حسینی کا عطیہ سمجھ کر کھاتے تھے اور آپس میں تقسیم کرتے تھے اور گھروں کو لے جاتے تھے۔ جس مقام پر تعزیہ کی پنی رکھی ہوئی ملی تھی وہیں روضہ امام عالی مقام تعمیر کیا گیا۔

ٹیکری سے چار پانچ سو قدم پر ایک باؤلی نما ایک کنواں مدت سے خشک ہو کر بے کار پڑا ہوا تھا۔ اس خشک کنویں میں از سر نو سوت پھوٹ آئے اور وہ پھر سے جاری ہو گیا۔ اس کنویں کو جھالرہ کہتے ہیں۔ اس کے کنارے روضہ حضرت عباس علمدارؑ تعمیر کیا گیا۔

اس واقعہ کے بعد سے ٹیکری ظہور عجائبات کا مستقل مرکز بن گئی۔ رات کے ابتدائی حصوں میں اکثر اور کبھی کبھی دن کے اوقات میں بھی نورانی چہروں کی ہوا میں پرواز کرتے ہوئے سواروں کی آسمان پر فضا میں علموں اور تعزیوں کی زیارت ہونے لگی۔ اس ٹیکری کو حسین ٹیکری شریف کہا جانے لگا۔ اس مقدس مقام پر جگر گوشہ رسول کی خاص توجہ ہو گئی اور ان کے وسیلے سے باذن اللہ تعالیٰ لا علاج مریض اور آسیب زدہ شفایاب ہونے لگے اور ہر طرح کی دعائیں حیرت انگیز طور پر قبول ہونے لگیں۔

قارئین کی دلچسپی کے لئے یہ بھی بتائے دیتا ہوں اکثر شب کے ابتدائی حصوں میں شہداء کی مشعلیں یا نورانی چہروں کی روشنی عام و خاص مخلوق سب کو روزانہ زیارت ہوتی ہے۔ اکثر مخلوق تو صرف اس زیارت کے شوق ہی میں آتی ہے۔ امام پاکؑ کی زیارت عالم رویاء و بیداری میں اصحاب کو ہوتی ہے۔

عجائب قدرت کی جلوہ نمائی

عجائبات قدرت کی جلوہ نمائی اس مقدس مقام کی ایک

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں ☆اعظم کتب خانہ مظفر گڑھ ☆ڈار برادرز بک سیلرز تحصیل روڈ۔ جہلم

مستقل خصوصیت قرار پا گئی۔ پہلی زیارت کی روداد یہ ہے کہ بعد نماز مغرب رات کی تاریکی اچھی طرح پھیل گئی تھی۔ سوڈیڑھ سو زائرین جمع ہو چکے تھے اور سب کے سب بڑے اشتیاق اور ادب کے عالم میں تھے میں نے ادھر نظر ڈالی تو روشنی کا ایک ٹیلہ نظر آ رہا تھا۔ وہ بہت سی نورانی مشعلیں تھی۔ اب وہ مشعلیں سارے میدان میں پھیلنے لگیں تو ان کی روشنی میں نظر آیا کہ اس میدان میں نورانی صورت والے سینکڑوں افراد جمع ہیں جو عربی لباس پہنے ہوئے ہیں۔ ان کے عمامے ان کی قبائیں اور ڈھیلی ڈھیلی آستینیں صاف نظر آ رہی ہیں۔ ان میں سے ہر شخص کے پاس ایک نورانی مشعل تھی دیکھتے ہی دیکھتے ایسا معلوم ہونے لگا کہ میدان میں انسانوں کا سمندر ہے جو ادھر سے ادھر موجیں مار رہا ہے۔ زمین سے آسمان تک نور ہی نور کا عالم تھا۔ ہر طرف روشنی ہی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اب تو یہ بات بالکل واضح تھی کہ سارا مجمع شہداء کا تھا۔ جن کی زندگی کی گواہی خود قرآن حکیم دے رہا ہے۔ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس وقت جو لوگ وہ منظر دیکھ رہے تھے ان کے جذبات کا کیا عالم ہوگا۔ بس ایک عجیب کیفیت طاری تھی۔ میں نے اپنی بائیں جانب نظر ڈالی تو میں نے اور تمام زائرین نے دیکھا کہ اس ہجوم کے سرے پر ایک بہت ہی بلند و بالا اور تنومند گھوڑا ہے۔ اور اس پر ایک عجیب شان اور دبدبہ کا جوان سوار ہے۔ تمام مشعل بردار مجمع اسکے داہنی طرف جنگل میں پھیلا ہوا ہے۔ اور اس کی بائیں رکاب میں ملا ہوا ایک شخص مشعل ہاتھ میں اٹھائے بڑے ادب و احترام سے سر جھکائے ہوئے کھڑا ہے۔ اس قدر و قامت کا گھوڑا اور ایسا بلند و بالا اور اس جاہ و جلال کا شہسوار دیکھنا تو کجا کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ گزرا ہوگا۔ اس شہسوار کے جسم پر جو جنتی لباس تھا وہ ایک ہی پارچہ اور ایک ہی رنگ کا تھا۔ اس میں کہیں بھی سلائی یا جوڑ کا نشان نہیں تھا۔ کسی جگہ ذرہ برابر سلوٹ یا شکن نہیں تھی۔ سارا لباس جسم پر اس طرح چست تھا کہ جیسے جسم کی جلد ہوتی ہے۔ تمام لباس جھلمل جھلمل کر رہا تھا۔ وہ شہسوار سب زائرین کی نگاہوں کے سامنے اس طرح جلوہ گر تھا کہ ہر شخص اس کی عظمت اور جلالت سے حیران و ششدر تھا۔ اس کا دیدار بالکل صاف اور واضح تھا۔ اس کا گھوڑا اس کا تمام جسم، پورا لباس یہاں تک کہ اس کے دونوں پاؤں جو کہ رکابوں میں تھے وہ بھی بالکل صاف نظر آ رہے تھے۔ اس شہسوار کی شان و شوکت کون بیان کر سکتا ہے۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ تمام نورانی محفل اسی کے استقبال کے لئے اور اسی کی جلوہ نمائی کے لئے آراستہ کی گئی تھی۔ اس منظر سے میرے تمام وجود میں ایک زلزلہ تھا۔ جسم کانپ رہا تھا۔ قلب بے قرار اور آنکھیں اشکبار تھیں دل نے کہا کہ اس قد و قامت کا' اس دبدبہ و عظمت کا' اس شان و شکوہ کا' اس جاہ جلال کا شہسوار عباس غازی کے سوا اور کون ہو سکتا ہے۔ جن کے غیر معمولی قد و قامت کا بیان بچپن سے سنتے چلے آ رہے تھے۔ یہ گنہگار آنکھیں اور یہ مقدس نظارہ کہ قمر بنی ہاشم۔ شیر خدا کے شیر حضرت عباس علمدارؑ کی زیارت اس طرح نصیب ہوئی یہ سارا منظر تقریباً چودہ پندرہ منٹ تک نگاہوں کے سامنے رہا۔ پھر وہ ساری روشنیاں یکا یک اتنی دور چلی گئیں کہ مشعلوں کی روشنی چراغوں کی طرح نظر آنے لگی چند منٹ کے بعد وہ روشنیاں اسی شان سے رہیں ایک دو منٹ کے بعد وہ سارا منظر غائب ہو گیا۔ سید مظلوم کربلا کا زائر کہتا ہے۔

دوسری خاص زیارت جمعرات کو ہوئی۔ اس فیکری پر مستقل زائرین کے علاوہ شہر جاورہ اور اس کے اطراف سے لوگ زیارت کے لئے چلے آتے ہیں۔ اس لئے صبح ہی سے بڑی چہل پہل اور رونق تھی۔ دن بڑھنے کے ساتھ ساتھ مجمع بھی بڑھتا گیا شام کے وقت ہر جگہ لوگوں کا غیر معمولی ہجوم نظر آنے لگا۔ غروب آفتاب کا وقت قریب تھا۔ اس وقت امامؑ کے روضہ مبارک پر خوب مجمع ہو گیا تھا۔ چند ہی منٹ کے بعد زیارت کا منظر سامنے آنے لگا۔ تمام مجمع نے مشاہدہ کیا کہ داہنے ہاتھ کے رخ سے ایک سرخ رنگ کی روشنی کئی سوفٹ کی بلندی پر نمودار ہوئی۔ اس کے اندر نہ کوئی بتی تھی اور نہ ہی بلب جیسی کوئی چیز تھی۔ بس ساری روشنی ہی روشنی تھی جو ایک بڑے قمقمہ کی طرح معلوم ہوتی ہے۔ وہ روشنی نمودار ہونے کے بعد آہستہ آہستہ بڑھتی رہی۔ چند منٹ کے بعد بالکل اسی قسم کی روشنی جس کا رنگ سبز تھا اسی انداز سے نمودار ہوئی اور اسی طرح آگے بڑھتی رہی اور بالآخر پہلی والی سرخ روشنی کے برابر آ کر پڑ گئی۔ اب تمام لوگوں کا رخ اسی جانب تھا۔ سب نے دیکھا کہ ان دونوں روشنیوں کے اوپر ایک بڑا اور وسیع و عریض شامیانہ تنا ہوا ہے۔ جس کے کناروں پر ڈیڑھ دو فٹ چوڑی جھالر جگمگا رہی ہے۔ ساتھ ہی نظر آیا کہ اس شامیانے کے نیچے عربی لباس زیب تن کئے سینکڑوں افراد جمع ہیں۔ یہ عجیب اور حیرتناک اور ساتھ ہی نظر افروز منظر پانچ سات منٹ نظر آتا رہا پھر یہ بات مشاہدے میں آئی کہ اسی مجمع میں ایک بالکل سفید رنگ کا نہایت خوبصورت گھوڑا کھڑا ہے۔ پھر سب نے دیکھا کہ مجمع میں سے ایک بزرگ اس گھوڑے کی طرف بڑھے اور رکابوں میں پاؤں رکھے بغیر ایک جست کر کے گھوڑے کی پشت پر سوار ہو گئے۔ وہ گھوڑا ان کو لے کر چند قدم آگے بڑھا تمام مجمع کے افراد ان بزرگ کے پیچھے

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں
☆دارالادب بک سیلرز۔میاں چنوں☆رحمت بکسٹال۔اوکاڑہ

پیچھے بڑے ادب سے چلنے لگے۔ لیکن وہ گھوڑا بھی آٹھ دس قدم ہی آگے بڑھا تھا کہ وہ تمام غیبی منظر یکا یک نگاہوں کے سامنے سے غائب ہوگیا۔ میں اور پندرہ بیس زائرین ان قدرت نمائیوں کے متعلق باتیں کرتے رہے۔ ہم لوگ مصروف گفتگو ہی تھے کہ آسمان پر اسی جانب جدھر وہ شامیانہ نظر آرہا تھا یکا یک مختلف قسم کی رنگین روشنیاں نمودار ہونے لگیں جو قوسی شکل بناتی ہوئی کبھی اس طرف اور کبھی اس طرف آسمان کے گوشوں میں ختم ہو جاتی تھیں یہ اشارہ بھی بالکل عجیب نوعیت کا تھا اس لئے ہم سب لوگ ان روشنیوں کے نظارے میں محو ہو گئے نور افشانی کا سلسلہ تقریباً دس بارہ منٹ تک جاری رہا اور اس کے بعد وہ روشنیاں بھی یکا یک بند ہو گئیں۔

ان زیارات کے چند روز بعد ایک حنفی مولوی صاحب کوئٹہ سے تشریف لائے تمیں پینتیس سال کا سن تھا۔ ذی علم متقی اور خوش اخلاق تھے چونکہ وہ میرے قریب ہی کے کوارٹر میں مقیم ہوئے اس لئے فوراً تعارف ہو گیا اور چند روز میں گہری دوستی ہوگئی۔ ایک رات کو ہم دونوں روضہ امام حسینؑ کے صدر دروازے کے سامنے کھیت کے کنارے زمین پر کپڑا بچھائے بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ سامنے تاریکی میں حضرت عباسؑ کا روضہ نظر آرہا تھا باتیں کرتے کرتے مولوی صاحب یکا یک گھبرا کر کھڑے ہو گئے اور بہت جذباتی اور زوردار لہجہ میں مجھ سے کہا کہ او بھائی! او بھائی جلد کھڑے ہو جاؤ۔ فوراً اٹھ جاؤ۔ یہ سنتے ہی میں کھڑا ہو گیا اور پوچھا کہ کیا بات ہے۔ کہنے لگے سبحان اللہ! سبحان اللہ! بس یہی بات تو تھی جس کو میں دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ سامنے حضرت عباسؑ کے روضے کی طرف دیکھئے۔ کیسا نور ہے۔ یہ سن کر میں نے ادھر دیکھا تو روضے کی جالیوں میں سے ایک نور کی چادر سی نظر آئی جو کمرہ ضریح کے اندر پھیلی ہوئی تھی۔ ہماری نگاہوں کے سامنے کوئی چراغ، کوئی مشعل نہ تھی بس نور ہی نور تھا جو گنبد کے اندر چھایا ہوا تھا یہ عجیب منظر دیکھ کر مجھ پر بھی ایک عجیب سی کیفیت طاری ہوئی اور دل بے قرار ہو گیا۔ مولوی صاحب نے کہا بھائی صاحب! کیا آپ یہ نور کی چادر دیکھ رہے ہیں میں نے کہا کہ ہاں میں ضرور دیکھ رہا ہوں۔ اس زیارت کے بعد مولوی صاحب کا کچھ اور ہی حال تھا کیکری کے چپہ چپہ کو بوسہ دیتے تھے اور آنکھوں سے لگاتے تھے اور کہتے تھے کہ یقیناً اس مقام پر امام عالی مقامؑ کی خاص توجہ ہے۔

اسی روضے میں ایک اور زیارت

ایک رات کو نماز اور کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر اپنے کوارٹر

میں بیٹھا تھا کہ ایک صاحب باہر سے بھاگتے ہوئے آئے اور ہم سب سے کہا کہ فوراً اٹھو۔ جلد جلو ابھی بالکل اتفاقیہ طور پر میری نظر حضرت عباسؑ کے روضے کی طرف اٹھ گئی تو میں نے دیکھا کہ حضرت عباسؑ کے روضہ میں ایک بہت نورانی شمع ضریح مبارک کے چاروں طرف گردش کر رہی ہے۔ اس کی روشنی جالیوں میں سے صاف نظر آرہی ہے۔ یہ سنتے ہی ہم سب کے سب دوڑتے ہوئے باہر پہنچے تو دیکھا کہ واقعی ایک نورانی شمع ضریح پاک کے گرد آہستہ آہستہ طواف کر رہی ہے۔ اسی وقت ہم لوگوں کے علاوہ دوسرے زائرین میں سے وہاں کوئی نہیں تھا۔ ہم سب حیرت سے اس منظر کو دیکھتے رہے اور اس کے بعد وہ روشنی یکا یک غائب ہو گئی۔

شب حیات میں تاثیر روشنی کیا ہے
چلو حسینؑ سے پوچھیں کہ زندگی کیا ہے؟
غم حسینؑ ہے پہچان آدمیت کی
حسینؑ ہی پہ نہ رویا تو آدمی کیا ہے؟

منجم زنجانی برادرز سے علم نجوم سیکھیں

شائقین علم نجوم کے پُرزور اصرار پر منجم زنجانی برادرز نے بذریعہ خط و کتابت علم نجوم سکھانے کا اہتمام کیا ہے۔ جو دوست علم نجوم سیکھنا چاہیں وہ ادارہ ماہنامہ آئینہ قسمت سے داخلہ فارم مفت طلب فرمائیں۔ (ادارہ)

مراقبہ، ارتکاز توجہ، یکسوئی، روحانیات بڑھانے کیلئے تیار شدہ **اهرام** ادارہ سے ہدیۃً دستیاب ہیں
ہدیہ: 3 انچ 600 روپے 6 انچ 1200 روپے
منگوانے کا پتہ: شعبہ روحانیات ادارہ آئینہ قسمت
کاشانہ زنجانی D-125 گلبرگ 2۔ لاہور

"**اسم اعظم**" کا رنگین نقش منسوبہ باب العلمؑ اپنے گھر، دوکان یا کاروبار کی جگہ پر حصول خیر و برکت کیلئے لگائیں۔ ادارہ آئینہ قسمت سے مفت طلب کریں۔

سلام بحضور حضرت امام حسینؑ

☆......از: سید علی رضا کاظمی

لب فرات جو پیاسا دکھائی دیتا ہے
وہ اپنی ذات میں دریا دکھائی دیتا ہے
غضب کا سرخ ہے کرب و بلا کا صحرا بھی
جہاں سے خون اُبلتا دکھائی دیتا ہے
جو لے کے سینے پہ نکلوں غمِ حسینؑ کا داغ
تو رات میں بھی اُجالا دکھائی دیتا ہے
جو دِل میں رکھتا ہے آلِ نبیؐ سے بغض و عناد
زمانے بھر میں وہ رسوا دکھائی دیتا ہے
حصارِ جبر میں کہتا ہے جو حسینؑ حسینؑ
وہ شخص ہی مجھے اچھا دکھائی دیتا ہے
جو دِل میں رکھتا نہیں ہے غمِ حسینؑ کا عکس
وہ آئینہ مجھے دھندلا دکھائی دیتا ہے
مقامِ آلِ محمدؐ سمجھ سکیں گے وہ کیا
جنہیں رسولؐ بھی خود سا دکھائی دیتا ہے
سنے حسینؑ کا نام اور جو بگڑ جائے
یزید ہی کا وہ چہرہ دکھائی دیتا ہے
نظر میں عظمت عباسؑ گھوم جاتی ہے
جہاں علم کا پھریرا دکھائی دیتا ہے
اگرچہ گزری ہیں صدیاں رضا جہاں میں مگر
حسینؑ آج بھی پیاسا دکھائی دیتا ہے

سلام حسین علیہ السلام

☆......از: پیرزادہ طاہر مخمور اکبرآبادی

کوئی سمجھ سکا نہ سیاست حسینؑ کی
اِک رازِ ایزدی ہے شہادت حسینؑ کی
اکبرؑ کے بعد کہہ گئے اصغرؑ بھی الوداع
ایسے میں کوئی دیکھتا حالت حسینؑ کی
جھکتا ہے عرش، روضۂ اقدس کے سامنے
اتنی بلند، منزلِ عظمت حسینؑ کی
اے ارضِ کربلا، تری قسمت کے میں نثار
دامن میں تیرے دفن ہے دولت حسینؑ کی
زخموں پہ زخم کھا کے تبسم لبوں پہ ہے
یہ تاب صبر و ضبط، یہ ہمت حسینؑ کی
کی لفظِ اِنَّمَا کی وضاحت حسینؑ نے
کی لفظ اِنَّمَا نے وضاحت حسینؑ کی
طاہر! جہاں میں چھائی ہوئی ہے انانیت
محسوس کر رہا ہوں ضرورت حسینؑ کی

حسینؑ اور مسلمان

☆......شاعرِ اہلِ بیتؑ: اثر ترابی

حق نے بخشی ہے جو ایمان کی دولت مجھ کو
دُشمنِ آلِ محمدؐ سے ہے نفرت مجھ کو
ہے بجا اِن کے محبوں سے محبت مجھ کو
کہتے ہیں اہلِ وِلا، اہلِ مودّت مجھ کو
فرض جو مجھ پہ ہے عائد وہ ادا کرتا ہوں
رات دِن آلِ محمدؐ کی ثنا کرتا ہوں

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں
☆ سید ابراہیم شاہی بازار۔روہڑی ☆ پاکستان نیوز ایجنسی۔بھکر

دربار مصطفائی کا روحانی فیض

آسمانی کونسل میں نظرات سیارگان کی عملیات وتعویذات کی تیاری میں ایسے ہی اہمیت رکھتی ہے جیسے جسم میں روح کی ہو۔ مندرجہ ذیل اوقات تربیع میں نحس اعمال جبکہ تسدیس' تثلیث اور قران (بشرطیکہ قران نحس کواکب کا نہ ہو) میں سعد اعمال کیے جاتے ہیں۔

قارئین آئینہ قسمت! چند سال سے آپ نے اس کالم میں تبدیلی محسوس کی ہوگی۔ نظر سیارگان کی ابتداء' انتہا اور خاتمہ کے اوقاتِ عملیات کو شامل کر کے ہم نے عاملین' شائقین عملیات کے لئے آسانی پیدا کر دی ہے۔ اب یہ الجھن ختم ہوگئی کہ فلاں سیارے کی نظر کب بن کر کب ختم ہوگی۔ اب عملیات کی تیاری میں پورے پورے وقت سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ نقشہ ساعت (جو اگلے صفحہ پر ہے) سے جو ہر دن طلوع آفتاب سے شروع ہوتی ہے اپنے شہر کے طلوع آفتاب سے متعلقہ ستارے کی ساعت دیکھ کر اس ساعت میں تیار کیا گیا عمل اور بھی موثر ہو جاتا ہے۔ سالنامہ زنجانی جنتری 2004ء میں بھی ہم نے اہم سالانہ نظرات سیارگان تفصیلی درج کیے ہیں۔ ہماری خدمت باعث فخر بھی بن سکتی ہے جب آپ وقتاً فوقتاً اپنے تبصروں سے نوازتے رہیں۔

عامل شاہ زنجانی

نظرات سیارگان کے عملیات برائے فروری 2005ء

کسی بھی عمل کی ابتداء سے پہلے 2 رکعت نماز اجمالاً ہدیہ روح حضرت رسالت پناہ ﷺ مع سائر انبیاءؑ عظامؑ اور اولیاء کرامؒ پڑھیں۔ پھر مخصوص بہ نیت رجال الغیب مردان خدا جس سمت یہ اس روز کھڑے ہوں ان کی طرف باادب رخ کر کے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی اس سمت کھڑی کر کے درج ذیل دعا مع ایک بار بسم اللہ شریف پڑھ کر سات بار پڑھیں۔ رجال الغیب کی تواریخ کا چارٹ حسب ذیل ہے۔ عمل کرتے وقت رجال الغیب کی جانب اپنی پشت رکھیں۔

جنوب مشرق 24`16`09`01	جنوب مغرب 25`17`10`02	جنوب 26`18`11`03	مغرب 27`19`12`04
شمال مغرب 00`20`13`05	شمال مشرق 28`21`00`06	مشرق 29`22`14`07	شمال 30`23`15`08

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا رِجَالُ الْغَيْبِ وَيَا اَرْوَاحُ الْمُقَدَّسَة اَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ وَ انْظُرُوْنِيْ بِنَظْرَةٍ يَا رُقَبَاء يَا نُقَبَاء يَا نُجَبَاء يَا اَبْدَال يَا اَوْتَاد يَا قُطْب يَا غَوْث اَعِيْنُوْنِيْ بِحُرْمَةِ مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ وَ عَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْن

روحانی ماہنامہ آئینہ قسمت میں تمام اعمال نیک نیتی کی بناء پر عاملین وقارئین کے استفادہ کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ جائز کام میں تو اللہ اور اس کا رسولؐ بھی مدد کرتے ہیں۔ ناجائز عمل کرنے سے باز رہیں ورنہ سخت رجعت بھی ممکن ہے۔ بہر حال جب بھی کوئی عمل کریں تو لازم ہے کہ عمل کی رجعت سے بچنے کے لئے 6 کلو چینی' ایک کلو سوجی یا بارہ کلو باجرہ دو کلو چاول اپنے سر سے وار کر رکھ لیں۔ بعد از عمل استعمال سے پہلے کسی بھی قبرستان جا کر عامل شاہ زنجانی کا اور اپنا اہلِ قبور کو سلام عرض کریں اور فاتحہ خوانی کر کے درختوں کی جڑوں میں حشرات الارض کو صدقہ ڈال دیں اور صدقہ ڈالنے کے بعد پیچھے مڑ کر نہ دیکھیں۔ یہ صدقہ صرف ایک عمل کے لئے ہے۔ دوسرے عمل کے لئے علیحدہ صدقہ دیں۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں
بک لینڈ۔ سیروز سینما بلڈنگ۔ راولپنڈی کینٹ فون نمبر: 5514911

ساعات کی ترتیب آپکے شہر کے طلوع آفتاب سے شروع ہوتی ہے

دن	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
اتوار	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد
پیر	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری
منگل	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ
بدھ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل
جمعرات	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس
جمعہ	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
ہفتہ	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ

نوروز عالم افروز 2005 کی آمد آمد ہے۔ 20 مارچ کو 10 محرم الحرام ہوگا۔ 2005 روحانی سال کی اہمیت کے پیش نظر حدیث رسول خداؐ (حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں) کے تحت سادگی سے منانے کی ابھی سے اپنے ذہن میں پلاننگ کرلیں۔ خوشی کے دن نوروز اور ایام غم محرم کا ایک ساتھ ہونا 36 سال بعد آنا اس دن کی روحانی اہمیت کو اجاگر کررہا ہے۔ سید الشہداء امام عالی مقام امام حسین علیہ السلام کے وسیلہ سے آپ کی کوئی بھی روحانی دعا اس دن یقیناً قبولیت کا شرف پاسکتی ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے مارچ 2005 کا آئینہ قسمت ملاحظہ فرمائیں۔

تثلیث شمس مشتری

اس ماہ کی سعادت سے بھرپور طاقتور نظر کی ابتداء 6 فروری 17 بجکر 43 منٹ، تکمیل نظر 7 فروری 17 بجکر 2 منٹ، خاتمہ نظر 8 فروری 16 بجکر 18 منٹ پر ہوگا۔ برائے ترقی دولت، حصول انعامات، حکام اور سلاطین کی تسخیر و ملاقات کے لئے خصوصی وظائف نقش بنائے جاسکتے ہیں۔ نقش نادعلی اپنے جائز شرعی مقصد کیلئے بنا کر باپرہیز پاس رکھیں۔ نقش کے نیچے نام معہ والدہ و مقصد لکھیں۔

۷۸۶			
۱۵۹۶	۱۶۰۹	۱۶۰۶	۱۶۰۳
۱۶۰۷	۱۶۰۲	۱۵۹۷	۱۶۰۸
۱۶۰۱	۱۶۰۴	۱۶۱۱	۱۵۹۸
۱۶۱۰	۱۵۹۹	۱۶۰۰	۱۶۰۵

تثلیث عطارد مشتری

اس سعد نظر کی ابتداء 10 فروری 2 بجکر 5 منٹ، تکمیل نظر 10 فروری 15 بجکر 41 منٹ، خاتمہ نظر 11 فروری 5 بجکر 11 منٹ پر ہوگا۔ حصول علم وفن ہر قسم طلبہ کی ذہانت بڑھانے اور صنعت وحرفت کاروباری ترقی کے لئے ہر قسم کے اعمال ووظائف کیے اور نقش لکھے جاسکتے ہیں۔ سورۃ مدثر کے خالی البطن نقش کو لکھ کر باپرہیز پاس رکھیں۔

۷۸۶		
۷۶۹۶	۶۱۵۷۱	۲۳۰۸۸
۳۸۴۸۰	یہاں مقصد لکھیں	۵۳۸۷۵
۴۶۱۷۹	۳۰۷۸۴	۱۵۳۹۲

قران شمس عطارد

اس سعد وقت کی ابتداء 13 فروری 9 بجکر ایک منٹ، تکمیل نظر

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
نیو شاہین جنرل سٹور۔ کمالیہ ☆ نیو حافظ بکسٹال چوک بلاک نمبر 1۔ سرگودھا

Scanned with CamScanner

14 فروری 15 بجکر 47 منٹ' خاتمہ نظر 15 فروری 21 بجکر 53 منٹ پر ہوگا۔ حل المشکلات' ذہانت بڑھانے کیلئے اس طلسماتی نظر سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ سورۃ فاتحہ کا خالی البطن نقش لکھ کر باپرہیز پاس رکھیں اور لکھ کر پی بھی سکتے ہیں۔

	۷۸۶	
۷۸۸	۶۳۰۹	۲۳۶۴
۳۹۴۰	یہاں مقصد لکھیں	۵۵۲۱
۴۷۳۳	۳۱۵۲	۱۵۷۶

تثلیث زہرہ مشتری

یہ فروری کی دوسری خوبصورت طاقتور نظر ہے۔ اس کی ابتداء 16 فروری 20 بجکر 39 منٹ' مکمل نظر 17 فروری 15 بجکر 9 منٹ' خاتمہ نظر 18 فروری 9 بجکر 37 منٹ پر ہوگا۔ حصول زن' زر' عشق و محبت' شادی و پسندیدہ جگہ شادی غرض سبھی نیک مقاصد کے لئے وظائف کرنے یا نقش بنانے کے لئے موثر وقت ہوگا۔ سورۃ یوسف کے 2 عدد نقش لکھ کر ایک پھلدار درخت سے لٹکائیں دوسرا باپرہیز پاس رکھیں۔

	۷۸۶	
۴۱۹۹۸	۳۳۵۹۸۸	۱۲۵۹۹۴
۲۰۹۹۹۰	یہاں مقصد لکھیں	۲۹۳۹۹۰
۲۵۱۹۹۲	۱۶۷۹۹۲	۸۳۹۹۶

تسدیس عطارد مریخ

اس سعد وقت کی ابتداء 22 فروری 5 بجکر 49 منٹ' مکمل نظر 23 فروری 2 بجکر 23 منٹ' خاتمہ نظر 23 فروری 22 بجکر 55 منٹ پر ہوگا۔ دوستوں سے الفت و محبت قائم رکھنے' ملازمتی ترقی' ذہنی' جسمانی صلاحیتیں بڑھانے کیلئے سورۃ حجر کا خالی البطن نقش لکھ کر باپرہیز پاس رکھیں۔

	۷۸۶	
۱۴۷۲۵	۱۱۷۸۰۹	۴۴۱۷۵
۷۳۶۲۵	یہاں مقصد لکھیں	۱۰۳۰۸۴
۸۸۳۵۹	۵۸۹۰۰	۲۹۴۵۰

تثلیث عطارد زحل

اس سعد وقت کی ابتداء 27 فروری 16 بجکر 11 منٹ' مکمل نظر 28 فروری 2 بجکر 52 منٹ' خاتمہ نظر 28 فروری 15 بجکر 35 منٹ پر ہوگی۔ حل المشکلات ہر قسم کے لئے 110 مرتبہ نادِ علی پڑھیں اور نقش لکھ کر باپرہیز پاس رکھیں۔ صدقہ مشکل کشاء' مشکل کشائی ہوگی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نادِ	عَلِیًّا	مَظْهَرَ	اَلْعَجَائِبِ	تَجِدْهُ	عَوْنًا	لَکَ	فِی النَّوَائِبِ	کُلُّ	هَمٍّ
عَلِیًّا	مَظْهَرَ	اَلْعَجَائِبِ	تَجِدْهُ	عَوْنًا	لَکَ	فِی النَّوَائِبِ	کُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ
مَظْهَرَ	اَلْعَجَائِبِ	تَجِدْهُ	عَوْنًا	لَکَ	فِی النَّوَائِبِ	کُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَیَنْجَلِیْ
اَلْعَجَائِبِ	تَجِدْهُ	عَوْنًا	لَکَ	فِی النَّوَائِبِ	کُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَیَنْجَلِیْ	بِعَظَمَتِکَ
تَجِدْهُ	عَوْنًا	لَکَ	فِی النَّوَائِبِ	کُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَیَنْجَلِیْ	بِعَظَمَتِکَ	یَا اَللّٰهُ
عَوْنًا	لَکَ	فِی النَّوَائِبِ	کُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَیَنْجَلِیْ	بِعَظَمَتِکَ	یَا اَللّٰهُ	بِنُبُوَّتِکَ
لَکَ	فِی النَّوَائِبِ	کُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَیَنْجَلِیْ	بِعَظَمَتِکَ	یَا اَللّٰهُ	بِنُبُوَّتِکَ	یَا مُحَمَّدُ
فِی النَّوَائِبِ	کُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَیَنْجَلِیْ	بِعَظَمَتِکَ	یَا اَللّٰهُ	بِنُبُوَّتِکَ	یَا مُحَمَّدُ	بِوِلَایَتِکَ
کُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَیَنْجَلِیْ	بِعَظَمَتِکَ	یَا اَللّٰهُ	بِنُبُوَّتِکَ	یَا مُحَمَّدُ	بِوِلَایَتِکَ	یَا عَلِیُّ
هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَیَنْجَلِیْ	بِعَظَمَتِکَ	یَا اَللّٰهُ	بِنُبُوَّتِکَ	یَا مُحَمَّدُ	بِوِلَایَتِکَ	یَا عَلِیُّ	یَا عَلِیُّ
وَغَمٍّ	سَیَنْجَلِیْ	بِعَظَمَتِکَ	یَا اَللّٰهُ	بِنُبُوَّتِکَ	یَا مُحَمَّدُ	بِوِلَایَتِکَ	یَا عَلِیُّ	یَا عَلِیُّ	یَا عَلِیُّ

Scanned with CamScanner

میاں جاوید اقبال۔ بدوملہی

شرفِ زہرہ

عشق و محبت کی داستان لئے ہوئے زہرہ دورۂ فلک طے کرتا ہوا جب برج حوت کے 27 درجہ پر پہنچتا ہے تو اس میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے۔ پروردگار عالم نے وقت کے ہر موقع میں خاص اثر رکھا ہے۔ حکمائے فلاسفہ کا قاعدہ یہ ہے کہ وہ حصول اثر کے لئے فاعل کو مہیا کرتے ہیں تا کہ عالم فلکی کی تاثیر کو عالم سفلی میں اُتارا جا سکے اور جب ایسا مادہ مہیا کرلیا جاتا ہے جو اس کا اثر قبول کرلیا جاتا ہے تو اس اثر کو لوح یا نقش پر اُتار لیا جاتا ہے اور وہ سبب زمین پر ظہور صنعت قدرت خدا کا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ زہرہ کے ان درجوں پر فائز ہونے سے جو تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ وہ عشق و محبت کرنے' رجوع خلق' تسخیر مستورات کیلئے بہت تیزی سے کام کرتی ہے۔ میاں بیوی میں اتفاق و محبت' پسندیدہ جگہ پر شادی' تسخیر قلب (لیکن جائز) شہرت' عظمت اور مقبولیت کیلئے مختلف اعمال تیار ہوتے ہیں۔ اس سال زہرہ کو 19 مارچ بروز ہفتہ سہ پہر 4 بجکر 27 منٹ سے 20 مارچ بروز اتوار دوپہر 11 بجکر 44 منٹ تک شرف کی سعادت حاصل ہوگی۔ عاملین اور مختلف حضرات اس میں حب کے علاوہ عزت و شہرت اور مقبولیت کے مختلف اعمال تیار کرتے ہیں۔ لہٰذا اس وقت سے ان تمام لوگوں کو فائدہ اٹھانا چاہئے جن کا خلقت سے عام تعلق ہے۔ مثلاً حکیم' لیڈر' ڈاکٹر' وکلاء' دکاندار اور دیگر وہ تمام پیشہ ور لوگ جن کا ذریعہ آمدن عوام سے متعلق ہے کاروبار میں اضافہ کیلئے ایک موثر سبب ہے۔ مستورات کی رجوعیت کیلئے بھی اس وقت فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے وہ لوگ جو کسی عورت کو تسخیر میں لانا چاہیں یا کسی مطلوبہ جگہ شادی کی خواہش پوری نہ ہو سکتی ہو تو اس شرف کی تاثیر کام دے گی۔ آج میں اس قسم کا ایک ایسا نادر عمل حب قارئین آئینہ قسمت کی نظر کررہا ہوں جو کہ انتہائی سریع التاثیر ہے اور اکثر اوقات میں اس سے کام لیتا ہوں۔ اس سے قبل میں قارئین آئینہ قسمت اور اُن عاملین سے گزارش کرتا ہوں وہ مختلف کتابوں سے اعمال کو پڑھ کر کرتے رہتے ہیں لیکن بعد میں اُس کو تاثیر سے خالی پاتے ہیں۔ ایک تو وہ شرف کے اوقات کو ضائع کرتے ہیں اور دوسرا اعمال کا بے اثر ہونے کا رونا پیٹتے ہیں اُن حضرات کیلئے آئینہ قسمت ماہ فروری' ماہ اپریل 2004ء میں میرے دوست محقق فضل محمود نقاش نے اپنی تحقیق میں ان تمام نکات کی نشاندہی کی ہے جن کے باعث عمل نامکمل رہ جاتا ہے۔ جناب فضل محمود نقاش صاحب نے 9 آیات حب پر اور سورۃ اخلاص پر سیر حاصل بحث کی اور اتنا مواد پیش کیا ہے جو کہ 20 کتابوں میں بھی نہیں ملتا۔ انہیں آیات حب میں سے آیت نمبر 2 اور نمبر 4 سے ایک ایسا سریع التاثیر عمل پیش کررہا ہوں جو کہ میرے معمول میں سے ہے۔

عمل (حصہ اول)

آیت یحبونھم کحب اللہ والذین آمنو اشد حبا للہ کی ایک بسط حرفی سطر لکھیں یعنی علیحدہ علیحدہ حروف کرلیں دوسری سطر نام معہ والدہ طالب و مطلوب اور لفظ مقصد جلب قلب درمیان میں لکھ کر بسط کریں۔ اب ہر دو سطور کو آپس میں امتزاج دے کر' یعنی ایک حرف آیت پاک کا اور ایک نام والی سطر کا لے کر پھر ایک آیت کا اور ایک نام والی سطر کا حرف لے کر باری باری عمل کر کے تیسری سطر مکمل بنائیں۔ جس سطر کے حرف ختم ہو جائیں دوبارہ شروع سے اس سطر کے اتنے حروف اور لے لیں جس قدر ضرورت ہو۔ اب تمام حروف کے نیچے ابجد قمری سے اعداد لکھیں۔ ان اعداد کے نیچے چوتھی سطر میں ان اعداد کے مطابق حروف قطب لکھیں۔ ان حروف کو چار چار ملا کر کلمات بنالیں۔ اب سطر امتزاج کے اعداد نکال کر 2 نقش مربع آتشی چال سے پر کریں۔ ایک نقش بادی چال سے ایک نقش آبی چال سے پر کریں۔ چاروں کونوں پر ملائکہ کے نام لکھیں۔ اب اس نقش کے گرد حروف قطب سے بنائے گئے کلمات کو نقش کے چاروں اطراف میں لکھ لیں۔ نقش زعفران سے لکھا جائے اور بخور عود یا صندل کا ہو۔ اب نقش تیار ہیں۔ آتشی نقوش میں سے ایک نقش طالب اپنے پاس رکھے' دوسرا نقش دو ٹھیکریوں کے درمیان رکھ کر آگ کے نیچے دفن کریں۔ یا نقش کو کسی دوسرے طریقہ سے حرارت پہنچا کر گرم کریں۔ آبی نقش کو کسی نلکی میں موم بند کر کے آب

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں
☆ شیخ ممتاز ریلوے بکسٹال۔ روہڑی ☆ شان بکڈپو۔ سانگھڑ

رواں میں ڈالیں یا کسی ندی دریا کے کنارے نمدار جگہ پر دفن کریں۔ ہادی نقش کو ہوا میں کسی پھلدار درخت کے ساتھ لٹکائیں۔ جہاں پر نقش کو حرارت دی جارہی ہو وہاں تھوڑا سا دور کھڑے ہو کر منہ نقش کی طرف کر کے **101** مرتبہ آیت مذکورہ کو ورد کریں۔ انشاء اللہ **7** یوم میں مطلوب حاضر ہوگا۔ یہ عمل انتہائی سریع التاثیر ہے اور فوری طور پر اثر کر جاتا ہے۔ اس کو اور تیز ترین اور جلد کرنے کیلئے ساتھ میں عمل نمبر **2** کی سات عدد بتیاں جلائیں۔ عمل کو ہرگز ناجائز نہ کریں ورنہ نقصان کا اندیشہ ہے۔ یاد رکھیں قضا' تدبیر' عمل' دعا' صدقہ' خیرات سے ٹل جاتی ہے۔ عملیات کبھی بے کار نہیں جاتے۔ گرمی کا زمانہ ہو' دھوپ کی شدت ہو آپ چھتری لگالیں نہ آفتاب غروب ہوا نہ دھوپ بند ہوئی مگر آپ دونوں چیزوں سے ایک تدبیر سے محفوظ ہو گئے یہی حال عملیات کا ہے۔ اثر ضرور کرتے ہیں لیکن دوسروں کو ناجائز تنگ کرنے کیلئے نہ کریں۔

مثال: آیت قرآنیہ:

یَحِبُّوْنَهُمْ کَحب اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ آمَنُوْ اَشَدُّ حَبًّا لِلّٰهِ ٥

نام طالب : معظم بن زرینہ بی بی

نام مطلوب : نرگس بنت رشیدہ بیگم

مقصد : جلب قلب

سطر اول بسط حرفی آیت قرآنیہ

ی ح ب و ن ھ م ک ح ب ال ل ھ و ال ذ ی ن ام ن و اش د ح ب ال ل ھ

سطر دوم نام طالب و مطلوب بمعہ مقصد

م ع ظ م ز ر ی ن ھ ب ی ب ی ج ل ب ق ل ب ن ر گ س ر ش ی د ھ ب ی گ م

سطر امتزاج: ی م ح ع ب ظ و م ن ز ھ ر م ی ک ن ح ھ ب ب ا ی ل ب ل ی ھ ج و ل ا ب ل ق ذ ل ی ب ن ن ا ر م گ ن س و د ر ا ش ش ی د د ح ھ ب ب ا ی ل گ ل م ھ

اعداد سطر امتزاج : ۳۹۲۶

نقشہ برائے حروف قبطی

حروف قبطی	اعداد قمری	حروف قبطی	اعداد قمری
س	۱	س	۶۰
و	۲	ن	۷۰
ا	۳	ذ	۸۰
ل	۴	غ	۹۰
ع	۵	ر	۱۰۰
ظ	۶	ب	۲۰۰
ی	۷	ش	۳۰۰
م	۸	ک	۴۰۰
ح	۹	ض	۵۰۰
ق	۱۰	ط	۶۰۰
خ	۲۰	ھ	۷۰۰
ز	۳۰	ج	۸۰۰
ت	۴۰	د	۹۰۰
ف	۵۰	ث	۱۰۰۰

سطر امتزاج کے متبادل حروف قبطی:

ق ت م ن و د ظ ت ف ی ع ب ت ق خ ف م ع و د س ق ز و ز ق ع ا ظ ز س و ز ر ھ ز ق و ف ف س ب ت خ ف ص ظ ب س ش ش ق ل ل م ع و د س ق ز خ ز ت ع

حروف کلمات: سطر امتزاج کے متبادل حروف قبطی کی تعداد چونکہ طاق ہے اس لئے قواعد کی رو سے پانچ پانچ حروف کے کلمات بنائیں گے۔

قتمنو . دظتفی. عبتقخ . فمعود . سقزوز. قعاظز. سوزرہ. زقوفف. سبتخف . صظبسش . شقللم . عودسق. زخزتع

اعداد سطر امتزاج = ۳۹۲۶

نقش کیلئے صرف سطر امتزاج کے اعداد لیں گے۔

۳۰ نفی کرنے کے بعد = ۳۹۲۶-۳۰=۳۸۹۶

۴ پر تقسیم کرنے سے = ۳۸۹۶÷۴=۹۷۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جبرائیل

۹۷۴	۹۸۷	۹۸۴	۹۸۱
۹۸۵	۹۸۰	۹۷۵	۹۸۶
۹۷۹	۹۸۲	۹۸۹	۹۷۶
۹۸۸	۹۷۷	۹۷۸	۹۸۳

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں

☆ قیوم دی ہٹی۔ مین بازار۔ لیہ ☆ سٹوڈنٹ بکڈپو تحصیل بازار۔ بہاولنگر

نقش کے نیچے یہ عزیمت لکھیں۔

عزمت علیکم یا ایھا الارواح المؤکلة بھذا الحروف و بحق یا غشموائیل یا ظکائیل یا غتصجائیل و یا سید المططرون تسلطوا و احرقوا لقلب والجسد والفواد (نرگس بنت رشیدہ بیگم) بمحبت والفت مؤدة (معظم بن زرینہ بی بی) ابداً عاشقاً مجنوناً و دائماً ابداً سرمداً فی کل حال و زمان و مکان العجل العجل الساعة الساعة الواحا الواحا۵

بنائے گئے کلمات کو نقش کے اطراف میں لکھیں۔ نقش میں پہلا موکل اسم عدد طالب کا ہے دوسرا موکل عدد مطلوب کا ہے۔ تیسرا موکل آیات قرآنیہ کا ہے۔ چوتھا موکل تمام ملائکہ کا سردار ہے۔

عمل حصہ دوم

حصہ دوم اس عمل کا حصہ جس میں سات عدد بتیاں بنائی جاتی ہیں اور اسی عمل کے ساتھ روزانہ ایک بتی جلائی جاتی ہے۔ یہ اعمال سینوں کے راز میں سے ہیں اور قارئین آئینہ قسمت کیلئے شرف زہرہ کے موقع پر بہت بڑا تحفہ خاص ہے۔ جس کو صرف آپ حضرات شاہ زنجانی صاحب کی اجازت سے کریں تا کہ اس بات کا شکوہ نہ رہے کہ عمل بے کار گیا ہے۔ مزہ تو استعمال کے بعد ہی آئیگا۔ اس عمل کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔

آیت قرآنیہ: قد شغفھا حباً انا لنرھا فی ضلل مبین۵

بسط حرفی: ق د ش غ ف ھ ا ح ب ا ا ن ا ل ن ر ھ ا ف ی ض ل ل ا ل م ب ی ن

نام طالب و مطلوب بمعہ مقصد

م ع ظ م ز ر ی ن ھ ب ی ب ی ج ل ب ق ل ب ن ر گ س ر ش ی د ھ ب ی گ م

سطر امتزاج: ق م د ع ش ظ غ م ف ز ھ ر ا ی ح ن ب ھ ا ب ا ی ن ب ا ی ل ج ن ل ر ب ھ ق ا ل ف ب ی ن ض ر ل گ ا س ل ر م ش ب ی ی د ن ھ ق ب د ی ش گ غ م

اعداد سطر امتزاج = ۶۷۳۰

تعداد حروف امتزاج = ۶۴

حروف کلمات سطر امتزاج = قمدع . شظغم . فزھر . ایحن . بھاب . اینب . ایلج . نلرب . ھقال . فبین . ضرلگ . اسلر . مشبی . یدنھ . قبدی . شگغم

سطر امتزاج کے اعداد = ۶۷۳۰

۱۲ طرح کرنے سے = ۶۷۱۸=۱۲-۶۷۳۰ ۳ پر تقسیم کرنے سے = ۲۲۳۹=۳÷۶۷۱۸

کسر 1 حاصل ہوئی۔ لوح یہ ہے:

اینب. ایلج. تلرب. ھقال. فبین. ضرلگ

۷۸۶

۲۲۴۴	۲۲۴۶	۲۲۴۰
۲۲۳۹	۲۲۴۳	۲۲۴۸
۲۲۴۷	۲۲۴۱	۲۲۴۲

(دائیں جانب) قمدع. شظغم. فزھر. ایحن. بھاب
(بائیں جانب) اسلر. مشبی. یدنھ

قبدی. شگغم

لوح کے نیچے یہ عزیمت لکھیں۔

اقسمت علیکم یا مؤکل ھذا اللوح یا رفائیل احرقو القلب (نرگس بنت رشیدہ بیگم) بمحبت والمؤدة (معظم بن زرینہ بی بی) و احضروا (نرگس بنت رشیدہ بیگم) بحق آیت پاک العجل العجل العجل الساعة الساعة الوحا الوحا الوحا۔

مؤکل بنانے کا طریقہ: سطر امتزاج کے حروف اول و آخر اور قلب کے حروف اٹھا کر ملفوظی بنا کر اعداد نکال لیں اور اس کا موکل بنا لیں۔

حروف اول و آخر ق م = ملفوظی قاف، میم

اعداد = ۱۸۱+۹۰=۲۷۱

حروف قلب ب ھ = ملفوظی با، ھا

اعداد = ۳+۶=۹ (۹+۲۷۱=۲۸۰)

مؤکل بنار فائیل

اب ایک طرف نقش لکھ کر بنائے گئے کلمات نقش کے گرد لکھیں۔ دوسری طرف یعنی پشت پر سطر امتزاج کی دونوں سطور کو زعفران سے لکھیں۔ ایسے سات عدد نقش لکھیں اور روزانہ بعد از نماز مغرب محبوب کے گھر کی طرف منہ کر کے چراغ میں تیل چنبیلی میں ایک بتی جلایا کریں۔ عمل انتہائی سریع التاثیر ہے۔ اگر محبوب سات بتیاں جلانے سے قبل حاضر ہو جاتا ہے تو عمل کو فوراً موقوف کر دینا چاہئے۔

تسخیر خلق کا مجرب عمل

☆.....از تحریر: شہزادہ منظور علی سموں۔ ٹنڈو محمد خان

اس دفعہ قارئین آئینہ قسمت کے لئے شرف زہرہ تسخیر خلق کا مجرب عمل اسرار الکبر کے عنوان سے حاضر خدمت ہے۔ یہ بہت ہی پر تاثیر اور مجرب عمل ہے۔ شرف زہرہ کا سعد وقت سال میں ایک دفعہ

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں
بک ورلڈ۔ چھپڑ بازار۔ چکوال ☆ سلطان نیوز ایجنسی اخبار مارکیٹ۔ لاہور

ضرور آتا ہے۔ عاملین کاملین اس وقت کا شدت سے انتظار کرتے ہیں اور پاورفل عملیات تعویذات' نقوش وغیرہ تیار کرتے ہیں۔ سیارہ زہرہ کے شرف یا اوج میں پیار' محبت' نکاح وشادی' کسی بیوفا محبوب کو اپنی محبت میں بے چین کرنے' جسمانی وچہرہ (منہ) کی خوبصورتی بڑھانے مال و دولت میں ترقی پانے' انعامی اسکیموں سے فائدہ اٹھانے' بیماری سے شفاء پانے' گمشدہ یا بھاگے ہوئے شخص کو واپس بلانے اور لوگوں کو اپنی طرف راغب کرنے یعنی تسخیر خلق وغیرہ جیسے طاقتور عملیات تیار کئے جاتے ہیں۔ اس اوقات شرف زہرہ سے ڈاکٹرز' حکیم' وکلاء' دکاندار' ٹرانسپورٹر خصوصاً فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ ان لوگوں کا تعلق بھی تسخیر خلائق اور رجوعیت سے ہے۔ سیارہ زہرہ سے نقش مخمس ۵ در ۵ منسوب ہے۔

وضاحت: جس کمرہ میں عمل تیار کریں وہ پاک صاف ہو۔ عامل خود صاف پاک و باوضو ہو۔ بخورات زہرہ جلاتے رہیں۔ رجال الغیب سامنے نہ ہو۔ تمام کام ساعت زہرہ میں کرنا ہے۔ لوح تسخیر خلق کو عرق گلاب' زعفران' عنبر کی سیاہی سے لکھیں۔ سفید کاغذ پر ایک طرف سیاہی میں ایک ٹکڑا مقناطیس بھی ڈال دیں تاکہ سیاہی میں کشش پیدا ہو جائے۔ لوح تسخیر خلق ہر ایک شخص کے لئے علیحدہ اپنے نام مع والدہ سے تیار ہوگی۔ لوح تیار کرکے اپنے گلے میں یا دائیں بازو میں باندھ لیں۔

لوح تسخیر خلق تیار کرنے کا طریقہ:

(1) اپنے نام مع والدہ کے اعداد
(2) تسخیر خلق کے اعداد
(3) مقناطیس کے اعداد
(4) آیت تسخیر "لقد جاء...... سے......رؤف رحیم" تک کے اعداد

ان چاروں جملوں کی میزان لے کر قانون کے مطابق نقش مخمس تیار کریں۔

فوائد لوح تسخیر خلق: یہ لوح جس کے پاس ہوگی وہ ہر دل عزیز ہوگا۔ دُنیا عزت سے پیش آئیگی۔ شادی کی رکاوٹیں ختم ہو جائیں گی۔ محبوب پیار محبت سے پیش آئیگا۔ جس کو بھی ایک نظر اٹھا کر دیکھیں گے وہ محبت میں بے چین ہو جائیگا۔ افسران بالا عزت سے پیش آئیں گے۔ جس کے پاس کسی بھی کام کے لئے جائیں گے وہ انکار نہ کرے گا۔ اس لوح تسخیر خلق کے اور بھی ہزاروں فوائد ہیں جو لکھنے سے باہر ہیں۔ ایک دفعہ لوح بنا کر فیضیاب ہو جائیں۔ مثلاً

(1) نام منظور علی اعداد = ۱۳۰۶
(2) مقصد تسخیر خلق اعداد = ۲۰۰۰
(3) مقناطیس اعداد = ۲۷۰
(4) آیت تسخیر خلق

لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم = ۲۸۹۶

جمع = ۶۴۷۲

قانون ۶۴۷۲-۶۰= باقی ۶۴۱۲÷۵

۱۲۸۲ کسر ۲ بچی خانہ ۱۶ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔

چال

۷	۱۳	۱۹	۲۵	۱
۲۰	۲۱	۲	۸	۱۴
۳	۹	۱۵	۱۶	۲۲
۱۱	۱۷	۲۳	۴	۱۰
۲۴	۵	۶	۱۲	۱۸

لوح تسخیر خلق مثالی یہ ہے:

۷۸۶

لقد جاءکم رسول

۱۲۸۸	۱۲۹۴	۱۳۰۱	۱۳۰۷	۱۲۸۲
۱۳۰۲	۱۳۰۳	۱۲۸۳	۱۲۸۹	۱۲۹۵
۱۲۸۴	۱۲۹۰	۱۲۹۶	۱۲۹۸	۱۳۰۴
۱۲۹۲	۱۲۹۹	۱۳۰۵	۱۲۸۵	۱۲۹۱
۱۳۰۶	۱۲۸۶	۱۲۸۷	۱۲۹۳	۱۳۰۰

من انفسکم عزیز علیہ

حمعسق

بالمؤمنین رؤف رحیم

کھیعص

ما عنتم حریص علیکم

Scanned with CamScanner

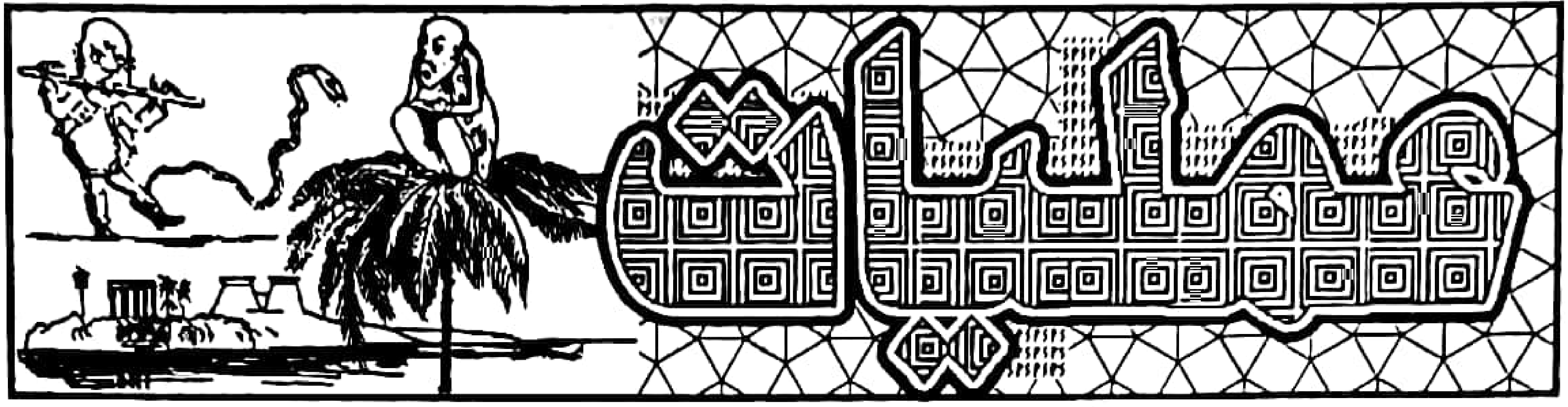

لوح ناد علیؑ

☆......از تحریر: محمد اسد اللہ سلیمانی ' جھنگ

قمر سعد اصغر ستارہ ہے۔ جسے انگریزی میں **Moon** ' فارسی میں ماہتاب' اُردو میں چاند ہندی میں چندر ماں اور پنجابی میں چن کہتے ہیں۔ قمر کا برج سرطان ہے۔ یہ ایک برج میں اڑھائی دن رہتا ہے۔ یہ مونث ہے اور اعداد اس کے 340 ہیں۔ قمر کو ہر ماہ 3 درجے برج ثور میں شرف اور 3 درجے برج عقرب میں ہبوط ہوتا ہے۔ اس کے موکل کا نام اسماعیل' طبع سرد' سمت شمال' دھات چاندی' لذت شیریں' دن پیر' رنگ سفید وسبز' بخور عود' عنصر آبی' غذا شکر دہی گلاب اور میوہ جات ہیں۔ اس کا تعلق صحت وتندرستی' ترقی کاروبار سے ہے۔ علوم فلکیات کے قاعدے کے مطابق کواکب کو مخصوص درجوں پر شرف وہبوط ہوتا ہے۔ شرف کے اوقات میں فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہے۔ یعنی حصول دولت' کاروبار میں ترقی' گھر میں خیر وبرکت وغیرہ کے نقوش والواح تیار کی جاسکتی ہیں۔ جبکہ ہبوط میں نقصان دیا جاسکتا ہے۔ یعنی دشمن کو نقصان دینا' نکاح کی بندش کرنا' طلاق دلوانا' کاروبار تباہ کرنا وغیرہ کے عملیات کئے جاسکتے ہیں۔ جب کسی سیارے کو شرف ہوتا ہے تو اس وقت

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

[illegible] (top-right corner) — جبرائیل — شمفیائیل السمحن (top-left corner)

کهیعص اسرائیل (right side) — [illegible] عزرائیل (left side)

الله الله الله الله الله	محمدؐ محمدؐ محمدؐ محمدؐ محمدؐ	فاطمۃؑ فاطمۃؑ فاطمۃؑ فاطمۃؑ فاطمۃؑ	علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ	حسنؑ حسنؑ حسنؑ حسنؑ حسنؑ	حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ	الله الله الله الله الله
حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ	نادِ علیا مظهر العجائب	تجده عونالک فی النوائب	کل هم و غم سینجلی بعظمتک	یا الله بنبوتک یا محمدؐ	بولایتک یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ	محمدؐ محمدؐ محمدؐ محمدؐ محمدؐ
حسنؑ حسنؑ حسنؑ حسنؑ حسنؑ	یا الله بنبوتک یا محمد	بولایتک یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ	ناد علیا مظهر العجائب	تجده عونالک فی النوائب	کل هم و غم سینجلی بعظمتک	فاطمۃؑ فاطمۃؑ فاطمۃؑ فاطمۃؑ فاطمۃؑ
علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ	تجده عونالک فی النوائب	کل هم و غم سینجلی بعظمتک	یا الله بنبوتک یامحمدؐ	بولایتک یا علیؑ یا علیؑ یاعلیؑ	ناد علیا مظهر العجائب	علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ
فاطمۃؑ فاطمۃؑ فاطمۃؑ فاطمۃؑ فاطمۃؑ	بولایتک یاعلیؑ یا علیؑ یا علیؑ	نادعلیا مظهر العجائب	تجده عونالک فی النوائب	کل هم و غم سینجلی بعظمتک	یا الله بنبوتک یا محمدؐ	حسنؑ حسنؑ حسنؑ حسنؑ حسنؑ
محمدؐ محمدؐ محمدؐ محمدؐ	کل هم و غم سینجلی بعظمتک	یا الله بنبوتک یا محمدؐ	بولایتک یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ	نادعلیا مظهر العجائب	تجده عونالک فی النوائب	حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ
الله الله الله الله الله	حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ حسینؑ	حسنؑ حسنؑ حسنؑ حسنؑ حسنؑ	علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ	فاطمۃؑ فاطمۃؑ فاطمۃؑ فاطمۃؑ فاطمۃؑ	محمدؐ محمدؐ محمدؐ محمدؐ محمدؐ	الله الله الله الله الله

[illegible] (bottom-right corner) — میکائیل — حم تنزیل (bottom-left corner)

وکفٰی باللّٰہ شہیدا محمد رسول اللّٰہ

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
ملک اللہ بخش نیوز ایجنٹ ٹریفک چوک۔ ڈیرہ غازی خان

اس سیارے میں بے پناہ طاقت ہوتی ہے۔اس مرتبہ شائقین روحانیات کیلئے لوح نادعلیؑ پیش کررہا ہوں جس کو آپ شرف قمر میں تیار کرلیں۔اس کے اثرات بہت جلد شروع ہوجاتے ہیں اس کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں۔

فوائد لوح ناد علیؑ: اس لوح نادعلیؑ کو پاس رکھنے سے ہر کام میں برکت ہوگی۔کاروبار میں خوب ترقی ہوگی۔مال و دولت میں دن بدن اضافہ ہوتا جائیگا۔قرض سے نجات ملے گی۔بے اولادوں کو اولاد جیسی نعمت ملے گی۔ہر طرح کی انعامی سکیموں میں فسٹ اور سیکنڈ میں انعام لگے گا۔امراض سے یقینی شفاء ملے گی۔ہر طرف سے ترقی کے دروازے کھل جائیں گے۔شادی میں رکاوٹ دور ہوگی اور اچھی جگہ پر شادی ہوگی۔دشمن ذلیل وخوار ہونگے۔ہر جگہ عزت وشہرت بڑھے گی۔محبوب آپ سے بے انتہا محبت کرے گا۔نحوست سیارگان کا خاتمہ ہوگا۔امتحان یا الیکشن میں کامیابی ہوگی۔ہر طرح کے حادثات سے حفاظت رہے گی۔حصول ملازمت میں کامیابی ہو۔بیرون ملک ملازمت کے مواقع ملیں گے۔سایہ آسیب بدنظر سحروجادوٹونے کا اثر ختم ہوجائیگا۔مقدمات میں کامیابی ہوگی۔ہر قسم کی جائز خواہشات پوری ہونگی۔حصول علم وروحانیات میں کامیابی ملے اور بے شمار فائدے ملیں گے۔

ترکیب استعمال: لوح نادعلیؑ لکھنے کیلئے علیحدہ پاک وصاف کمرہ کا انتخاب کرکے خود خوشبودار عطر لگا کر بیٹھیں۔اب شرف قمر میں جب ساعت قمر ملے تو اس وقت لوح نادعلیؑ کاغذ پر عرق گلاب وزعفران سے لکھیں۔اس کے علاوہ تانبہ یا چاندی پر بھی کندہ کرسکتے ہیں۔پھر تین مرتبہ سورۃ فاتحہ تین مرتبہ سورۃ اخلاص اور تین مرتبہ نادعلیؑ صغیر پڑھ کر لوح پر دم کردیں۔اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔پھر حسب توفیق خیرات دے کر لوح نادعلیؑ اپنے پاس رکھ لیں۔انشاء اللہ چند ہی دنوں میں اثرات شروع ہوجائیں گے۔یہ صدری واسراری لوح نادعلیؑ اور میرے سینے کا راز ہے۔

نوٹ: اس مرتبہ شرف قمر 17 جنوری 2005 میں آرہا ہے۔مزید تفصیلات اور دیگر شرف قمر کے اوقات زنجانی جنتری 2005ء میں دیکھیں۔اگر کوئی یہ لوح نادعلیؑ خود نہ تیار کرسکیں وہ مجھ سے یا پھر شاہ زنجانی صاحب سے رابطہ کریں۔

رحمکاریہ جفر لوح سلیمانی

☆......از تحریر: عامل سید شعیب الرحمٰن شاہ۔ایبٹ آباد

اس سال 7 فروری 2004 کو شمس تثلیث مشتری شام 5 بجکر 7 منٹ پر قائم ہوگی۔دوسری سعادت اکبر نظر عطارد تثلیث مشتری 10 فروری کو مکمل نظر 3 بجکر 44 منٹ پر قائم ہوگی۔تیسری سعادت اکبر نظر 17 فروری زہرہ مشتری تثلیث 3 بجکر 10 منٹ دوپہر پر قائم ہوگی۔یہاں اوج مشتری اوج یافتہ ہے اور تینوں تثلیثات بہت سعادت اکبر ہیں جو لوگ امراض قلب شوگر بلڈ پریشر اور لاعلاج امراض میں مبتلا ہیں ان کے لئے یہ لوح سلیمانی خصوصی شفاء کیلئے بنوا کر پاس رکھیں۔اللہ پاک ایسے اسباب بنائیگا جس سے عقل حیران رہ جائے گی۔علمائے طلسمات اکثر ایسی الواح کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔جو لوگ اس طلسم کو تیار کرنا چاہیں تیار کرسکتے ہیں۔یہ لوح خصوصی دولت کیلئے جن کے ہاں مالی تنگی پریشانیاں مقدمات میں ناجائز پھنسے ہوئے ہوں بلکہ یہ طلسم لوح سلیمانی ایک ہزار مقاصد کیلئے کافی ہے جو یہ طلسم تیار کروائیں وہ اکیس دن تک 111 مرتبہ سورۃ فاتحہ 111 مرتبہ سورۃ اخلاص اور 111 مرتبہ درود ابراہیمیؑ پڑھ کر اس کا ثواب حضرت غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو اس سبق کا ثواب بخشیں۔یہ اس میں شرط ہے اگر یہ شرط پوری نہ کریں تو اس کے تاثرات ظاہر نہ ہونگے۔یہ طلسم گولڈن کاغذ یا 10 روپے کے نوٹ پر تیار کرکے پاس رکھیں۔چند دنوں میں اللہ پاک ایسے اسباب بنائے گا جس سے عقل حیران رہ جائیگی۔یہ طلسم میرے پاس دستیاب ہے کہیں اور دستیاب نہ ہوگی۔اس طلسم کی برکت سے دُنیا کی ہر نعمت فراخ ملے گی۔تمام حضرات کو دعوت عام ہے۔آخر میں مجھ گنہگار سید شعیب الرحمٰن شاہ اور شاہ زنجانی صاحب کے حق میں دعائے خیر کریں۔

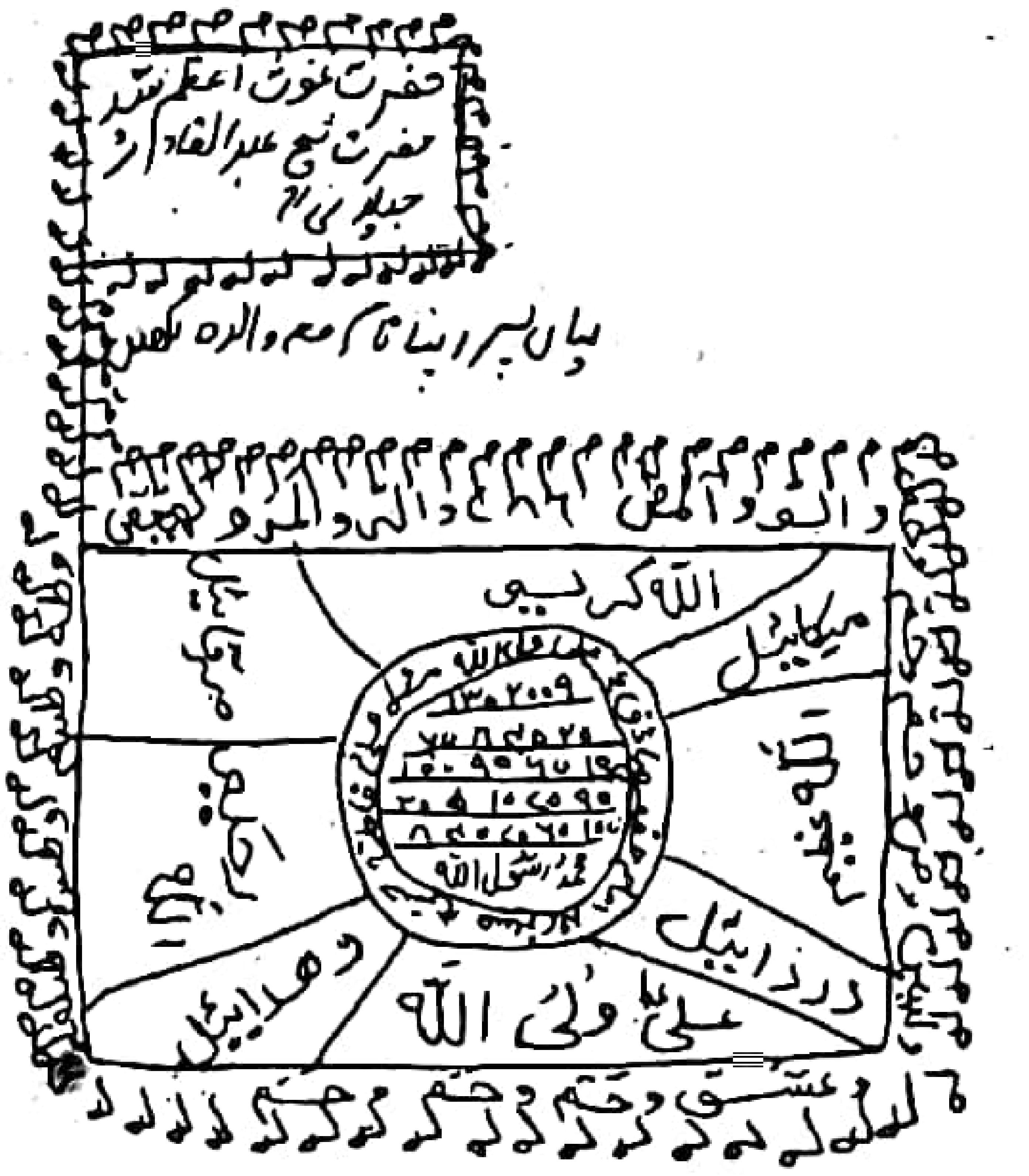

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
طاہر نیوز ایجنسی۔عارف بازار۔بورے والا

چھٹکارا بندش

☆......از تحریر: علامہ طالب حسین کرمانی ۔ وہاڑی

عمل: اللہ دی الٰہی محمد دی بادشاہی جو قرآن پاک پڑھے کرے سچے نبی کوں سلام آو دس پکھی پچاس دی بنی بائی بائی سیھڑ مانڑمس مانڑ چھوڑی ایڑا پیڑا میں چھوڑاں رس چھوڑاں رسکار چھوڑاں دریا چھوڑاں دردی دردی چھوڑاں سوموار آیا۔

اب اس عمل کے چند فوائد آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

(1) اگر کوئی کسی عمل سے کسی چیز کو باندھ دیتا ہے مثلاً انجن ہے' آٹا پیسنے والی چکی ہے' گاڑی ہے' موٹر سائیکل ہے' رکشہ ہے' بھٹہ ہے بھٹی ہے یا دکان ہے یا ورکشاپ ہے یا گھر ہے یا کوئی چیز بھی ہے تو آپ گھبرائیں نہیں اس طرح کریں کہ اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ دفعہ پڑھیں اور درمیان میں یہ عمل سات بار پڑھ کر پھونک ماریں۔ انشاء اللہ عمل سے بندھی ہوئی چیز فوراً خلاص ہوجائے گی۔

(2) اگر کسی کا دانت یا داڑھ بالکل خراب ہوگیا ہے اور رہنے کے قابل نہیں رہا۔ پہلے تو اسی طرح دم کرکے دیکھ لیں۔ شاید درد ختم ہوجائے اور دانت یا داڑھ بچ جائے۔ اگر اس طرح نہیں ہوتا تو پھر آپ اس کو سات مرتبہ پڑھ کر دانت یا داڑھ پر دم کریں کپڑے پر بھی دم کرکے اس کپڑے سے داہنے ہاتھ کی انگلیوں سے اس کو کھینچ لیں یہ بغیر تکلیف کے نکل آئے گی۔

(3) اگر کوئی کسی کا مکھن' گھی باندھ دیتا ہے کہ دودھ سے نکلتا ہی نہیں یا کم نکلتا ہے تو آپ اس طرح کریں کہ اس کو سات دفعہ پڑھ کر لسی پر دم کریں اور دودھ میں ڈال دیں یعنی جاگ لگائیں انشاء اللہ مکھن اور گھی زیادہ نکلے گا۔

(4) اگر کوئی کسی عورت کا حمل باندھ دیتا ہے کہ بچہ کی ولادت نہیں ہوتی تو آپ اس عمل کو سات بار چینی یا قند سیاہ پر دم کرکے مستور کو کھلائیں انشاء اللہ بچہ کی ولادت فوراً ہوگی۔ یا اس کے ساتھ درود پاک مع بسم اللہ گیارہ مرتبہ اور سورۃ فاتحہ معہ بسم اللہ کے گیارہ دفعہ اور سورۃ اخلاص مع بسم اللہ کے گیارہ دفعہ پڑھ کر قند سیاہ یا کسی چیز پر دم کرکے کھلانا بھی مجرب ہے۔

(5) اگر کسی مرد پر جادو وغیرہ کا اثر ہو اور وہ اپنی عورت پر قادر نہ ہوسکتا ہو تو اس عمل کو اکیس مرتبہ پانچ پختہ چھوہاروں پر دم کرکے نیم گرم دودھ کے ساتھ روزانہ کھائے۔ اس طرح اکیس یوم کرے انشاء اللہ شفاء ہوگی۔

(6) بیل گاڑی' تانگہ یا گدھا گاڑی کسی نے باندھ دی ہو تو اس کو سات دفعہ پڑھ کر دم کریں یا پانی پر دم کرکے پلائیں یا چارہ پر دم کرکے کھلائیں انشاء اللہ جادو سے چھٹکارا ہوگا۔

(7) اگر کسی عورت کو حیض نہ آتا ہو یا کمی ہو یا درد کے ساتھ آتا ہو تو اس کو سات دفعہ پانی پر دم کرکے پلائیں اس طرح چند ایام میں شفا ہوگی۔

(8) اگر کسی مستور کو حیض درد کے ساتھ آتا ہو اور حیض میں بھی درد رہتا ہو تو آپ اس طرح کریں کہ **10** گرام سفید زیرا اور **10** گرام تخم گاجر کو کوٹ کر پختہ کرکے **10** گرام ہی دیسی شکر ملالیں اور حیض کے ایام میں پانی کے ساتھ استعمال کریں انشاء اللہ درد نہ ہوگا۔ اگر ان دواؤں پر سات مرتبہ دم کرکے حیض میں چند دن کھائیں تو بہتر ہوگا۔

(9) اگر کسی نے کھیل کا میدان باندھ دیا ہو مثلاً کرکٹ میچ' فٹ بال' ہاکی' کبڈی' کشتی اور بھاگ دوڑ آپ اس طرح کریں کہ اس عمل کو اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف درمیان میں یہ سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے میدان میں چھڑکیں یا پانی پر دم کرکے کھلاڑیوں کو پلائیں انشاء اللہ بندش سے چھٹکارا ہوگا۔

(10) اگر کسی عورت کا کسی نے سنگھار باندھ دیا ہو یعنی سرمہ یا کجلہ آنکھوں میں لگائے تو پانی بہنے لگے یا کسی قسم کا مرض ہوجائے یا آپ میک اپ کریں تو مرض لگنے لگے یا چہرہ پر میک اپ سے چھائیاں پڑنے لگیں تو آپ میک اپ کے سامان پر سات بار دم کرکے لگائیں اور مرد بھی اس طرح کرے اگر جادو کا اثر ہے یا بدنظر ہو تو یہ عمل مفید ہے۔

(11) اگر بچہ یا بچی کو بدنظر لگ جاتی ہو تو یہ عمل سات بار پڑھ کر دم کریں یا اس کے ساتھ درود شریف' سورۃ فاتحہ' آیت الکرسی' سورۃ اخلاص اور چاروں قل شریف پڑھنا مفید ہے۔

آنحضرت ﷺ برائے حسنین علیہ السلام دیں تعویذ فرمودہ کہ بنویسند و بر بازو بندد۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّ مِنْ شَرِّ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ○

نیو ملک بک سنٹر

زنجانی جنتری **2004**' ہر ماہ آئینہ قسمت کا تازہ شمارہ فیصل آباد میں نہ ملنے کی صورت میں مکمل بااختیار ڈیلر نیو ملک بک سنٹر سے حاصل کریں

نیو ملک بک سنٹر دکان نمبر **8** عرفات بزنس سنٹر بالمقابل گورے اینڈ گورے میڈیکل سٹور فیصل آباد فون نمبر: **619580**

تثلیث زہرہ و مشتری

از: حکیم سرفراز احمد زاھد۔ ملتان

تثلیث زہرہ ومشتری کا وقت تالیف ورجوع کیلئے نہایت ہی پر تاثیر مانا گیا ہے۔ یہ دونوں سعد ستارے ہیں۔ تثلیث کا وقت تمام نظرات میں طاقتور ترین وقت مانا جاتا ہے۔ زہرہ ومشتری کی تثلیث کا وقت شرف زہرہ کے برابر تصور کیا جاتا ہے۔ اس تثلیث کی روحانیت کا تعلق حب اور تسخیر سے متعلق ہے۔ اس خاص وقت کے دوران تیارشدہ عملیات اتنے سریع الاثر ہوتے ہیں کہ صحیح طور پر تمام قواعد عملیات کو بروئے کار لاتے ہوئے تیار کیا جائے تو بے خطا تیر ثابت ہوتے ہیں۔ شرط یہی ہے کہ قانون اور اصول کے مطابق تیار کیا جائے یا دی گئی ہدایات کی روشنی میں عمل کیا جائے تو کامیابی یقینی ہوتی ہے۔ یہ وقت دو ناراض اور روٹھے ہوئے دلوں کے درمیان دوبارہ چاہت وعشق کے جذبات پیدا کرتا ہے۔ یا کہیں ناراض میاں بیوی کے درمیان حاسدوں، شرپسندوں یا غلط فہمیوں کی وجہ سے طلاق کی نوبت بھی اگر آ گئی ہو تو اس وقت میں تیارشدہ عمل کے ذریعے ان کے درمیان نفرت کی دیواریں ریت کے گھروندے ثابت ہو کر زمین بوس ہو جاتی ہیں اور دونوں کے درمیان دوبارہ رشتہ ازدواج قائم ہو جاتا ہے۔ کسی خاص جگہ شادی کا ارادہ ہو تو لڑکی یا والدین کو راضی کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس موقع پر افسران کی تکسیر کر کے ملازم پیشہ افراد اپنی ترقی کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو ختم کر کے کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ علم جفر اعداد اور حروف کا گورکھ دھندا ہے۔ یہ ایک سائنس ہے۔ ایک فن ہے ایک آرٹ ہے۔ جسے اگر کسی ماہر کی نگرانی میں عبور حاصل کر لیا جائے تو انسان ٹامک ٹوئیاں مارنے سے بچ جاتا ہے۔ کیونکہ عامل جفر قوانین اور اصولوں کے مطابق اعداد کی پوشیدہ قوتوں کو متحرک کر کے ایسا عمل ان اوقات میں تیار کر لیتا ہے جو تیر کی طرح نشانے پر بیٹھے گا۔ نجوم سے استخراج اوقات اور اعداد کی مخفی قوتوں کو نہیں سمجھتا وہ کس طرح سریع الاثر عمل سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ چنانچہ اس پاک علم کے شیدائیوں کو چاہئے کہ وہ سیکھیں اور میدان عمل میں کامیابی سے ہمکنار ہوں۔ سب جانتے ہیں کہ علم جفر میں حب اور بغض کے امورات کو سرانجام دینے کیلئے موکلات مقرر ہوتے ہیں۔ اگر عمل درست تیار کر لیا جائے تو یہ اس شخص کی روحانی مدد کرتے ہیں۔ اس سال زہرہ ومشتری کی تثلیث کا وقت **17** فروری بروز جمعرات **2005**ء بوقت **15** بجکر **10** منٹ پر ہوگا۔ خوش قسمتی سے مشتری کا دن جمعرات ہے۔ زہرہ کا جمعہ اور دونوں دن سائل ہیں۔ قمری **7** محرم ہوگی۔ گویا یہ وقت بے انتہا طاقتور ہوگا۔ لوگ بہت خوش نصیب ہونگے جو اس تثلیث سے فائدہ اٹھائیں گے۔ میں یہ بات یقینی تحریر کر رہا ہوں وہ افراد جن کی شادی میں رکاوٹیں یا کاروباری لوگ رجوع خلق چاہتے ہیں ان اوقات میں عمل تیار کریں یا کرائیں اور زندگی کی خوشیاں سمیٹ لیں۔ تثلیث کا وقت **12** گھنٹے تک رہتا ہے۔ دیا گیا وقت عین درمیانی یا تثلیث مکمل ہونے کا ہوتا ہے۔ اس دوران جو بھی ساعت زہرہ مشتری کی ہو اس میں عمل تیار کر لیا جائے۔ اگر ایک ساعت میں کام مکمل نہ ہو تو دوسری ساعت میں مکمل کیا جا سکتا ہے۔ دوبارہ تثلیث زہرہ و مشتری **18** مئی **2005**ء میں ہوگی۔ آپ اس موقع پر حب وتسخیر کے علاوہ توسیع رزق کے علاوہ انعامی بانڈز یا دوسری انعامی سکیموں میں حصہ لینے کیلئے خصوصی عملیات تیار کر سکتے ہیں۔

اس دفعہ عام جفری عملیات سے ہٹ کر ایک الگ عمل دے رہا ہوں۔ بعض اوقات ایسے نقوش یا عملیات سے واسطہ پڑتا ہے جن میں تحقیقی طور پر کئی خامیاں ہوتی ہیں۔ لیکن اثرات میں وہ کامل ہوتے ہیں۔ ایک عامل کے پاس میں نے زبان بندی کا عمل دیکھا۔ نیچے حروف صوامت تحریر کرتا ہے۔ لیکن وہ کم تعلیم یافتہ ہے۔ وہ (احدرس) فقرے میں (ح) کی بجائے اس میں نقطہ لگا دیتا ہے۔ اور یہ حروف (ح) کی بجائے (ج) بن جاتا ہے۔ جو ظلمانی ہے۔ اسے کہا گیا کہ یہ حرف غلط ہے اور (ج) کی بجائے (ح) ہے لیکن وہ ماننے کو تیار نہیں اور عمل (ج) کے ساتھ لکھتا ہے لیکن کیا کہئے اس کے اثرات۔ میں خود حیران ہوتا ہوں یہ مخفی قوت اور قوت ارادی ایسے اشخاص میں بے حساب ہوتی ہے۔ جو سالوں اساتذہ کی خدمت کرتے ہیں اور کتابوں کے نزدیک نہیں جاتے۔ جو سالوں خدمت کے بعد استاد کی طرف سے عطا ہو جائے۔ اس پر یقین کامل اور پختہ ہوتا ہے کہ استاد گرامی نے جو کچھ عطا کیا ہے وہ بالکل درست ہے اسی طرح مجھے ضلع لیہ سے ایک قلمی بوسیدہ **1000** صفحات کی بیاض دوران ملازمت حاصل ہوئی۔ جس پر سن تحریر کے مطابق تین سو آٹھ سال پرانی ہے۔ یہ بزبان فارسی ہے۔ اس کی تحریر خوبصورت نستعلیق میں ہے۔ اور ماہر خطاط نے تحریر کیا ہے کچھ حصہ اس کا عام خط میں بھی لکھا گیا ہے۔ میرا خیال ہے وہ صاحب بیاض نے خود لکھا ہے۔ اس بیاض میں جفر اسماء الٰہیہ کے علاوہ عملیات سفلی اور ہندی زبان کے اُردو میں منتقل کر کے لکھے گئے ہیں۔ عجیب دقیق بیاض ہے۔ اس کی ورق گردانی اور مطالعہ سے ایک عمل مجھے آسان اور اچھا لگا۔ گو میں فارسی گزارے لائق سمجھ لیتا ہوں۔ اس مختصر عمل کو میں نے دو تین جگہ آزمایا۔ یقین کریں اندازے سے بھی جلدی اثرات ظاہر ہوئے۔ اس نقش مکرم میں کچھ بھرتی کے اعداد بھی ہیں۔ وہ مجھے تحقیق نہیں ہو سکی کن آیات یا سورت کے ہیں لیکن لگتا ہے ان کا حصہ اس نقش میں ضرور ہے۔ تفصیل لکھنے کی بجائے بمطابق بیاض

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
خالد بکسٹال مسلم بازار۔ گجرات ☆ ریلوے بکسٹال۔ خانیوال

اصل عبارت فارسی میں نقل کر رہا ہوں۔آپ غور کریں انشاءاللہ آسانی سے سمجھ جائیں گے۔اس فن سے تعلق رکھنے والے احباب سے اس نقش کو مزید بہتر کرنے کی استدعا ہے۔میں بیاض کا اصل عمل من وعن نقل کر رہا ہوں۔ میں نے اس کو استعمال کیا ہے۔طالب ومطلوب کے اعداد شامل کر کے اثر ہوا ہے اور بالکل صحیح ہوا ہے۔عبارت اصل لکھ کر بازو پر باندھیں یا جیب میں رکھیں یا رومال میں باندھ کر سر پر رکھیں اور مطلوب پر سایہ ڈالیں۔چال یہ ہے۔

عدد مطلوب در پنجم شش فزا در ششم۔یک عدد در ہفتم افزا۔ چار در ہشتم کم ہفت در مطلوب کم کن و در نہم نبویس۔ایک عدد در دہم نیفزا مطلوب را در یا دہم۔نہ را بکن کم در دوازدہم۔حب را در سیزدہ چار در چہاردہ بکن کم۔شش فزا در پانزدہ چار در شانزدہ بکن کم۔

نقش یہ ہے: خانہ مطلوب

۲۱۱۳۳ یابدوح ۱	۲۱۱۴۶ یابدوح ۶	۲۱۱۴۳ یابدوح ۵۶۴	۲۱۱۴۰ یابدوح ۳۰۴
۲۱۱۴۴ یابدوح ۵۵۵	۲۱۱۳۹ یابدوح ۳۰۸	۲۱۱۳۴ یابدوح ۲	۲۱۱۴۵ یابدوح حب
۲۱۱۳۸ یاغوث ۳۰۷	۲۱۱۴۱ یاغیاث ۵۵۷	۲۱۱۴۸ یاخواجہ خضر ۸	۲۱۱۳۵ یامہتر الیاس ۳
۲۱۱۴۷ یابدوح ۱۲	۲۱۱۳۶ یابدوح ۴	۲۱۱۳۷ یابدوح ۳۰۱	۲۱۱۴۲ یابدوح ۵۵۸

نقاط: مثلاً طالب نمبر ۱۱=۳۰۱ خانہ نمبر ۶ یاغوث نمبر ۹ یاغیاث مطلوب نمبر ۵=۵۶۴ خانہ نمبر ۱۶ یاخواجہ خضر نمبر ۳ یامہتر الیاس

نوٹ: بیاض میں نقش کی بجائے نقاط میں الٹ لکھا ہے۔اس طرح اوپر عبارت میں مطلوب دو جگہ لکھا ہے۔

اعمال شر

ازتحریر: ابوالغازی جاوید جعفری۔لاہور

قارئین آئینہ قسمت! اس ترقی یافتہ دور میں جبکہ گھوڑے، گدھے، بیل گاڑی اور یہاں تک کہ چیونٹی بھی اپنا سفر برق رفتاری سے کر رہی ہے۔لوگ ایک دوسرے کے مفت میں خواہ مخواہ کے شریک بنے بیٹھے ہیں اور بلا وجہ ایک دوسرے سے دشمنی مول لیتے ہیں تو اس لحاظ سے چند ایک ایسے اعمال پیش کر رہا ہوں جن سے آپ جائز صورت میں کام لے سکتے ہیں ناجائز کسی صورت میں بھی اجازت نہ ہے۔

اخراج دشمن: جب یہ ارادہ ہو کہ کسی دشمن کو اُس کے مکان، محلہ یا قصبہ سے نکال کر آوارہ کر دیں تو سورۃ الم ترکیف کے اعداد میں دشمن کے نام کے اعداد معہ اعداد اسم مادر ملا کر حاصل جمع کو مثلث میں پر کریں اور دشمن کے مکان یا راہ گزر میں دفن کر دیں تو مطلب حاصل ہو جائیگا۔ اعداد سورۃ مذکور کے پانچ ہزار آٹھ سو چھیاسٹھ ہیں۔

عداوت کیلئے: اگر آیت تفریق یعنی "والقینا بینھم العداوۃ والبغضاء الیٰ یوم القیامۃ" کے اعداد نکال کر اس میں طرفین کے نام معہ والدہ کے اعداد ملا کر دو مثلث پر کریں اور کپڑے میں لپیٹ کر دونوں کے گھروں میں یا گزرگاہ میں ایک ایک نقش دفن کریں تو عداوت ہو جائیگی۔آیت کے اعداد 3336 ہیں۔

عقد اللسان: اعداد آیت "صم بکم عمی فھم لا یعقلون" اور اعداد مطلوب معہ اسم مادر ملا کر مثلث پر کریں اور سنگ گراں کے نیچے دبائیں مطلب حاصل ہوگا۔اعداد آیت کے 734 ہیں۔

برائے ہلاکت دشمناں: ہفتہ کے دن قبرستان میں بیٹھ کر 7 نقش مثلث اس طرح تیار کریں کہ نام دشمن معہ والدہ اور اسم قابض کے اعداد نکال کر نقش میں پر کریں اور پھر 903 بار اسم قابض پڑھیں۔ اسی طرح اسم قاہر سے بھی مدد لی جا سکتی ہے۔ساعت مریخ میں کالی روشنائی سے کسی پرانے کپڑے پر نقش لکھیں اور اسم کا ذکر کرنے کے بعد قینچی سے پانچ نقوش کے ٹکڑے کاٹیں۔تصور یہ رکھیں کہ دشمن کے ٹکڑے ٹکڑے ہو رہے ہیں۔عمل سے قبل اپنے گرد حصار ضرور کر لیں۔اسم قاہر کا نقش تیار کریں تو ایک ہزار مرتبہ اسے پڑھیں۔باقی دو نقش رہ جائیں اب میدہ یا آٹے کے دو پتلے تیار کریں۔ان کے پیٹ کے اندر ایک ایک نقش رکھ کر بند کر دیں ایک پتلے کو کسی قبر میں دفن کر کے وہاں سے تھوڑی مٹی یہ کہہ کر اٹھائیں کہ اے صاحب قبر فلاں شخص کا مردہ میں نے یہاں دفن کر دیا ہے۔جس وقت یہ ہلاک ہو گیا تو میں تیرے نام کا ختم کراؤں گا اور تیری قبر پہ پھول چڑھاؤں گا۔اس مٹی کو قبضہ میں لے لیں اب یہ مٹی اور دوسرا پتلا کسی پرانے کپڑے میں باندھ کر دشمن کی گزرگاہ یا اس کے گھر میں دفن کر دیں دشمن چند ہی دنوں میں ہلاکت کو پہنچے گا۔ناجائز کسی کو تکلیف نہ دیں کیونکہ یہ گناہ عظیم ہے اور قتل عمد ہوگا اور اس کا کرنے والا خود ذمہ دار ہوگا۔ہر دو نقش یہ ہیں۔

نقش نمبر 1

۲۹۸	یا قابض ۳۰۵	۳۰۰
۳۰۳	۳۰۱	۲۹۹
۳۰۲	فلاں بن فلاں ہلاک ہو ۲۹۷	۳۰۴

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ☆ کتب خانہ مقبول عام اُردو بازار۔اٹک شہر ☆ مکتبہ اسلامیہ۔لالہ موسیٰ

Scanned with CamScanner

نقش نمبر 2

۹۹	یا قاھر ۱۰۶	۱۰۱
۱۰۴	۱۰۲	۱۰۰
۱۰۳	فلاں بن فلاں ہلاک ہو ۹۸	۱۰۵

نقش برائے کشادگی رزق

ازتحریر: سید کامران حیدر۔ مظفرآباد (آزاد کشمیر)

جیسا کہ انسان ازل سے رزق کی تلاش میں رہا ہے اس دُنیا میں کوئی تو مالی طور مستحکم نہ ہونے کی خاطر خواہ مال و دولت کی کمی یا آمدنی کے ذرائع نہ ہونے کی وجہ سے پریشان و مضطرب ہے اور کوئی مال و دولت کی زیادتی کی بنا پر خوف وہراس کا شکار ہے اور سوچتا ہے کہ میری جمع شدہ رقم کوئی لے نہ جائے۔ اس رقم کو کیسے خرچ کروں۔ کوئی اس وجہ سے پریشان ہے کہ دوسروں سے کیے ہوئے وعدے کس طرح پورے کرے اور کچھ لوگ معمولی معمولی باتوں پر اس طرح پریشان ہو جاتے ہیں اور اعزاء واقربا کو بھی پریشان کر دیتے ہیں جیسا کہ قرآن مجید کی سورۃ آل عمران میں ارشاد ربانی ہے۔ ''لوگوں کیلئے خواہشات دُنیا' عورتیں' اولاد' سونے چاندی کے ڈھیر' تندرست گھوڑے' کھیتیاں بڑی خوش آئند بنا دی گئیں ہیں مگر یہ سب دُنیا کی چند روزہ زندگی کے سامان ہیں حقیقت میں جو بہتر ٹھکانہ ہے وہ تو اللہ کے پاس ہے۔ میں اب آپ کو عمل کی طرف لاتا ہوں۔ وہ اللہ جس نے ساری کائنات بنائی' اللہ بذات خود اسم ذات ہے۔ اسم ذات کیا ہے وہ یہ ہے کہ پہچان' پہچان کیا ہے کہ میں پہچانا جاؤں' شناخت ہو جائے میری۔ نماز عشاء کے بعد مراقبہ ''اللہ ھو'' صرف 500 مرتبہ پڑھ لیں اور نقش اسم اللہ اپنے سامنے رکھیں اور تصور میں یہ رہے کہ کوئی عظیم طاقت مجھے دیکھ رہی ہے اور میری سب مشکلیں آسان کر دے گی۔ یقیناً 66 دن کے اندر آپ کی بڑی سے بڑی مشکل حل ہو جائے گی۔ 500 سے زائد پڑھنے والے کا میں ذمہ دار نہ ہوں گا۔ مخارج کا استعمال اللہ منہ سے ھو دل سے نکالیں۔ دونوں کی آواز جدا ہو۔ دوران مراقبہ تصور اور یکسوئی سے کام لیں۔ دوران مراقبہ آپ کی سب اُلجھنیں ختم ہو جائیں گی۔ کام کے ہونے یا نہ ہونے کا خواب میں بتا دیا جائے گا۔ لیکن یہ ہرگز کسی کے آگے ظاہر مت کریں کہ مراقبہ اللہ ھو کر رہا ہوں۔ دوران مراقبہ اگربتی اور کپڑوں پہ خوشبو کا استعمال ضرور کریں۔ دشمن زیر ہونگے' دولت مختلف طریقوں سے آئے گی۔ دست غیب عطا ہوگا۔ ہر بیماری سے

چھٹکارا حاصل ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

جبرائیل

5	۴۴	17
۳۴	۲۲	۱۰
۲۷	مقصد	۳۹

اسرافیل — عزرائیل

میکائیل

سورۃ فیل کا عمل

ازتحریر: سردار غفار احمد عاصی۔ مظفرآباد

اس عمل کے اثرات کبھی بھی خالی نہیں جاتے اس لئے احتیاط کریں کہ آپ کے ہاتھ یا زبان کی ذرا سی لغزش سے کسی کی زندگی تباہ نہ ہو جائے کیونکہ سورۃ فیل کے عملوں کا توڑ بہت مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے سوچ سمجھ کر قدم اٹھائیں تاہم میں ہر طرح سے بری الذمہ ہوں۔ آپ اپنے جائز یا ناجائز کے ذمہ دار خود ہونگے۔ سب سے پہلے سورۃ مبارکہ کی زکوٰۃ ادا کرلیں جس کا طریقہ یہ ہے کہ قرآن پاک سے دیکھ کر سورۃ مبارکہ کو ازبر کر لیں۔ اب نوچندی جمعرات سے کسی فرصت کے وقت کا تعین کر لیں۔ روزانہ وقت کی پابندی کیساتھ 300 مرتبہ سورۃ مبارکہ کا ورد کریں۔ اول و آخر درود حل المشکلات (جو نومبر 2004 کے شمارے کے صفحہ نمبر 24 پر درج ہے) گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ ایک مرتبہ بسم اللہ' اکیس دن تک اس عمل کو جاری رکھیں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ بعد ادائیگی زکوٰۃ روزانہ 34 مرتبہ اسی عمل کو کرتے رہیں تاکہ زکوٰۃ قابو میں رہے۔ دوران زکوٰۃ وقت کی پابندی کریں۔ پرہیز جماع' گوشت اور شرعی احکامات کی پابندی ضروری ہے۔ حامل زکوٰۃ کے کاروبار میں برکت ہوگی وہ آفات ناگہانی سے محفوظ رہے گا۔ ہر وقت تحفظ کا احساس ہوگا۔ اگر دوران زکوٰۃ نقش سورۃ فیل سامنے رکھے اور ہر روز اس پر دم کرتا رہے اور بعد ادائیگی زکوٰۃ اس کو اپنے پاس رکھے تو نور اعلیٰ نور ہے۔ ☆ جس کا حافظہ کمزور ہو اور حصول علم کی طرف راغب نہ ہو تو صاحب زکوٰۃ اکیس مرتبہ سورۃ فیل اکیس دن تک پانی پر دم کر کے دے انشاء اللہ حافظہ مضبوط ہوگا۔ ☆ مریض کے سینے پر تیس دن تک 33 مرتبہ پڑھ کر دم کریں انشاء اللہ سونے پر سہاگہ ہوگا۔ ☆ جس کو کوئی مشکل پیش آئے ہر روز 20 بار سات دن تک پڑھے انشاء اللہ غیب سے اس کا کام پورا ہوگا۔ ☆ اگر دو شخصوں کے درمیان ناجائز دوستی ہو اور اس کو عداوت میں بدلنا

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں ☆ شمیم بک ڈپو شاہی بازار شہدادپور سندھ ☆ ادارہ اسلامیات۔ منڈی بہاؤالدین

مطلوب ہوتو پرانی قبر کی مٹی پر گیارہ مرتبہ پڑھے اور ہر بار ان دونوں کا نام لے اور کسی ایک کے گھر میں ڈال دے دونوں میں عداوت پیدا ہو جائے گی۔

☆ اگر کوئی یہ چاہے کہ اپنے حاسد کی زبان بدگوئی سے بند ہو جائے تو سات تار ریشم سفید کے لیں اور ان میں سات گرہ لگائیں اور گرہ لگاتے وقت سات مرتبہ سورۃ پڑھتا جائے اور گرہ لگاتا جائے اگر کسی دوسرے کیلئے کرے تو اس کا نام لے کے فلاں کی زباں فلاں کی بدگوئی سے بند ہو اور بازو پر باندھ دے۔

☆ اگر کسی دشمن کو ہلاک کرنا ہو تو آٹے کا ایک پتلا بشکل دشمن کے بنائے اور سات کانٹے ببول کے لائے اور ہر کانٹے پر سات سات بار پڑھے بعدہ ایک کانٹا آنکھ میں ایک دوسری آنکھ میں ایک سر پر ایک منہ میں ایک سینہ میں ایک پیٹ میں اور ایک پشت پر چبھو دیں اور پھر اس پتلے کو آگ میں دفن کر دیں اور دفن کرتے وقت یہ کہے:

اللھم قھاری یا جباری فلاں بن فلاں را ہلاک گرداں تیرہ ہلاک شد۔

☆ ہلاکی دشمن کیلئے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ موم کا پتلہ بنا کر سات سوئیوں پر اوپر دیئے گئے عمل کے مطابق کریں۔ مگر آگ کے بجائے دشمن کی چارپائی کے نیچے دفن کر دیں۔ دشمن بیمار پڑ جائے گا اور اس وقت تک صحت یاب نہ ہوگا جب تک پتلا نہ نکالا جائیگا اور پتلے سے سوئیاں نہ نکال دیں۔ ☆ جو کوئی یہ چاہے کہ تمام مخلوق اس کی مسخر ہو تو وہ سات دن تک ہزار مرتبہ روز پڑھے بعدہ **101** مرتبہ روزانہ پڑھتا رہے تمام مخلوق اس کی مسخر ہوگی۔ ☆ اگر کسی کو اپنے عشق میں دیوانہ کرنا ہو تو اپنے پاؤں کے نیچے کی مٹی اور کچھ عطر لیکر ستر مرتبہ اس پر پڑھے اور مطلوب کو کسی طرح سنگھا یا کھلا دے فوراً عشق میں بیقرار ہوگا۔ ☆ سورۃ فیل کا نقش کسی نیک ساعت میں لکھیں اور اپنے پاس رکھیں اور روزانہ سورۃ کا ورد **20** مرتبہ کریں فتوحات غیبی حاصل ہونگی۔ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے۔

الم ترکیف یا جبرائیل فعل ربک یا شمسائیل با اصحب الفیل یا کنکائیل الم یجعل کیدھم یا لوماتیل فی تضلیل یا میکائیل وارسل علیھم یا اسرافیل طیراً اھابیل یا سرمائیل ترمیھم بحجارۃ یا بدوح من سجیل یا کفقائیل فجعلھم یا احمائیل کعصف ماکول یا تنکائیل o

☆ عداوت کیلئے سورۃ فیل کے مفردات یعنی علیحدہ علیحدہ حروف لکھے اور پھر دو ٹکڑے کر کے ایک مطلوب کے گھر اور دوسرا قبرستان میں دفن کر دیں۔ (سادہ سورۃ لکھیں) ☆ سورۃ فیل کا نقش لکھ کر نقش کے نیچے دشمن کا نام اور مقصد لکھ کر پرانی قبر میں دفن کر دیں اور نقش کے برقی اثرات دیکھیں۔ ☆ دفع دشمن کے سورۃ فیل ایک سو ایک بار پڑھیں اور نقش لکھ کر اپنے پاس رکھیں دشمن سرنگوں رہے گا۔ نقش یہ ہے۔

۱۹۵۴	۱۹۴۹	۱۹۵۶
۱۹۵۵	۱۹۵۳	۱۹۵۱
۱۹۵۰	۱۹۵۷	۱۹۵۲

نوٹ: راقم کی طرف سے کسی بھی ایسے عمل کی بالکل کوئی اجازت نہیں جس سے کسی کو ناحق تکلیف پہنچے لہٰذا آپ اپنے ذمہ دار خود ہونگے۔

صدری تعویذ التطلیق والعداوۃ

☆......از تحریر: علامہ طالب حسین کرمانی۔ میلسی

اس تعویذ کے ہزارہا فوائد ہیں لیکن میں چند فائدے عرض کروں گا۔ پہلے میں چند مسائل عربی میں عرض کروں گا۔ آپ ان کے مطابق اس تعویذ کو لکھیں۔ اگر آپ نے متضاد لکھا تو میں قیامت کے دن آپ کا دامن گیر ہوں گا۔ کیونکہ یہ تعویذ ایک تیر ہے جو خطا نہیں کرتا۔ مسائل یہ ہیں:

من لا یقدر علی جماع فرج زوجۃ یعنی لمانع منہ کبکر سن او سحر اذا الرتقاء لاخیار لھا لمانع منھا. خانیہ اذا وجوت المرأۃ زوجھا محبوبا اومقطوع الزکر فقط او صغیرۃ جواکالزرو لو قصیر الاسمکنہ او خالہ داخل الفرج فلیس لھا الفرقۃ بحروفیہ نظر و فیہ المجبوب کالعنین الافی المسئلتین التاجیل و مجی الولد فرق الحاکم یطلبھا لوحرۃ بالغۃ غیر رتقاء اوقرناء او غیر عاملۃ بحالہ قبل النکاح وغیر راضیۃ بہ بعدہ بینھما فی الحال ولوالمحبوب صغیرا لعدم فائدہ التاجیل فلوجب بعد وصولہ الیھا مرۃ اوصار عینینا بعدہ ای الوصول لا یفرق محصول حقھا بالوطی مرۃ جاء ت امراۃ المحبوب بولد ولم تعلم بجیہ فادعاہ ثبت نسبہ ثم علمت فلھا الفرقۃ نانیا رخانیہ ولو وجدۃ عینینا ھو من لا یعل الیٰ النساء لمرض او کبر او سحر و یسمی المعقود دھجانیہ اجل منۃ لاشتمال علی انفحول الاربعہ o

نوق تعویذ مثلث کو خاکی چال میں پر کریں اور تحت تعویذ مثلث کو بادی چال میں پر کریں کیونکہ تعویذ مثلث بادی برائے فتوحات کیلئے ہوتا ہے اور تعویذ مثلث خاکی برائے کسی آدمی کو مکان یا دکان یا اپنے شہر سے نکالنے یا طلاق کیلئے ہوتا ہے۔ اول وضو کریں بعد میں اپنے منہ میں کوئی پاک ترش یا کڑوی چیز رکھیں پھر یہ تعویذ قمر کے آخری ایام میں یوم الثلاثاء ساعت مریخ میں لکھیں اگر قمر در عقرب ہو تو اور بہتر ہے یہ تعویذ لکھتے وقت عوذ لونگ

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
جعفری نیوز ایجنسی۔ تلہ گنگ ☆ ماروی میوزک سنٹر اینڈ بکسٹال ٹنڈو آدم۔ سندھ

Scanned with CamScanner

لوبان، سیندور، جوز، گوگل کی بخور دیں۔تعویذ لکھنے کے وقت عامل کو طالب اور مطلوب کے طالع کے موافق ان بخورات کی دھونی دینی چاہئے۔اگر طالب اور مطلوب کے ستارے مخالف ہوں مثلاً ایک آتشی اور دوسرے کا آبی ہو تو اس صورت میں دونوں کے نام کے اعداد نکال کر بارہ پر تقسیم کریں جو باقی رہے اس کو برج پر تقسیم کریں جہاں عدد ختم ہو جائیں تو اس برج اور ستارے کے موافق بخورات جلائیں اور شیرینی یا تلخ چیز جیسی کہ تعویذ کے موافق ہو اور کواکب کی طبیعت کے موافق ہو۔ جو مریخ ہے وہ سرخ مطلق طبیعت گرم لذت نمکین اور طرف اس کی مغرب ہے۔ جلالی ہے اور نحس اصغر ہے۔ چنانچہ بروج اور کواکب کی دوستی اور دشمنی کی مختصر تشریح لکھتا ہوں تا کہ آپ کو تعویذ لکھتے وقت دشواری نہ ہو۔حمل واسد حد سے زیادہ باہم دوست ہیں۔ ثور و عقرب دوستی باہمی میں درجہ اوسط ہے۔ جوزا قوس اور دلو ہرسہ باہم نہایت دوست ہیں۔ سنبلہ وحوت باہم دوست ہیں۔ میزان وحمل بدرجہ اوسط باہم دوست ہیں۔ ثور وسنبلہ بے انتہا باہم دوست ہیں۔ جوزا ومیزان باہم دوست ہیں۔ سرطان وعقرب بدرجہ متوسط باہم دوست ہیں۔ اسد وقوس بے انتہا باہم دوست ہیں۔ سنبلہ جدی اوسط درجہ میں باہم دوست ہیں۔ اسد حوت بدرجہ غایت باہم دشمن ہیں۔ حمل وسنبلہ بے اوسط باہم دشمنی رکھتے ہیں۔ حمل وعقرب بدرجہ اوسط باہم دشمنی رکھتے ہیں۔ ثور ومیزان بدرجہ اوسط دشمنی رکھتے ہیں۔ حمل وثور دشمنی بدرجہ اوسط رکھتے ہیں۔ دائرہ محبت وعداوت کواکب شمس ومریخ بے انتہا باہم دوستی رکھتے ہیں۔ زہرہ وزحل غایت درجہ کی دوستی رکھتے ہیں۔ عطارد بدرجہ اوسط دوستی رکھتے ہیں۔ عطارد ومریخ باہم بدرجہ اوسط دوستی رکھتے ہیں۔ قمر ومریخ اوسط درجہ کی باہمی دوستی رکھتے ہیں۔ شمس و زحل بدرجہ اوسط باہم دشمنی رکھتے ہیں۔ مشتری وقمر باہم دشمنی رکھتے ہیں۔ عطارد و زحل باہم دشمنی بدرجہ اوسط رکھتے ہیں۔ عطارد وزہرہ اوسط درجہ کی دشمنی رکھتے ہیں۔ عامل ان تمام قواعد کو یاد رکھے۔

(1) اگر عورت اپنے مرد سے طلاق لینا چاہتی ہو عورت مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ تو ایک تعویذ کو لکھ کر اوپر نیچے کوری ٹھیکری میں دے کر اوپر سے سوتی دھاگہ لپیٹ کر چولھے میں دفن کر کے اوپر سے آتش دیں چند ایام میں عورت مطلقہ ہو جائے گی۔

(2) اگر کسی مرد کے کسی عورت سے یا عورت کے کسی مرد سے ناجائز تعلقات ہوں یا دو آدمیوں میں جدائی کرانی منظور ہو تو اس تعویذ کو سیاہی سے لکھ کر اوپر نیچے کوری سکوری دے کر اوپر سے سوتی دھاگہ لپیٹ کر چولھے میں دفن کریں اوپر سے آگ جلائیں چند دنوں میں جدائی ہو جائیگی۔

(3) اگر جج رشوت لیکر ملزم کو بری کرتا ہے یا تھانیدار رشوت لیکر ملزم کو چھوڑتا ہے تو آپ اس طرح کریں کہ سیاہی سے یہ تعویذ لکھیں جج کا نام معہ والدہ اور ملزم معہ والدہ ملزم کے گواہ معہ والدہ لکھ کر کوری سکوری میں دیکر اوپر سے سوتی دھاگہ لپیٹ کر چولھے میں دفن کریں اوپر سے آتش جلائیں ملزم کو جج انشاء اللہ جرم کے مطابق ضرور سزا دیگا۔

(4) اگر کسی نے کسی پر ناجائز پرچہ دے رکھا ہے اور ملزمان بے گناہ ہیں تو ملزمان اس طرح کریں کہ اس تعویذ کو سیاہی سے لکھیں اور مدعی معہ والدہ جج معہ والدہ مدعی کے گواہ معہ والدہ لکھ کر اوپر سے سوتی دھاگہ لپیٹ کر چولھے یا تنور میں دفن کر دیں پھر اوپر سے خوب آگ روشن کریں تھوڑے دنوں کے بعد جج ملزمان کو بری کر دیگا۔

(5) اگر آپ کا فیصلہ کسی وڈیرے کے ڈیرے میں ہے اور وہ آپ کے خلاف فیصلہ کرنا چاہتا ہے اور آپ حق پر ہیں تو آپ ایسا کریں کہ ایک تعویذ سیاہی سے لکھ کر وڈیرے کا نام معہ والدہ اور آپ کے خلاف جو ہیں ان کا نام معہ والدہ لکھ کر چولھے میں دفن کریں اور اوپر سے خوب آگ روشن کریں انشاء اللہ فیصلہ آپ کے حق میں ہوگا۔ (نقش مندرجہ ذیل ہے)

غصہ و نفرت والبغض والتفریق والتطلیق والعداوۃ بین فلاں بن فلاں و فلاں بن فلاں

غصہ و نفرت والبغض والتفریق والتطلیق والعداوۃ

بین فلاں بن فلاں و فلاں بن فلاں

عصار	لہ	للعہ
معہ	صہ	سے
ے	عو	عے

غصہ و نفرت والبغض الفرق ولتطلیق العداوت بین فلاں بن فلاں و فلاں بن فلاں عزمت علیکم و اقسمت بحق ربنا و ربکم یا شیدائیل یا شیحائیل و یاشیطائیل و شکدائیل وشدنائیل اوقعو الفرقہ والتطلیق والتفریق العداوۃ بین فلاں بن فلاں و فلاں بن فلاں الساعت الساعت الساعت

یا جبرائیل	اجھزط	یامیکائیل
عے	عو	ے
سے	صہ	معہ
للعہ	لہ	عصار

یا اسرافیل والقینا بین فلاں بن فلاں و فلاں بن فلاں یا عزرائیل

غصہ و نفرت والبغض الفرق ولتطلیق العداوت بین فلاں بن فلاں و فلاں بن فلاں هم العداوة والبغضاء الیٰ یوم القیمة کلما اوقدوا ناراً للحرب اطفاها اللہ ویسعون فی الارض فساداً فساداً فساداً بحق یا قاهرُ یا قهارُ

غصہ و نفرت والبغض والتفریق والتطلیق والعداوۃ بین فلاں بن فلاں و فلاں بن فلاں

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں عبداللہ بک سٹور بندر روڈ۔لاڑکانہ سندھ ☆ اسلامی کتب خانہ احمد پور شرقیہ۔بہاولپور

شرف مشتری کا گارنٹی شدہ نوٹ

حامل نوٹ کا رزق کشادہ نہ ہوا تو اُسے حق ہوگا کہ قیامت کے دن شاہ زنجانی کا دامن گیر ہو

جو شخص فاضل مال اس لئے طلب کرتا ہے کہ اپنے اہل وعیال کی عزت محفوظ رکھ سکے تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے سے کہیں برتر ہے۔ (ارشاد امام علی رضا علیہ السلام)

اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر ستارہ مشتری کی بابرکت شرف یافتہ سعادتوں میں شرف مشتری کا گارنٹی شدہ نوٹ آپ کیلئے تیار کرنے کی سعادت حاصل کی گئی ہے۔ قبل ازیں پانچ روپے کے شرف مشتری کے نوٹ کو **منجم زنجانی برادرز** نے تیار کر کے ہزاروں بہن بھائیوں کو فیضیاب کیا۔ **12** سال کے بعد کائنات میں خیر و برکت کی لہریں نصیب یاوری، رزق و دولت لاتی ہیں۔ انہی سعاعتوں کو عامل شاہ زنجانی نے آپ کیلئے سمیٹ لیا ہے۔ شرف مشتری کے حامل کا رزق کشادہ ہونے لگے گا۔ اس نوٹ کی' کی **(Key)** اللہ کے گھر کی تعمیر میں حصہ لینا ہے۔ تبھی شرف مشتری کے نوٹ سے فیض پائیں گے۔ جس طرح بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ابجد قمری **786** ہیں اور مفرد **3** ہے۔ اسی طرح **اللہ** کے ذاتی نام کے اعداد **66** جس کا مفرد بھی **3** ہے۔ سبع کواکب میں یہی نمبر ستارہ مشتری سے منسوب ہے۔ روحانی تحقیق کے مطابق مشتری' اللہ' اولیاء اللہ' انبیاء' ولی' قطب' ابدال' رجال الغیب' غوث' قلندروں کا نمبر **3** سے رابطہ ہمیشہ قائم رہا ہے۔ شرف مشتری کے نوٹ کی فیض یابی کیلئے اللہ کے گھر کی تعمیر میں حصہ لیکر آپ بھی اسی تسبیح کے دانے بن سکتے ہیں۔ آپ اللہ سے تجارت کر کے یقینی نفع پا سکتے ہیں۔ نوٹ حاصل کرنے کے خواہاں بہن بھائی ایک ہزار پچاس روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں ان کی جانب سے اللہ کے گھر کی تعمیر میں نوسو روپے ہدیہ دیکر رسید کے ساتھ شرف مشتری کا نوٹ رجسٹرڈ لیٹر روانہ کر دیا جائیگا۔ اگر آپ مقامی طور پر اپنی پسند کی مسجد میں چندہ دینا چاہیں تو رسید کے ساتھ **100** روپے کے علاوہ **50** روپے پوسٹ خرچہ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔ مقامی بہن بھائی پوسٹ خرچہ کے علاوہ اسی طرح فیض یاب ہو سکتے ہیں۔ (عامل شہزادہ سید انتظار حسین شاہ زنجانی)

طلسمی لاکٹ
محبت اور انعام
کے سال میں عامل شاہ زنجانی کا روحانی تحفہ

سعد اصغر زہرہ خوبصورتی' محبت' تعلقات کا ستارہ سال **2004** میں بار بار ہمیں اپنی طرف متوجہ کر رہا ہے۔ عامل شاہ زنجانی نے اس کی سعادت سمیٹنے کیلئے بارہ بروج کے الگ الگ طلسمی لاکٹ تیار کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ اپنی تاریخ پیدائش کے مطابق ہر کوئی یہ طلسمی لاکٹ استعمال کر سکتا ہے۔ جس میں آپکے منسوبہ جسم ستون بھی جڑے ہونگے۔ **طلسمی لاکٹ** پاس رکھنے والے کو خلق خدا محبوب رکھے، تسخیر خلق کے ساتھ کاروباری ترقی' افسران بالا کی قربت نصیب ہو۔ خواہاں لڑکے لڑکیوں کے جلد اور مناسب جگہ رشتے طے ہوں آمدن و تعلقات میں اضافہ' شفایابی کی قوتیں بڑھیں۔ آپ اپنے آپکو زندہ دل محسوس کرنے لگیں۔ ڈپریشن کا خاتمہ ہو۔ خوشیاں آپ کے ارد گرد جمع ہونے لگیں۔ **2004 زہرہ کے سال** کا اس سے بڑھ کر کوئی **روحانی تحفہ** نہیں۔ اس کے باوجود اس کا ہدیہ **(1500/-)** پندرہ سو روپے (علاوہ محصول ڈاک) نہایت معمولی مقرر کیا گیا ہے تاکہ ہر کوئی اپنا طلسمی لاکٹ باآسانی حاصل کر سکے۔

اسمائے حسنیٰ

گیارہ کرنے والے ۱۱ اسے مزید پڑھیں

از: شہزادہ حافظ سید محسن علی زنجانی

چالیس روحانی علاج

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين اما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيمo بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ عزوجل کے پیارے پیارے ناموں کی برکتیں دیکھ کر انشاء اللہ عزوجل آپ کا دِل باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ ہو جائے گا۔ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے: مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھو بے شک تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (الجامع الصغیر ص ۸۷ رقم الحدیث ۱۴۰٦)

صلوا على الحبيب صلى الله تعالىٰ على محمد (ترجمہ: حبیب ﷺ پر درود پڑھو)

ہر ورد کے اول آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجئے۔ فائدہ ظاہر نہ ہونے کی صورت میں شکوہ کرنے کی بجائے اپنی کوتاہیوں کی شامت تصور کیجئے۔ اللہ عزوجل کی مصلحت پر نظر رکھئے)

(1) هو الله الرحیم: جو ہر نماز کے بعد سات بار پڑھ لیا کرے گا انشاء اللہ عزوجل شیطان کے شر سے بچا رہیگا اور اُس کا ایمان پر خاتمہ ہوگا۔

(2) یا مَلِکُ: 90 بار روزانہ جو نادار پڑھا کرے انشاء اللہ عزوجل غربت سے نجات پا کر مالدار ہو۔

(3) یا قُدُّوسُ: کا جو کوئی دورانِ سفر ورد کرتا رہے انشاء اللہ عزوجل تھکن سے محفوظ رہیگا۔

(4) یا سَلامُ: 111 بار پڑھ کر بیمار پر دم کرنے سے انشاء اللہ عزوجل شفاء حاصل ہوگی۔

(5) یا مُهَیمِنُ: 29 بار روزانہ جو کوئی غمزدہ پڑھ لے انشاء اللہ عزوجل اُس کا غم دور ہو۔

(6) یا مُهَیمِنُ: 29 بار روزانہ پڑھنے والا انشاء اللہ عزوجل ہر آفت و بلاء سے محفوظ رہیگا۔

(7) یا عَزِیزُ: 41 بار حاکم یا افسر وغیرہ کے پاس (جائز مقصد کیلئے) جانے سے قبل پڑھ لیجئے انشاء اللہ عزوجل وہ حاکم یا افسر مہربان ہو جائیگا۔

(8) یا مُتَکَبِّرُ: 21 بار پڑھ لیجئے ڈراؤنے خواب آتے ہوں گے تو انشاء اللہ عزوجل خواب میں نہیں ڈریں گے۔ (مدت علاج: تا حصولِ شفاء)

(9) یا مُتَکَبِّرُ: زوجہ سے قبل 10 بار پڑھ لینے والا انشاء اللہ عزوجل نیک بیٹے کا باپ بنے گا۔

(0) یا بَارِئُ: دس بار جو کوئی ہر جمعہ کو پڑھ لیا کرے انشاء اللہ عزوجل اُس کو بیٹا عطا ہوگا۔

(11) یا قَهَّارُ: 100 بار اگر کوئی معیبت آپڑے تو پڑھے انشاء اللہ عزوجل مشکل آسان ہوگی۔

(12) یا وَهَّابُ: سات بار جو روزانہ پڑھا کریگا۔ انشاء اللہ عزوجل مستجاب الدعوات ہوگا۔ یعنی ہر جائز دعا قبول ہوا کرے گی۔

(13) یا فَتَّاحُ: 70 بار روزانہ بعد نماز فجر دونوں ہاتھ سینے پر رکھ کر جو پڑھا کرے گا انشاء اللہ عزوجل اُس کے دل کا زنگ و میل دور ہوگا۔

(14) یا فَتَّاحُ: سات بار روزانہ پڑھا کرے گا انشاء اللہ عزوجل اُس کا دل روشن ہوگا۔

(15) یا قَابِضُ: 30 بار جو ہر روز پڑھا کرے انشاء اللہ عزوجل دشمن پر فتح پائیگا۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں ☆ سید ابراہیم شاہی بازار۔ روہڑی ☆ پاکستان نیوز ایجنسی۔ بھکر

Scanned with CamScanner

(16) يَا وَالِيُ: 20 بار روزانہ جو پڑھا کرے گا انشاءاللہ عزوجل اُس کی ہر جائز مراد پوری ہوگی۔

(17) يَا بَصِيرُ: سات بار روزانہ بوقت عصر (یعنی ابتدائے وقت عصر تا غروب آفتاب تک کسی بھی وقت) جو کوئی پڑھ لیا کرے گا انشاءاللہ عزوجل اچانک موت سے محفوظ رہیگا۔

(18) يَا سَمِيعُ: 100 بار روزانہ جو پڑھے اور اُس دوران گفتگو نہ کرے اور پڑھ کر دعا مانگے۔ انشاءاللہ عزوجل جو مانگے گا پائیگا۔

(19) يَا حَكِيمُ: 80 بار روزانہ پانچوں نمازوں کے بعد جو پڑھ لیا کرے گا انشاءاللہ عزوجل کسی کا محتاج نہ ہوگا۔

(20) يَا جَلِيلُ: 10 بار پڑھ کر جو اپنے مال و اسباب اور رقم وغیرہ پر دم کردے انشاءاللہ عزوجل وہ مال چوری سے محفوظ رہیگا۔

(21) يَا شَهِيدُ: 21 بار صبح (طلوع آفتاب سے پہلے پہلے) نافرمان بچے یا بچی کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر آسمان کی طرف منہ کرکے جو پڑھے انشاءاللہ عزوجل اُس کا بچہ یا بچی نیک بنے۔

(22) يَا وَكِيلُ: سات بار روزانہ عصر کے وقت جو پڑھ لیا کرے انشاءاللہ عزوجل آفت سے پناہ پائے گا۔

(23) يَا حَمِيدُ: 90 بار جس کی گندی باتوں کی عادت نہ جاتی ہو وہ پڑھ کر کسی خالی پیالے یا گلاس میں دم کردے۔ حسب ضرورت اُسی میں پانی پیا کرے انشاءاللہ عزوجل فحش گوئی کی عادت نکل جائے گی۔ ایک وقت کا دم کیا ہوا گلاس برسوں استعمال کرسکتے ہیں۔

(24) يَا مُحْصِيُ: ایک ہزار بار جو کوئی ہر شب جمعہ (یعنی جمعرات و جمعہ کی درمیانی شب) پڑھ لیا کرے انشاءاللہ عزوجل قبر و قیامت کے عذاب سے محفوظ ہو۔

(25) يَا مُحْيِيُ: سات بار پڑھ کر گیس ہو یا پیٹ درد یا کسی بھی جگہ درد ہو یا کسی عضو کے ضائع ہوجانے کا خوف ہو اپنے اوپر دم کردیجئے انشاءاللہ عزوجل فائدہ ہوگا۔ (مدت علاج: تا حصول شفاء)

(26) يَا مُمِيتُ: سات بار روزانہ پڑھ کر جو اپنے اوپر دم کرلیا کرے انشاءاللہ عزوجل جادو اثر نہیں کرے گا۔

(27) يَا وَاجِدُ: جو کوئی کھانا کھاتے وقت ہر نوالہ پر پڑھا کرے گا انشاءاللہ عزوجل وہ کھانا اُس کے پیٹ میں نور ہوگا اور بیماری دور ہوگی۔

(28) يَا مَاجِدُ: دس بار پڑھ کر شربت پر دم کرکے جو پی لیا کرے انشاءاللہ عزوجل بیمار نہ ہوگا۔

(29) يَا وَاحِدُ: ایک ہزار ایک بار جس کو اکیلے میں ڈر لگتا ہو تنہائی میں پڑھ لے انشاءاللہ عزوجل اُس کے دل سے خوف جاتا رہیگا۔

(30) يَا قَادِرُ: جو وضو کے دوران ہر عضو دھوتے ہوئے پڑھنے کا معمول بنالے انشاءاللہ عزوجل دشمن اس کو اغوا نہیں کرسکے گا۔

(31) يَا قَادِرُ: 41 بار مشکل آپڑے تو پڑھ لیجئے انشاءاللہ عزوجل آسانی ہوجائیگی۔

(32) يَا مُقْتَدِرُ: 20 بار جو روزانہ پڑھ لیا کرے گا انشاءاللہ عزوجل رحمتوں کے سائے میں رہے گا۔

(33) يَا مُقْتَدِرُ: 20 بار جو نیند سے بیدار ہو کر پڑھ لیا کرے گا۔ اُس کے ہر کام میں مدد الٰہی عزوجل شامل رہے گی۔

(34) يَا اَوَّلُ: 100 بار روزانہ پڑھ لیا کرے گا انشاءاللہ عزوجل اُس کی زوجہ اُس سے محبت کرے گی۔

(35) يَا ظَاهِرُ: گھر کی دیوار پر لکھ لیجئے انشاءاللہ عزوجل دیوار سلامت رہے گی۔

(36) يَا رَؤُفُ: 15 بار جو کسی مظلوم کا کسی ظالم سے پیچھا چھڑانا چاہے پڑھے پھر اُس ظالم سے بات کرے انشاءاللہ عزوجل وہ ظالم اُسکی سفارش قبول کریگا۔

(37) يَا غَنِيُّ: ریڑھ کی ہڈی، گھٹنوں، جوڑوں وغیرہ جسم میں کہیں بھی درد ہو، چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے پڑھتے رہنے سے انشاءاللہ عزوجل درد جاتا رہیگا۔

(38) يَا مُغْنِيُ: ایک بار پڑھ کر ہاتھوں پر دم کرکے درد کی جگہ پر ملنے سے انشاءاللہ عزوجل سکون ملے گا۔

(39) يَا مَانِعُ: 20 بار بیوی ناراض ہو تو شوہر اور اگر شوہر ناراض ہو تو بیوی سونے سے قبل بچھونے پر بیٹھ کر پڑھے۔ انشاءاللہ عزوجل صلح ہوجائیگی۔ (مدت: تا حصول مراد)

(40) يَا نَافِعُ: 20 بار جو کسی کام کو شروع کرنے سے قبل پڑھ لے انشاءاللہ عزوجل وہ کام اُس کی مرضی کے مطابق پورا ہوگا۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ھیں
چوہدری امانت علی اینڈ سنز ریلوے روڈ رحیم یار خان

از تحریر: ڈاکٹر محمد صادق تبسم۔ بارہ منگا

لمحہ فکریہ!

اللہ وحدہٗ لاشریک اور اس کے محبوب حضرت محمد ﷺ نے اپنی اولاد سے محبت کا حکم دیا ہے۔ رب کائنات نے جب اپنے بندے سے محبت کا ذکر کیا تو فرمایا کہ میں اپنے بندے سے ستر ماؤں جتنی محبت کرتا ہوں اور یہ کہہ کہ جنت کو ماں کے قدموں تلے رکھ دیا۔ آقائے دو جہاں حضرت محمد ﷺ اپنی حقیقی والدہ سے ہی محبت نہیں کرتے تھے بلکہ اپنی رضاعی والدہ مائی حلیمہ سعدیہؓ سے بھی بدرجۂ اتم محبت کرتے تھے۔ وہ جب بھی آپؐ سے ملنے کے لئے تشریف لایا کرتیں آپؐ اپنی چادر مبارک اُن کے بیٹھنے کیلئے بچھا دیا کرتے تھے۔

اِس جہانِ رنگ بو میں تقریباً سبھی والدین اپنے بچوں سے محبت کرتے ہیں پس ذرا محبت کرنے کا انداز اپنا اپنا ہے۔ نجس ترین مخلوق کتیا کو علم ہوتا ہے کہ اس کے بچوں نے اسے چھوڑ کر چلے جانا ہے لیکن وہ پھر بھی ان سے کمال درجہ کی محبت کرتی ہے۔ انسان تو اشرف المخلوقات ہے۔ یہ بھلا اپنے بچوں سے محبت کیوں نہ کرے گا۔ جی ہاں! ہر انسان اپنی اولاد سے محبت کرتا ہے مگر بسا اوقات اپنی لاعلمی یا کم علمی کی بنا پر اس کی محبت اس کی اولاد کے حق میں نفع بخش ہونے کی بجائے ضرر رساں ہو جاتی ہے۔ پیدائش کے بعد والدین بلکہ ننہال اور ددھیال کے لئے محبت کا اولین مرحلہ نومولود کے نام رکھنے کا ہوتا ہے۔ اس مرحلہ پر بعض اوقات اس امر پر فریقین میں اختلافات بھی ہو جاتا ہے۔ ننہال ایک نام تجویز کرتے ہیں لیکن فریق ثانی اس سے اختلاف کرتا ہے۔ بالآخر اس امر پر اتفاق ہوتا ہے کہ اس کا نام ہی نہ رکھیں بلکہ اسے لبھا، گھسیٹا یا ژلیا کہہ کر بلا لیا کریں۔ ایسے بے تکے اور بے معنی نام رکھنے کا رواج مدت مدید سے ہے۔ آج ہم اپنے آپ کو نہایت مہذب اور ترقی یافتہ سمجھتے ہیں لیکن نومولود کا نام رکھنا ہمارے لئے آج بھی مسئلہ فیثاغورث حل کرنے کے مترادف ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں صرف ایک مثال پر اکتفا کروں گا۔ ہماری ایک عزیزہ کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا کیا۔ میری بیوی نے پوچھا بچے کا نام کیا رکھا ہے؟ جواب ملا "کیلاش اگروال" یہ سن کر میری بیوی نے اسے سمجھایا کہ یہ تو غیر مسلم کا نام ہے۔ کہیے کیسی رہی۔

اب چند سالوں سے بعض خاندانوں نے نومولود کا نام استخراج کرانے کے لئے صاحبانِ علم (جفار) سے رجوع کرنا شروع کیا ہے جو ایک نیک شگون ہے۔ میرے ایک دوست کو اللہ رب العزت نے 27 اکتوبر 2004 کو پوتا عطا کیا وہ میرے پاس تشریف لائے کہ میں نومولود کا نام تجویز کردوں۔ میں نے حامی بھر لی لیکن جب نام تجویز کرنے کے لئے میرے سامنے یہ معاملہ آیا کہ نومولود کا ذاتی عدد اس کی تاریخ پیدائش کے مطابق 27-10-2004=7 سات آتا ہے لہٰذا نام ایسا منتخب کیا جائے جس کا عدد علم الجفر کے مطابق سات ہو اور سر اسم یعنی نام کا پہلا حرف بھی متعلقہ برج سے منسوبہ حروف میں سے ہو۔ ان امور کو مدنظر رکھ کر جب میں نے نومولود کا نام استخراج کرنے کی سعی ناکام کی تو چند حقائق میرے سامنے آئے۔ انہی حقائق نے مجھے زیرنظر مضمون لکھنے کا موقع فراہم کیا۔ میں نے خود کو ہمیشہ طالب علم سمجھا ہے کبھی کسی کی تضحیک یا تحقیر میرا شیوہ نہیں رہا کیونکہ میرا ایمان ہے کہ:

باادب بانصیب بے ادب بے نصیب

میرا مقصد صرف یہ ہے کہ ادارہ آئینہ قسمت کے ارباب بست وکشاد اور معزز قلمی معاونین تحقیق کریں اور سیاروں سے اور بروج سے منسوبہ حروف پر متفق ہو جائیں تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ ان کا تو اپنا علم ہی نامکمل ہے یہ کسی نومولود کا نام کیا تجویز کریں گے؟ یوں تو وطن عزیز میں ان گنت افراد ہیں جو خود کو عامل، جفار، منجم اور نہ جانے کیا کیا لکھتے اور کہلواتے ہیں ان کی مرتب کردہ ان گنت جنتریاں بھی بازار میں ہر سال آتی ہیں لیکن میں نے صرف تین جنتریوں کا بلکہ دو جنتریوں (زنجانی جنتری اور امامیہ جنتری) کا اور علامہ کاش البرنی مرحوم کے رسالہ روحانی دُنیا۔ کراچی سے بروج وسیاروں سے منسوبہ حروف کا موازنہ کیا ہے تاکہ ادارہ آئینہ قسمت لاہور اس کے قلمی معاونین اس موازنہ کو پیش نظر رکھ کر کسی صائب فیصلہ پر پہنچ سکیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ہماری علمی وقعت میں اضافہ ہوگا اور ہم عوام کی درست رہنمائی کرسکیں گے۔

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
نیو شاہین جنرل سٹور۔ کمالیہ ☆ نیو حافظ بکسٹال چوک بلاک نمبر 1۔ سرگودھا

Scanned with CamScanner

تاریخ پیدائش	برج	سیارہ	برنی تقویم	زنجانی جنتری	امامیہ جنتری
۲۱ مارچ تا ۲۰ اپریل	حمل	مریخ	ا۔ل۔ی۔ع	ا۔ل۔ی	ا۔ل۔ی۔ع
۲۱ اپریل تا ۲۱ مئی	ثور	زہرہ	ب۔و	ب۔و	ب۔و
۲۲ مئی تا ۲۱ جون	جوزا	عطارد	ق۔ک	ق۔ک	ق۔ک
۲۲ جون تا ۲۳ جولائی	سرطان	قمر	ح۔ہ	ح۔ہ	ح۔ہ
۲۴ جولائی تا ۲۲ اگست	اسد	شمس	م	م	م۔ٹ
۲۳ اگست تا ۲۳ ستمبر	سنبلہ	عطارد	پ۔غ	پ۔غ	پ۔غ
۲۴ ستمبر تا ۲۳ اکتوبر	میزان	زہرہ	ر۔ت۔ط۔ٹ	ن۔ی	ن۔ذ۔ض۔ظ
۲۴ اکتوبر تا ۲۲ نومبر	عقرب	پلوٹو	ن۔ذ۔ض۔ظ۔ز	ر۔ت۔ط	ر۔ت۔ط
۲۳ نومبر تا ۲۱ دسمبر	قوس	مشتری	ف	ف	ف
۲۲ دسمبر تا ۲۰ جنوری	جدی	زحل	ج۔خ۔گ	ز،ذ،ظ،ذ،گ،ج،ض،خ	خ۔گ۔ج
۲۱ جنوری تا ۱۹ فروری	دلو	یورانس	س۔ش۔ث۔ص	س۔ش۔ث۔ص	س۔ش۔ث۔ص
۲۰ فروری تا ۲۰ مارچ	حوت	نیپچون	د۔چ	د۔چ	د۔چ

اس تقابلی چارٹ پر ایک نظر ڈالیں تو یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ: **(1)** درج ذیل بروج سے منسوبہ حروف میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

(ا) برج ثور = ب۔و (ب) برج جوزا = ق۔ک (ج) برج سرطان = ح۔ہ (د) برج سنبلہ = پ۔غ

(ہ) برج قوس = ف (و) برج دلو = س۔ش۔ث۔ص (ز) برج حوت = د۔چ

(2) درج ذیل بروج سے منسوبہ حروف میں اختلاف ہے۔

(الف) برج حمل = ا۔ل۔ی۔ع علامہ کاش البرنی اور امامیہ جنتری نے چار حروف (ا۔ل۔ی۔ع) کو اس برج سے منسوب کیا ہے جبکہ زنجانی جنتری میں حروف (ع) کو اس سے منسوب نہیں کیا گیا۔ بنظر غائر دیکھا جائے تو حرف (ع) کو کسی اور برج سے بھی منسوب نہیں کیا گیا۔ یوں لگتا ہے کہ کتابت کی غلطی کو مدتِ مدید سے دہرایا جا رہا ہے۔

(ب) برج اسد سے منسوبہ حروف میں امامیہ جنتری میں حرف (ٹ) بھی شامل ہے جبکہ بقیہ دو میں یہ حرف (ٹ) شامل نہیں ہے۔ ویسے اس حرف سے شروع ہونے والا نام آج تک نظروں سے نہیں گزرا۔ تاہم علامہ کاش البرنی مرحوم نے اس حرف (ٹ) کو برج میزان سے منسوب کیا ہے جبکہ بقیہ دونوں جنتریوں میں اس کا کہیں ذکر نہیں ہے۔

(ج) برج عقرب سے عامل شاہ زنجانی (زنجانی جنتری) نے صرف دو حروف (ن۔ی) منسوب کئے ہیں جبکہ بقیہ دو جنتریوں میں حروف (ن۔ذ۔ض۔ظ) کا ذکر مشترک ہے اور کاش البرنی نے حرف (ز) کو بھی اس سے منسوب کیا ہے۔

(د) برج جدی سے حروف (ج۔خ۔گ) کو تینوں جنتریوں نے منسوب کیا ہے تاہم عامل شاہ زنجانی صاحب نے حروف (ز۔ذ۔ظ اور ض) کو بھی اسی برج سے منسوب کیا ہے۔ حالانکہ ان حروف میں سے آپ نے حروف (ذ۔ض۔ظ اور ز کو برج عقرب سے منسوب نہیں کیا جبکہ مذکورہ بالا دونوں عاملین نے کیا ہے)۔ میرے نزدیک یہ ہم سب کے لئے لمحہ فکریہ ہے اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور ہمیں علمی تحقیق کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اساتذہ اور تمام شائقین علم و فن کو دعوت ہے کہ وہ حقائق حروف تقسیم حروف ابجد کی صحیح اصلاح اور حروف کا تعین کر کے طلبہ کو آگاہ کریں

مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب دستیاب ہیں
کتاب گھر۔ شنکیاری روڈ۔ مانسہرہ ☆ عبدالتواب اکیڈمی بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

Scanned with CamScanner